عمران سیریز
بلیک فیس
مظہر کلیم

ہے لیکن بعض لوگ مخصوص ذہنی مشقوں سے اپنے ذہن کی ایسی تربیت کر لیتے ہیں کہ وہ جب چاہیں اپنے ذہن کو بلینک کر لیتے ہیں اور جب چاہیں دوبارہ کام میں لے آتے ہیں۔ اس طرح جتنی دیر ان کا ذہن بلینک رہتا ہے اتنی دیر ان کا ذہن بالکل خالی ہوتا ہے۔ اصطلاحاً اس کا مطلب یہ ہے کہ جب شعور اور لاشعور دونوں کام کرنا بند کر دیں اور صرف تحت الشعور کام کرتا رہے تو اسے ذہن کا بلینک ہونا کہا جاتا ہے۔ مختصر طور پر تو اتنی ہی وضاحت کی جا سکتی ہے۔ تفصیل کے لئے بہرحال آپ کو اس موضوع کے ماہرین سے ہی رجوع کرنا پڑے گا اور اس موضوع پر معیاری کتب کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

خاور نے کار ہوٹل شیراز کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت دوپہر کا وقت تھا اور خاور کو چونکہ ہوٹل شیراز کا کھانا پسند تھا اس لئے وہ لنچ کرنے اکثر یہیں آتا تھا۔ ڈائننگ ہال میں اس کی میز مستقل طور پر ریزرو رہتی تھی۔ خاور مین گیٹ میں داخل ہو کر ہال میں پہنچا اور پھر سیدھا ڈائننگ ہال کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں تو اس وقت اکا دکا افراد ہی موجود تھے البتہ ڈائننگ ہال کھانا کھانے والوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ خاور کی کونے میں موجود میز خالی تھی۔ خاور تیز تیز قدم اٹھاتا میز کی طرف بڑھا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز پر موجود مینو کارڈ اٹھایا اور جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے کھانوں کو مارک کیا۔ اسی لمحے ویٹر قریب آ گیا۔ اس نے خاور کو سلام کیا تو خاور نے مسکراتے ہوئے اس کے سلام کا جواب دیا اور

کارڈ اسے پکڑا دیا۔ ویٹر کارڈ لے کر واپس چلا گیا۔ خاور اٹھ کر ایک طرف موجود واش بیسن کی طرف بڑھ گیا تاکہ ہاتھ دھو سکے۔ ہاتھ دھونے کے بعد جب وہ اپنی میز کی طرف مڑا تو بے اختیار چونک پڑا۔ وہاں ایک خوبصورت مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ خاور سمجھا کہ وہ غلطی سے بیٹھ گئی ہو گی لیکن جب وہ قریب پہنچا تو لڑکی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ ناراض تو نہیں ہوں گے اگر میں بھی آپ کے ساتھ لنچ کر لوں۔ میرا نام شمائلہ ہے"..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مس شمائلہ۔ یہ تو میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ تشریف رکھیں میرا نام خاور ہے"..... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارہ کیا۔

"یس سر"..... ویٹر نے قریب آ کر کہا۔

"مس شمائلہ سے مینو مارک کرا لیں اور ہم دونوں کا کھانا اکٹھا ہی لے آئیں"..... خاور نے کہا۔

"جو کھانا انہوں نے منگوایا ہے وہی میرے لئے بھی لے" شمائلہ نے ویٹر سے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ کو وہ آئٹم پسند نہ آئیں جو مجھے پسند ہیں"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ آپ کی پسند بے حد اعلیٰ ہو گی۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا"..... شمائلہ نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس حسن ظن کے لئے مشکور ہوں"..... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ملٹری انٹیلی جنس میں رہتے ہیں"..... یکلخت شمائلہ نے کہا خاور بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ بات آپ نے کیسے کہہ دی۔ میں تو بزنس مین ہوں"..... خاور نے اس بار شمائلہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب تو آپ بزنس مین ہوں گے لیکن پہلے آپ ملٹری انٹیلی جنس میں رہے ہیں۔ میں اپنا مزید تفصیلی تعارف کرا دوں۔ دراصل میں آپ سے ملنا چاہتی تھی لیکن آپ کا پتہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ میں ہوٹل سے واپس جا رہی تھی کہ میں نے آپ کو ڈائننگ ہال کی طرف جاتے دیکھا تو میں یہاں آ گئی۔ جیسا کہ میں نے اپنا نام بتایا ہے میرا نام شمائلہ ہے ملٹری انٹیلی جنس میں آپ کے چیف کرنل بہزاد میرے چچا ہیں۔ آپ کو شاید یاد نہ ہو لیکن چار پانچ سال پہلے ایک بار کرنل بہزاد کے گھر ایک فنکشن میں آپ سے ملاقات ہو چکی ہے اور انکل نے آپ کی بے حد تعریف کی تھی۔ ان دنوں میں گریٹ لینڈ میں پڑھتی تھی۔ مجھے واپس آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ پچھلے دنوں میں ایک پرابلم میں پھنس گئی تو میں نے انکل سے بات کی تو انکل نے آپ کا حوالہ دیا لیکن انہیں نہ ہی آپ کا فون نمبر معلوم تھا اور نہ آپ کی رہائش گاہ کا پتہ۔ چنانچہ میں نے آپ کی تلاش سڑکوں پر شروع کر دی اور آج میری خوش قسمتی کہ آپ سے ملاقات ہو گئی"

شمائلہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو خاور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے بھی اب یاد آگیا تھا کہ کرنل بہزاد نے شمائلہ کا تعارف اپنی بھتیجی کے طور پر کرایا تھا اور کرنل بہزاد ان دنوں واقعی ملٹری انٹیلی جنس کا چیف تھا جب خاور ملٹری انٹیلی جنس میں تھا۔ کرنل بہزاد کی ریٹائرمنٹ کے بعد خاور بھی سیکرٹ سروس میں شفٹ ہو گیا تھا البتہ کرنل بہزاد سے اس کے تعلقات قائم رہے تھے اور وہ اکثر کرنل بہزاد سے ملنے ان کی رہائش گاہ پر جاتا رہتا تھا۔ انہیں اس نے بتایا تھا کہ اس نے بزنس کیا ہوا ہے۔ ویسے کرنل بہزاد بے حد سمجھ دار آدمی تھے اس لئے انہوں نے کبھی بھی اس سے اس بارے میں مزید تفصیلات نہ پوچھی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ شمائلہ سے اس کے پرابلم کے بارے میں پوچھتا ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔

"آپ اگر کرنل بہزاد کی بھتیجی ہیں تو آپ بے فکر رہیں آپ کا پرابلم اب میرا پرابلم ہے۔ میں کرنل صاحب کی عزت اپنے والد سے بڑھ کر کرتا ہوں اس لئے آپ اطمینان سے کھانا کھائیں" خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو شمائلہ بے اختیار مسکرا دی اور پھر ان دونوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد خاور نے کافی منگوا لی۔

"ہاں۔ اب بتائیں کہ کیا پرابلم ہے"..... خاور نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے گریٹ لینڈ سے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹر ڈگری کی

ہوئی ہے اور یہاں میں نے ریڈی میڈ ملبوسات کا ادارہ قائم کیا ہوا ہے ایس گارمنٹس کے نام سے۔ میرا آفس گرین پلازہ میں ہے جبکہ فیکٹری انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ کاروبار بے حد اچھا چل رہا ہے۔ میرے والد وفات پا چکے ہیں اور میں ان کی اکلوتی اولاد ہوں۔ کرنل بہزاد میرے حقیقی چچا نہیں ہیں بلکہ رشتے میں چچا لگتے ہیں۔ میرے والد زمیندار تھے۔ ان کی آبائی زمین شام پور کے پہاڑی علاقے کے قریب ہے۔ خاصی وسیع اراضی ہے اور وہاں میرے والد کے زمانے سے ایک آدمی امجد حسین بطور مینجر کام کرتا ہے اور والد کی وفات کے بعد بھی وہی کام کرتا چلا آ رہا ہے۔ ایک لحاظ سے وہ ہمارے خاندان کا فرد ہے۔ میری والدہ اسے بھائی کہتی ہیں اور وہ بھی میری والدہ کو بہن کہتا ہے اور سمجھتا ہے اور میں اسے ماموں امجد کہتی ہوں۔ ہمیں ان کی طرف سے آج تک کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی ویسے بھی وہ انتہائی ایماندار آدمی ہیں اور انتہائی ایمانداری سے کام کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں میرے آفس میں فون آیا۔ کوئی صاحب جو اپنے آپ کو پرنس کہہ رہے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ وہ ہماری اراضی خریدنا چاہتے ہیں جس پر میں حیران ہوئی۔ میں نے اسے کہا کہ ہمارا تو اراضی فروخت کرنے کا ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کسی سے ایسی بات کی ہے تو اس نے کہا کہ اسے معلوم ہے کہ ہم اراضی فروخت نہیں کرنا چاہتے لیکن اس نے کہا کہ وہ بہرحال یہ اراضی خریدنا چاہتا ہے اور اب تو وہ ہماری ڈیمانڈ کے مطابق رقم

دینے کے لئے تیار ہے لیکن اگر ہم نے انکار کیا تو پھر وہ بغیر کوئی رقم دیئے بھی اراضی خرید لے گا جس پر میں نے اسے سخت سست کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ لیکن چار روز بعد میں گھر پر تھی کہ اس کا فون پھر آیا۔ اس نے اس بار کہا کہ وہ آخری بار بات کر رہا ہے۔ میں نے پھر انکار کر دیا تو اس نے مجھے دھمکی دی کہ اب ہم نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میں نے ماموں امجد سے فون پر بات کی تو انہیں اس سلسلے میں کسی بات کا علم ہی نہ تھا۔ انہوں نے مجھے تسلی دی کہ وہ اس بارے میں خود تحقیقات کریں گے۔ یہ پرنس کون ہے اور کیوں اراضی کے پیچھے پڑ گیا ہے لیکن دو روز بعد ہمیں انتہائی خوفناک خبر ملی کہ ماموں امجد حسین کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ ہمیں بے حد دکھ ہوا۔ ہم اراضی پر گئے تو معلوم ہوا کہ کسی نے ان کے گھر میں گھس کر ان پر فائر کھول دیا تھا۔ پولیس میں پرچہ درج کرایا گیا لیکن پولیس آج تک کوئی بات معلوم نہ کر سکی۔ اس کے ایک ہفتے بعد ایک بار پھر اسی پرنس کا فون آیا اور اس نے کہا کہ امجد حسین اراضی کے حصول میں رکاوٹ بن رہا تھا اس لئے اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میں نے متعلقہ تھانے کے پولیس آفیسر سے بات کی اور اسے یہ ساری بات بتائی لیکن اس سے کچھ بھی نہ ہو سکا اور دو روز بعد چند لوگ اچانک نقاب تھے ہمارے گھر میں جبراً داخل ہوئے اور انہوں نے مجھے اور میری والدہ کو دھمکیاں دیں کہ اراضی بغیر کسی معاوضے کے پرنس کے نام کر دی

جائے ورنہ ہم دونوں کو کسی بھی وقت گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ چلے گئے اور میری والدہ بے حد پریشان ہو گئیں۔ چنانچہ میں انکل بہزاد سے ملی اور میں نے انہیں ساری تفصیل بتائی۔ انکل بہزاد خود تو ظاہر ہے اس عمر میں کچھ نہ کر سکتے تھے انہوں نے البتہ پولیس کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا اور ان کے کہنے پر ہماری رہائش گاہ پر پولیس گارڈ رکھوا دی گئی اور ان کے اشارے پر میں نے بھی مسلح حفاظتی گارڈز رکھ لئے لیکن پھر اچانک میرے گارڈز نوکری چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر مجھے راستے میں کار روک کر اغوا کر لیا گیا اور پھر مجھے بے ہوش کر کے ایک مکان میں لے جایا گیا۔ وہاں ایک نقاب پوش نے مجھے دھمکایا کہ اگر میں نے اراضی دینے سے انکار کیا تو مجھے بے عزت کر دیا جائے گا اور والدہ کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے کہنے پر کئی نقاب پوش وہاں آ گئے جو مجھے بے عزت کرنے پر آمادہ تھے۔ میں بری طرح خوفزدہ ہو گئی اور میں نے اراضی دینے پر آمادگی ظاہر کر دی تو انہوں نے مجھے واپس میری رہائش گاہ پر پہنچا دیا۔ میں نے اپنی والدہ کو جب یہ سب کچھ بتایا تو وہ بھی انتہائی خوفزدہ ہو گئیں۔ دوسرے روز اس پرنس کا فون آیا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ رجسٹرار کے پاس پہنچ جاؤں۔ وہاں اس کا آدمی موجود ہو گا اور ہم اراضی کے کاغذات مکمل کر کے اراضی اس آدمی کے نام ٹرانسفر کر دیں۔ چنانچہ مجبوراً ہمیں ایسا کرنا پڑا۔ اس طرح اراضی اس آدمی جس کا نام الطاف تھا. ٹرانسفر کر دی گئی۔ اس کے بعد پرنس نے

ہمیں فون پر کہا کہ اب ہم بے فکر ہو جائیں اب ہمیں کچھ نہیں کہا جائے گا لیکن اس نے دھمکی دی کہ اگر ہم نے اس سلسلے میں کوئی مقدمہ بازی کی تو پھر ہم دونوں کو گولی مار دی جائے گی۔ بہر حال اس کے بعد ہم نے پولیس گارڈ بھی ہٹوا دی البتہ انکل بہزاد کو میں نے جا کر سب کچھ بتا دیا تو انہوں نے اس پر بے حد افسوس کا اظہار کیا اور انہوں نے آپ کا حوالہ دیا کہ اگر آپ سے ملاقات ہو جائے تو آپ اس سلسلے میں مدد کر سکتے ہیں۔ کم از کم اس پرنس کو بھی اگر ٹریس کر لیا جائے تو پھر اس کے خلاف کوئی کارروائی ہو سکتی ہے"..... شمائلہ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری سیڈ۔ یہ تو ظلم اور دھاندلی ہے۔ ایسا تو ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے فون پر آبزرویشن وغیرہ نہیں لگوائی تھی"..... خاور نے کہا۔

"لگوائی تھی لیکن فون پبلک بوتھ سے کیا جاتا تھا اور جب پولیس وہاں پہنچتی تو وہ خالی ملتا تھا"..... شمائلہ نے جواب دیا۔

"جس آدمی کے نام زمین آپ نے کی ہے اس کی تفصیل"۔ خاور نے پوچھا۔

"وہ بھی اسی علاقے کا زمیندار ہے اس سے میں ملی تھی اس نے بتایا کہ اس سے اس اراضی کے بدلے میں بہت بھاری رقم وصول کی گئی ہے اور وصول کرنے والے نقاب پوش تھے۔ تقریباً اراضی کی قیمت سے دوگنا رقم۔ پھر اراضی اس کے نام کرا دی گئی اور قبضہ

دلایا گیا۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ بھی اسی طرح بلیک میل ہوا البتہ وہ اس بات پر کسی حد تک مطمئن ہے کہ اسے اس کے بدلے میں اراضی تو مل گئی ہے"..... شمائلہ نے کہا۔

"آپ مجھے اس زمیندار کا پورا پتہ بتا دیں۔ میں خود اس سے ملوں گا۔ اپنا فون نمبر اور ایڈریس بھی دے دیں"..... خاور نے کہا تو شمائلہ نے پرس سے ایک کارڈ نکال کر اس کی پشت پر اس زمیندار کا نام و پتہ لکھا اور پھر کارڈ خاور کو دے دیا۔

"پشت پر تو اس زمیندار کا نام اور پتہ لکھا ہے جبکہ کارڈ پر میرے ادارے کا پتہ، گھر کا پتہ اور دونوں جگہوں کے فون نمبر موجود ہیں"۔ شمائلہ نے کارڈ دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ آپ بے فکر رہیں میں اس پرنس کا کھوج لگا کر اسے اس جرم کی سزا بھی دلاؤں گا اور اس زمیندار سے آپ کی اراضی بھی واپس کراؤں گا"..... خاور نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ میں دراصل ماموں امجد کے قتل کا انتقام لینا چاہتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ قتل اس پرنس نے کیا ہو گا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی فیس اور اخراجات کیا ہوں گے میں سب ادا کر دوں گی"..... شمائلہ نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس

"کرنل بہزاد کے حوالے کے بعد بھی آپ ایسی بات کر رہی ہیں۔ کوئی بات نہیں۔ آپ کے ساتھ چونکہ ظلم ہوا ہے اس لئے میرا

یہ فرض ہے کہ آپ کی مدد کروں۔ انشاء اللہ مجھ سے جو ہو سکے گا میں ضرور کروں گا اور آپ کو جلد ہی خوشخبری سناؤں گا"۔ خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کے لائے ہوئے بل کی رقم اسے دی اور ساتھ ہی ٹپ دے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"بے حد شکریہ۔ آپ کی رہائش کہاں ہے تاکہ اگر آپ سے ملاقات کرنی ہو تو میں کر سکوں"۔ شمائلہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں خود ہی رابطہ کر لوں گا۔ آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ خاور نے کہا اور شمائلہ نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کوئی بات سمجھ گئی ہو۔

عمران کار ڈرائیو کرتا ہوا دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک پر بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ کار میں اکیلا تھا۔ کار میں ہلکی ہلکی موسیقی گونج رہی تھی۔ عمران کے جسم پر گہرے براؤن رنگ کا سوٹ تھا جبکہ اس نے سرخ شیشوں والی جدید ترین فیشن کی گاگل پہن رکھی تھی اور اس کا جسم موسیقی کی تانوں کے ساتھ ساتھ اس طرح ہل رہا تھا جیسے وہ کار ڈرائیو کرنے کی بجائے ہلکا ہلکا ڈانس کر رہا ہو۔ البتہ کار کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ آگے جانے والی ٹریفک کو انتہائی تیز رفتاری سے کاٹتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ عمران اس وقت اپنے ایک دوست راجہ عزیز کے گھر جا رہا تھا جو دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹے سے شہر رامنا میں رہتا تھا۔ راجہ عزیز سے اس کی دوستی تو کافی پرانی تھی لیکن راجہ عزیز کی ساری زندگی یورپ کے کسی شہر میں گزری تھی۔ اس نے شادی بھی وہیں کی تھی اور وہاں

مستقل طور پر رہتا تھا لیکن پھر اچانک چند روز پہلے اس کی ملاقات ایک ہوٹل کے فنکشن میں راجہ عزیز سے ہو گئی تو عمران اسے پاکیشیا میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ پھر راجہ عزیز نے اسے بتایا کہ وہ یورپ میں بدقسمتی سے ایک انتہائی خوفناک سنڈیکیٹ کے چنگل میں پھنس گیا تھا۔ اس کا وہاں جنرل سٹور تھا۔ یہ جنرل سٹور مارکیٹ میں ایک ایسی جگہ پر تھا جو انتہائی قیمتی تھی۔ اس سنڈیکیٹ نے اس سٹور کے ساتھ موجود تمام مارکیٹ خرید لی تھی اور وہ وہاں ایک عالیشان کلب بنانا چاہتے تھے لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ راجہ عزیز کا سٹور بھی خرید لیتے۔ سنڈیکیٹ کے بڑوں نے راجہ عزیز کو اس کے جنرل سٹور کی بڑی معقول آفر کی لیکن راجہ عزیز کو ایسی موقع کی دکان پھر نہ مل سکتی تھی اس لئے اس نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ یورپی پولیس کی فرض شناسی اور یورپی عدالتوں کے انصاف کی وجہ سے وہ اس سنڈیکیٹ کے خلاف ڈٹ گیا اور اس نے اس سنڈیکیٹ کے خلاف اعلیٰ حکام کو تفصیلات مہیا کرنی شروع کر دیں اور اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات دینا شروع کر دیئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک روز سنڈیکیٹ کے غنڈوں نے اس کے جنرل سٹور پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ گو راجہ عزیز کی تمام جمع پونجی جل کر راکھ ہو گئی لیکن راجہ عزیز کو اس کی فکر نہ تھی کیونکہ اس کی دکان مکمل طور پر انشورڈ تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اسے انشورنس کمپنی سے بھاری کلیم مل جائے گا اور وہ دوبارہ نئے سرے سے جنرل سٹور بنا لے گا لیکن اس

وقت اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انشورنس کمپنی نے اسے یہ کہہ کر کلیم دینے سے انکار کر دیا کہ اس کی پالیسی آگ لگنے سے دو روز پہلے ختم ہو چکی تھی اور اس نے اس کی تجدید نہ کرائی تھی حالانکہ راجہ عزیز کے مطابق ابھی پالیسی ختم ہونے میں دو ماہ باقی تھے۔ وہ عدالت میں چلا گیا۔ جب وہاں کاغذات پیش کئے گئے تو راجہ عزیز کو معلوم ہوا کہ کاغذات میں تبدیلی کر لی گئی ہے۔ اس نے بہت شور مچایا لیکن اس کی کسی نے نہ سنی اور اس طرح کلیم مکمل طور پر ریجیکٹ ہو گیا۔ اب راجہ عزیز کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گیا تھا۔ دو روز بعد سنڈیکیٹ کے غنڈوں نے اس کے گھر دھاوا بول دیا اور اس کے دو معصوم بچوں کو ہلاک کر دیا۔ راجہ عزیز اور اس کی بیوی شدید زخمی ہوئے۔ اپنے طور پر غنڈے ان دونوں کو بھی ہلاک کر گئے تھے لیکن ان کی قسمت تھی کہ وہ بروقت ہسپتال پہنچ گئے اور بچ گئے۔ وہاں ایک ہمدرد آدمی نے راجہ عزیز کی مدد کی اور اس سنڈیکیٹ سے اس کی دکان کی اتنی قیمت دلوا دی کہ جس سے وہ اپنی بیوی سمیت پاکیشیا واپس پہنچ سکتا تھا۔ اس طرح راجہ عزیز اپنی یورپی بیوی سمیت پاکیشیا میں اپنے آبائی شہر آ گیا۔ یہاں اس کے والد کی تھوڑی سی اراضی اور ایک پرانا سا آبائی مکان بھی تھا۔ راجہ عزیز نے یہ اراضی فروخت کر دی اور اسی شہر میں ایک دکان لے کر اس میں جنرل سٹور کھول لیا۔ چونکہ اس کاروبار میں اس کی پوری زندگی گزری تھی اس لئے کام چل نکلا اور راجہ عزیز بہرحال اس قابل ہو گیا کہ ایک

درمیانے درجے کی زندگی گزار سکے۔ راجہ عزیز کی یہ ساری روئیداد سن کر عمران کو بہت افسوس ہوا۔ خاص طور پر یہ سن کر کہ اس کی یورپی بیوی یہاں آکر بیمار ہو گئی ہے اور وہ اس کا کسی بہت اچھے ہسپتال میں علاج بھی نہیں کرا سکتا۔ اس نے عمران کو بتایا تھا کہ وہ یہاں ہوٹل کے فنکشن میں اس لئے آیا تھا کہ اسے اطلاع ملی تھی کہ یہاں فنکشن میں کوئی بڑا ڈاکٹر بھی شریک ہو رہا ہے لیکن یہاں کر اسے معلوم ہوا تھا کہ ڈاکٹر کسی مصروفیت کی وجہ سے فنکشن میں شریک نہیں ہو سکا۔ عمران جانتا تھا کہ راجہ عزیز انتہائی خوددار آدمی ہے اس لئے وہ اس کی طرف سے کسی مالی مدد کو تو کسی صورت قبول ہی نہیں کر سکتا اس لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ اس کی بیوی سے مل کر اسے اس بات پر قائل کر لے گا کہ وہ اسے اپنا بھائی سمجھتے ہوئے اس سے رقم لے لے اور نہ صرف اپنا علاج کرائے بلکہ راجہ عزیز بھی دارالحکومت میں شفٹ ہو جائے اس لئے وہ راجہ عزیز کے گھر اس سے ملنے جا رہا تھا۔ اس کی جیبیں بھاری رقم سے بھری ہوئی تھیں جو وہ خاموشی سے راجہ عزیز کی بیوی کو دینا چاہتا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یقیناً راجہ عزیز کی بیوی کے خیالات راجہ عزیز سے مختلف ہوں گے اور وہ یورپ کے باشندوں کی طرح صرف یہ دیکھے گی کہ دولت مل رہی ہے یہ نہ دیکھے گی کہ کون دے رہا ہے اور کیوں دے رہا ہے پھر تقریباً دو گھنٹے کے طویل سفر کے بعد وہ رامنا شہر میں داخل ہو چکا تھا۔ اس نے راجہ عزیز سے اس کی دکان اور گھر دونوں کا پتہ

معلوم کر لیا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس وقت راجہ عزیز اپنی دکان پر ہو گا جبکہ اس کی بیوی گھر پر ہو گی۔ گو اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پہلے راجہ عزیز کے گھر جائے اور اس کی بیوی سے مل کر اسے خاموشی سے بھاری رقم دے کر پھر دکان پر جائے لیکن چونکہ وہ پہلی بار وہاں جا رہا تھا اور پھر اسے یہ بھی معلوم تھا کہ راجہ عزیز کی بیوی گھر میں اکیلی ہو گی اس لئے اس نے براہ راست گھر جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جہاں راجہ عزیز کا جنرل سٹور تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس سٹور کے سامنے پہنچ گیا۔ راجہ عزیز کے سٹور کا نام ڈان جنرل سٹور تھا۔ عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر اسے لاک کر کے وہ سٹور میں داخل ہوا۔ سٹور خاصا بڑا تھا اور اچھے اور جدید انداز میں سجایا گیا تھا لیکن عمران ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی ایک یورپی لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑا۔ سٹور میں گاہک بھی موجود تھے البتہ راجہ عزیز کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... اس لڑکی نے جو یقیناً راجہ عزیز کی بیوی تھی، عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ چونکہ عمران سے پہلی بار مل رہی تھی اس لئے ظاہر ہے وہ اسے نہ پہچان سکتی تھی کیونکہ عمران یورپ میں ان کے گھر کبھی نہ گیا تھا اور راجہ عزیز سے باہر ہی کسی ہوٹل یا ریستوران میں اس کی ملاقات ہو جاتی تھی۔

"آپ کا نام میری ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں مگر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ آپ تو شاید پہلی بار یہاں آئے ہیں"...... لڑکی نے حیران ہو کر کہا۔

"محترمہ میں علم نجوم، علم جفر، علم رمل، علم کیمیا، علم ریمیا اور علم سیمیا وغیرہ کا ماہر ہوں۔ میرا نام عامل کامل پروفیسر اے آئی ہے، میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ مجھے محسوس ہوا کہ یہاں جنرل سٹور بنانے والوں کو میری اشد ضرورت ہے اس لئے میں یہاں آ گیا اور باقی ماہرین تو کاغذ یا سلیٹ پر زائچہ بنا کر احوال بتاتے ہیں جب کہ میں ہوا میں زائچہ بنا کر سارے حالات بتا سکتا ہوں بلکہ اگر میں چاہوں تو زائچہ کے مختلف خانوں میں موجود سٹارز کو کانوں سے پکڑ کر اپنی پسند کے خانوں میں پہنچا دوں اس لئے میں آپ کا صرف نام ہی نہیں بتا سکتا بلکہ یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ آپ شادی شدہ ہیں۔ آپ کا شوہر پاکیشیائی ہے اور اس کا نام راجہ عزیز ہے اور آپ بہت پریشانی کے عالم میں یورپ سے یہاں آئی ہوئی ہیں اور یہاں آپ بیمار بھی ہیں اور آپ کا علاج بھی مناسب طور پر نہیں ہو رہا اور یہ بھی بتا دوں کہ ان سب باتوں کا توڑ بھی میرے پاس موجود ہے میں چاہوں تو آپ کا یہ سٹور اس سے ڈبل ہو سکتا ہے یہاں اس قدر گاہک آ سکتے ہیں کہ جیسے بارات اتر آئے۔ آپ کا انتہائی اعلیٰ سطح پر شاندار علاج ہو سکتا ہے اور اگر آپ مزید خدمات حاصل کرنا چاہیں یورپ میں جن لوگوں نے آپ کو اور آپ کے شوہر کو نقصان پہنچایا ہے ان سے آپ کا نقصان مع منافع واپس کرا سکتا ہوں اور اگر چاہوں تو وہ سب

لوگ جو وہاں بہت با اثر ہیں انہیں آپ کے پیر چاٹنے پر مجبور کر دوں۔ میں نہ صرف یہ بھی کر سکتا ہوں بلکہ اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن بس ایک کام نہیں کر سکتا اور جس کا مجھے زائچہ پڑھ کر بہت افسوس ہوا ہے کہ میں آپ کے پھول سے دو بچوں کی زندگیاں نہیں لوٹا سکتا۔ یہ میرے تو کیا کسی بھی انسان کے بس سے باہر ہے۔ البتہ دعا کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا نعم البدل عطا کر دے"۔ عمران کی زبان جب رواں ہوئی تو وہ مسلسل بولتا ہی چلا گیا اور میری کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر اس کے کانوں سے جا لگیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آپ۔ آپ کیا۔ آپ درست کہہ رہے ہیں یہ کیسے ممکن ہے"۔ چند لمحوں بعد میری نے رک رک کر کہا۔

"مشرق میں سب کچھ ممکن ہے یہاں کوئی کام ناممکن نہیں ہوتا مس میری عزیز"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے ایک گاہک آ گیا تو میری نے عمران سے معذرت کی اور گاہک کو بل بنا کر دیا اور اس سے رقم لی اور کیش باکس میں ڈال دی۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے۔ میں نے مشرق کے بارے میں تو بہت کچھ سنا تھا لیکن میرا تو خیال تھا کہ ایسا کام وہ لوگ کرتے ہوں گے جو قدیم غاروں میں رہتے ہوں گے۔ ان کے لباس اور چہرے بھی عجیب ہوتے ہوں گے لیکن آپ نے تو انتہائی جدید سوٹ پہنا ہوا ہے

جدید گاگل پہنی ہوئی ہے۔ مجھے یقین نہیں آرہا"۔۔۔۔ میری نے بھی مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے اناناس کا جوس پلوا دیں۔ لیکن یہ سن لیں کہ اس کی ادائیگی میں نہیں کروں گا کیونکہ میں پہلے ہی بغیر کسی فیس کے آپ کو بہت کچھ بتا چکا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میری بے اختیار ہنس پڑی۔ اس نے جلدی سے ایک طرف جا کر فریج سے جوس کا ڈبہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں سٹرا ڈال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا آپ میرا علاج کروا سکتے ہیں کیا واقعی ایسا ممکن ہے"۔ میری نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا علم بتاتا ہے آپ کو ایک پیچیدہ نسوانی بیماری ہے جس کا علاج دارالحکومت کے انتہائی اعلیٰ ہسپتال میں ہو سکتا ہے اور اس پر بے پناہ اخراجات آتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ آپ نے درست معلوم کر لیا ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ واقعی بہت بڑے عامل ہیں۔ آپ نے جن علوم کے بارے میں بتایا ہے گو میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی لیکن میں اپنا علاج بہرحال کرانا چاہتی ہوں۔ میرا شوہر راجہ عزیز اس سلسلے میں بے حد پریشان ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ اس کے وسائل نہیں ہیں لیکن وہ کوشش کر رہا ہے۔ آج بھی وہ دارالحکومت اسی سلسلے

...یا ہوا ہے لیکن آپ کیسے یہ کام کرائیں گے کتنی فیس لیں گے۔ ...ب کیسے ہو گا"۔۔۔۔ میری نے کہا۔

"فیس تو میں آپ کے شوہر سے لوں گا آپ سے نہیں کیونکہ آپ ...شرقی ... عامل کاملوں کی فیس کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں جب ... آپ کا شوہر جانتا ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں آپ سے بات ہی نہیں کی جا سکتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے پاس اتنی کل رقم نہیں ہے جو کچھ تھا اس سٹور پر لگا ...یا گیا ہے پھر وہ فیس کیسے دے گا"۔۔۔۔ میری نے پریشان ہوتے ...وئے کہا۔

"ضروری نہیں مسز میری عزیز کہ فیس دولت کی شکل میں لی ...ائے یہ دوسرے انداز میں بھی لی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ...ری بے اختیار چونک پڑی اس کا چہرہ سکڑ سا گیا۔

"کیا مطلب۔ کس شکل میں"۔۔۔۔ میری نے ہونٹ سکوڑتے ...ئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران کو اس کا یہ انداز بے حد ...یا۔ وہ میری کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ میری نے عمران کے ... کا کیا مطلب لیا ہے وہ یہ سمجھی ہے کہ عمران اس سے کوئی گناہ ... کام لینا چاہتا ہے۔ اس پر ایک یورپی لڑکی کا یہ ردعمل عمران کو ...مال پسند آیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ میری عزیز اب یورپی نہیں ... راجہ عزیز کے ساتھ رہ کر وہ مشرقی عورت بن چکی تھی۔

"...طلب ایک کلو مچھروں کے پروں کی شکل میں ہو سکتا ہے جو ہم

عالموں کے لئے بہت قیمتی ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مچھروں کے پر۔ یہ کیسی فیس ہے آپ اس کا کیا کریں گے"۔ میری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ عمران مچھروں کے پر بھی فیس کی صورت میں لے سکتا ہے اور مچھروں کے پروں کو وہ کیا کرے گا۔

"یہ آپ کے کام کی باتیں نہیں ہیں۔ پروفیسروں اور عالموں، کاملوں کے کام کی باتیں ہیں اس لئے میں نے کہا تھا کہ فیس کی بات آپ کے شوہر سے کی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن آپ میرا علاج کیسے کرائیں گے۔ راجہ عزیز بتا رہا تھا کہ یہاں اس پر کم از کم دس لاکھ روپے خرچ ہوں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو سکتے ہیں"...... میری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک شرط پر آپ کا کام ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے شوہر کو یہ نہ بتائیں کہ یہ کام کیسے ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا کام"...... میری نے چونک کر پوچھا۔ اسی لمحے دو اور گاہک کاؤنٹر پر آ گئے اور میری ان کے ساتھ مصروف ہو گئی۔

"آپ کے علاج کے لئے رقم کے بندوبست کا کام"...... عمران نے گاہکوں کے جانے کے بعد کہا۔

"نہیں۔ پھر میں اسے کیا بتاؤں گی۔ نہیں میں اپنے شوہر سے کوئی غلط بیانی نہیں کر سکتی۔ میں نے راجہ عزیز کے ساتھ رہ کر دیکھا ہے کہ مشرقی مرد بے حد شکی ہوتا ہے اور اس قدر بھاری رقم جس کے لئے راجہ عزیز اس قدر پریشان ہو رہا ہے اچانک مل جائے تو لامحالہ وہ پوچھے گا اور اگر میں نے اسے سچ نہ بتایا تو وہ مجھ پر شک کرے گا اور میں مرجانا تو قبول کر سکتی ہوں لیکن اپنی ازدواجی زندگی میں زہر نہیں گھول سکتی"...... میری نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ تو یہ سمجھ کر یہاں آیا تھا کہ میری بہرحال یورپی لڑکی ہے اس لئے وہ بخوشی رقم لے لے گی لیکن میری تو عام مشرقی عورتوں سے بھی زیادہ مشرقی ہو چکی تھی۔

"آپ اسے کہہ سکتی ہیں کہ یہ رقم آپ کو آپ کے منہ بولے بھائی پروفیسر اے آئی نے دی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں سوری مسٹر اے آئی میں ایسا نہیں کر سکتی لیکن آپ کیوں یہ چاہتے ہیں کہ میرے شوہر کو اس رقم کا علم نہ ہو سکے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... میری نے کہا۔

"ہاں میرا علم مجھے بتا رہا ہے کہ آپ کا شوہر ایک غیرت نامی ... کا شکار ہے اور وہ کسی سے اس طرح رقم لینا اپنی توہین سمجھے گا ... ادھار وہ اس لئے نہیں لے سکتا کہ اسے معلوم ہے کہ اس قدر ... رقم وہ واپس کرنے کے قابل نہیں ہے"۔ عمران نے جواب

"آپ کی بات درست ہے آپ واقعی حیرت انگیز علوم کے عامل ہیں کہ آپ کو یہاں کھڑے کھڑے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ راجہ عزیز واقعی ایسا ہی ہے۔ اس نے یورپ میں بھی کسی قسم کی امداد وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حالانکہ وہاں اس کے دوستوں نے اس کی آفر بھی کی تھی"۔۔۔ میری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے شوہر کب واپس آئیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا تو میری چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کا علم آپ کو یہ بات نہیں بتا سکتا"۔ میری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"محترمہ میں عامل ہوں صرف عامل اس لئے جو کچھ علم کے تحت معلوم ہو سکتا ہے وہی کچھ بتا سکتا ہوں۔ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور میں اپنے علم کو اب اس سطح پر نہیں لے آنا چاہتا کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں معلوم کرتا رہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے آنے سے پہلے ان کا فون آیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ دارالحکومت سے روانہ ہو چکا ہے میرا خیال ہے کہ بس پہنچنے ہی والا ہو گا"۔۔۔ میری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کاؤنٹر سے ہٹ کر سٹور میں موجود سامان کو دیکھنے لگا۔ پھر اچانک اس نے ایک پرانے ماڈل کی کار کو سٹور کے سامنے رکتے ہوئے دیکھا اور

پھر اس کار سے راجہ عزیز کو اترتے بھی دیکھ لیا تو وہ جان بوجھ کر ایک ریک کی سائیڈ میں جا کر کھڑا ہو گیا راجہ عزیز سٹور میں داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ پھر عمران نے میری کی باتیں سنیں وہ انتہائی حیرت بھرے انداز میں اسے عمران اور اس کی عملی مہارت کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ یقیناً کوئی فراڈیا ہو گا۔ ایسے فراڈیے یہاں بہت ہوتے ہیں کہاں ہے وہ"۔۔۔ راجہ عزیز کی قدرے غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے نہیں ایسی معصوم شکل والا نوجوان فراڈیا نہیں ہو سکتا۔ وہ واقعی بہت بڑا عامل ہے اور سنو اس نے کہا ہے کہ وہ میرے علاج کے لئے رقم کا بندوبست بھی اپنے علم سے کر سکتا ہے جو خود ہماری رقم علم سے حاصل کر سکتا ہے اسے کیا ضرورت ہے فراڈ کرنے کی"۔۔۔ میری نے عمران کی وکالت کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی عمران سے بے حد متاثر نظر آ رہی تھی۔

"وہ ہے کہاں"۔۔۔ راجہ عزیز نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ادھر دکان دیکھ رہا ہے"۔۔۔ میری نے کہا تو راجہ عزیز قدم بڑھاتا ادھر آ گیا عمران بڑے اطمینان سے ایک پاؤڈر کے ڈبے کو اٹھا کر دیکھنے لگا۔

"ارے تم۔ اوہ۔ تم عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ تم تھے جس نے ہماری میری کو ٹرانس میں لے لیا کہ وہ تمہاری تعریفیں کرتے نہیں

تھکی ...... راجہ عزیز نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"میرا علم بتا رہا ہے کہ تم راجہ عزیز ہو" ...... عمران نے بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بھی اور تمہارے علم کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں" ...... راجہ عزیز نے کہا اور عمران سے لپٹ گیا۔

"ارے ارے۔ وہ میرا زائچہ بگڑ جائے گا۔ ارے ستارے بھاگ جائیں گے" ...... عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو راجہ عزیز بے اختیار ہنستا ہوا ایک طرف ہوا اور پھر وہ عمران کو بازو سے پکڑے گھسیٹتا ہوا کاؤنٹر کی طرف لے جانے لگا اور عمران نے اپنے چہرے ایسی بے بسی اور بے چارگی کا تاثر پیدا کر لیا جیسے اس وقت وہ دنیا سب سے بڑا مظلوم ہو۔

"یہ کیا کر رہے ہو راجہ۔ یہ کیا بدتمیزی ہے" ...... میری نے عمران کی شکل پر پھیلی ہوئی انتہائی بے بسی، بے چارگی او مظلومیت دیکھ کر تڑپ کر کہا۔

"یہ خود دنیا کی سب سے بڑی بدتمیزی ہے میری۔ یہ وہ علی عمران ہے جس کا میں تم سے ذکر کرتا رہتا ہوں" ...... راجہ عزیز نے ہنستے ہوئے کہا تو میری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"علی عمران لیکن وہ عامل کامل پروفیسر اے آئی کیا مطلب" میری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ دراصل اس تمہارے راجہ نے مجھے بتایا تھا کہ اس

ی مغربی ناموں کو پسند کرتی ہے اس لئے میں نے علی عمران کی لہ اے آئی بتا دیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ خود اپنے آپ کو راجہ عزیز ی جانے تمہارے سامنے آر اے کہتا ہے۔ ویسے یہ ہے بھی آر اے ی ار۔ اس کے وندانے اس قدر تیز ہیں کہ جو اس کے قریب لگتا ب کٹ جاتا ہے" ...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی اور اجہ عزیز بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"چلو میری سٹور بند کرو گھر چلیں۔ یہ شیطان نجانے کس طرح قت نکال کر آ گیا ہے۔ اب اس کی پوری پوری خدمت کی جانی ری ہے" ...... راجہ عزیز نے اپنی بیوی سے کہا۔

"ارے ارے۔ مم۔ مم۔ مجھے فون تو کرنے دو" ...... عمران نے ت بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فون کسے کرنا ہے" ...... راجہ عزیز نے چونک کر حیرت بھرے جے میں کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے اپنے باڈی گارڈ طلب کرنے پڑیں گے" ...... عمران ے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"باڈی گارڈ۔ وہ کیوں" ...... راجہ عزیز ظاہر ہے عمران کی بات کا ب کہاں سمجھ سکتا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ تم۔ تم نے کہا ہے کہ گھر لے جا کر خدمت کریں گے اور میں تو بے حد کمزور آدمی ہوں۔ خدمت کیسے برداشت کروں گا" ۔ ے رو دینے والے لہجے میں کہا اور راجہ عزیز کے زور دار قہقہے

سے سٹور گونج اٹھا۔

"کیا مطلب۔ یہ عمران صاحب نے کیا کہا ہے"۔ میری حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ شیطان ہے۔ شیطان۔ یہ باتیں کرتا ہے کہ دوسرا پاگل ہو جاتا ہے۔ یہ خدمت کا مطلب پیٹ لے رہا تھا۔یہاں کی مقامی زبان میں اسے بھی خدمت کرنا کہا جاتا ہے۔ خاص طور پر مقامی پولیس والے تو مار پیٹ کو خدمت کرنا ہی کہتے ہیں"...... راجہ عزیز نے اپنی بیوی کو سمجھاتے ہوئے تو اس بار میری بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سنو تم سٹور بند نہ کرو اس طرح تمہیں نقصان ہو گا اس لئے مجھے بتاؤ کہ تمہاری روزانہ سیل اوسطاً کتنی ہوتی ہے اور اب کتنی ہو چکی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ راجہ عزیز نے چونک پوچھا۔

"اس لئے کہ باقی سیل میں کرا دیتا ہوں۔ میں آپ کا سامان کرا اپنی بھابھی کو تحفے میں دے دوں گا اس طرح تمہیں نقصان بھی ہو گا اور بھابھی کی خدمت بھی ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم نے مجھے کنگلا سمجھ لیا ہے۔ ایسی کوئی نہیں۔ آؤ چلو میرے ساتھ میری سٹور بند کر کے آ جائے گی"۔ راجہ عزیز نے کہا اور ایک بار پھر عمران کو بازو سے پکڑے

ی طرف بڑھ گیا۔ باہر اس کی کار موجود تھی وہ اسے اس ف لے جانے لگا۔

"ارے ارے ادھر میری کار موجود ہے۔ میں پیدل نہیں آیا"۔ ان نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ یہ کار میری لے آئے گی۔ چلو تمہاری کار میں"۔ راجہ عزیز نے کہا اور پھر وہ عمران کے ساتھ اس کی کار بیٹھ گیا۔

"ارے واہ۔ جدید ماڈل کی سپورٹس کار خوب مزے ہو رہے وہاں یورپ میں تو تم جب بھی ملتے تھے روتے ہی نظر آتے تھے ری تو کر کے نہیں لے آئے"...... راجہ عزیز نے کہا تو عمران اختیار چونک پڑا۔

"ارے کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ کہیں میرا عامل کامل والا علم تمہاری طرف تو شفٹ نہیں ہو گیا"۔ عمران ان سے لہجے میں کہا تو راجہ عزیز ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس ان نے کار سٹارٹ کی اور پھر اسے موڑ کر اس طرف جانے لگا عزیز نے اپنا گھر بتایا تھا۔ وہ چونکہ اس شہر میں پہلے بھی کئی ہا اس لئے اس کی سڑکیں، بازار اور کالونیوں کے بارے میں علم تھا۔ راجہ عزیز بھی اس کی رہنمائی کرتا رہا اور تھوڑی دیر توسط درجے کے مکان میں پہنچ گئے۔ یہ خاصا قدیم طرز تھا جس کی موجودہ حالت بتا رہی تھی کہ اسے نئے سرے

سے رنگ و روغن کرایا گیا ہے اور ضروری مرمت کرائی گئی ہے۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم دارالحکومت میری کے علاج کے سلسلے گئے تھے اور اس کا کیا ہوا"...... عمران نے سٹنگ روم میں پہنچ کر سی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو راجہ عزیز نے بے اختیار ایک طویل لیا۔ اس کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزر گیا۔

"کیا بتاؤں عمران۔ وقت وقت کی بات ہے۔ کسی زمانے میں رقم میرے لئے انتہائی معمولی تھی لیکن آج یہ پہاڑ بنی ہوئی ہے بہرحال میں دارالحکومت ایک دوست سے ملنے گیا تھا جس کے بڑے ہسپتال میں تعلقات ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید کچھ رعایت جائے لیکن وہ ملک سے ہی باہر گیا ہوا تھا اس لئے واپس آگیا"۔ عزیز نے کہا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ میری کا علاج صرف ایک پرائیویٹ ہسپتال میں ہو سکتا ہے اور کہیں نہیں ہو سکتا۔ اس کا کیا ہوا۔ یہاں پاکیشیا دارالحکومت میں ایسے ایسے ہسپتال موجود جیسے شاید یورپ اور ایکریمیا میں نہ ہوں"...... عمران نے سنجیدہ میں کہا۔

"میری کا دوسرا بچہ پیدا ہوا تو اس کے اندر کوئی ایسا نقص پید گیا جس کا بظاہر کوئی علاج نہیں ہے۔ یورپ میں البتہ اس کا عا ہو سکتا ہے لیکن اب میرا یورپ جانا ہی ناممکن ہے۔ ویسے وہاں بھاری رقوم علاج پر خرچ ہوتی ہیں جبکہ یہاں اس کے علاج کی

ی مشین ہے اور وہ ایک پرائیویٹ ہسپتال میں نصب ہے جس کا انچارج ڈاکٹر نیازی ہے اور سنا ہے کہ وہ فیس کے معاملے میں بے ...نت ہے۔ اس ہسپتال کا نام نیازی ہسپتال ہے۔ دارالحکومت ...رابرٹ روڈ پر یہ ہسپتال ہے"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"تم نے معلوم کیا ہے کتنی فیس ہے اور کتنے میں علاج ہو جائے ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے معلوم کیا ہے۔ فیس، وہاں ٹھہرنے کے ...اجات، خوراک، ادویات، آپریشن، ڈاکٹر وزٹ فیس سب ملا کر ...یا اٹھارہ لاکھ روپے خرچ آتے ہیں"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"اگر یہ علاج نہ ہوا تو میری کا کیا ہو گا۔ بظاہر تو وہ صحت مند ...... عمران نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ جب سے میری کے دو بچے ظالموں نے شہید ...ئے ہیں میری اب ساری ساری رات بیٹھی بچوں کو یاد کر کے روتی ...تی ہے اور اگر اس کا علاج نہ ہوا تو آئندہ وہ بچہ پیدا ہی نہ کر سکے گی ...ری بات یہ کہ اگر علاج نہ ہوا تو چند سالوں بعد یہ بیماری ...ن پر پہنچ جائے گی کہ میری ہلاک بھی ہو سکتی ہے"...... راجہ ...نے کہا۔

"اب تم مجھے بتاؤ کہ تم مجھے کیا سمجھتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم پھر پٹڑی سے اترنے لگے ہو"...... راجہ عزیز نے ...پوچھا۔

"نہیں۔ میں انتہائی سنجیدگی سے پوچھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم میرے سکول اور کالج فیلو بھی ہو اور تم سے طویل عرصے سے دوستی بھی ہے اور کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"دیکھو تم میرے بھائی ہو اور میری بھابھی ہے۔ اگر میں اپنی بھابھی کے علاج کا بندوبست کر دوں تو تم انکار نہیں کرو گے"...... عمران نے کہا تو راجہ عزیز بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں عمران۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں اپنے ضمیر پر یہ بوجھ نہیں اٹھا سکوں گا۔ میں اس دکھ سے ہی مر جاؤں گا۔ یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے کہ کوئی دوسرا میری بیوی کا علاج کرائے۔ میں اسے بھیک سمجھتا ہوں اور بس تم مجھ سے بحث نہیں کرو گے"...... راجہ عزیز نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم مجھ سے ادھار لے لو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ ادھار اتار نہیں سکتا اس لئے بات وہیں پہنچ جائے گی"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"تمہاری جو رقم انشورنس کمپنی نے دینی ہے وہ کتنی ہے"...... عمران نے کہا تو راجہ عزیز چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ اس کا کیا ذکر آگیا۔ وہ معاملہ تو ختم ہو گیا"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"...... عمران نے پوچھا۔

"پانچ لاکھ ڈالر یہاں کے مطابق تقریباً بیس پچیس لاکھ روپے"...... راجہ عزیز نے جواب دیا۔

"اور تمہاری دکان جو اس سنڈیکیٹ نے لی ہے اس کی اصل قیمت کتنی تھی اور تمہیں کتنی دی گئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دیکھو اب اس ذکر کو رہنے دو۔ مجھے یہ سب سوچ کر ہی دلی تکلیف ہوتی ہے"...... راجہ عزیز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"...... عمران نے کہا۔

"میرے سٹور کی مالیت بیس لاکھ ڈالر سے کم نہیں تھی جبکہ مجھے صرف ایک ہزار ڈالر دیئے گئے ہیں"...... راجہ عزیز نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بیس لاکھ ڈالر ملنے چاہئیں تھے اور تمہیں صرف ایک ہزار ڈالر ملے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں اس حالت تک پہنچ گیا ہوں"...... راجہ عزیز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس سنڈیکیٹ کو کیا کہتے ہیں کارمن میں"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ ٹائیگر۔ وہ بے حد خوفناک سنڈیکیٹ ہے۔ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس کا چیف کوئی راک ہیڈ نامی آدمی ہے اس نے مجھے پہلے دس لاکھ ڈالر کی آفر کی تھی جو میں نے ٹھکرا دی جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ میں اپنے دو بچے بھی گنوا بیٹھا ہوں اور آج اس حال

میں ہوں"...... راجہ عزیز نے کہا تو اسی لمحے میری اندر داخل ہوئی۔

"آؤ راجہ اور مجھے بتاؤ کہ کیا کیا کرنا ہے کیونکہ مجھے تو نہیں معلو کہ عمران صاحب کو کیا پسند ہے"...... میری نے کہا۔

"ایک منٹ بیٹھو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... راجہ عزیز نے چونک کر کہا۔ میری بھی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"تم بیٹھو تو سہی۔ میری تم بھی بیٹھو"...... عمران نے کہا اور ا کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"تمہیں معلوم ہے یہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر کیا ہے" عمران نے پوچھا تو راجہ عزیز نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے وہ نمبر ڈائل کیا اور پھر مسلسل نمبر ڈائل کرتا چلا گیا۔ راجہ اور میری دونوں حیرت سے اسے نمبر ڈائل کرتے دیکھ رہے تھے۔

"رالف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو میری اور راجہ دونوں ہی چونک پڑے کیونکہ بولنے والی کا لہجہ خالصتاً یورپی تھا۔

"رالف سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

یلو رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ بھاری اوا ئنائی دی۔

لی عمران بول رہا ہوں رالف"...... عمران نے مسکراتے ے کہا۔

اوہ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ بڑے عرصے بعد یاد کیا ہے۔ کیسے ہیں آپ۔ اب تو آپ کا یہاں چکر ہی نہیں لگ رہا"...... رالف نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

میں تو جان بوجھ کر نہیں آتا کیونکہ تم خود ہی شکایت کرتے ہو ا میرے چکر لگانے کے بعد سوسن تمہیں کئی ماہ گھاس ہی نہیں ڈالتی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رالف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

بات تو سچ ہے۔ نجانے آپ کی شخصیت میں کیسا جادو ہے کہ وہ ن تو بس آپ کا ہی ذکر کرتی رہتی ہے اور جب میں چڑتا ہوں تو مجھے اور چڑانا شروع کر دیتی ہے"...... رالف نے کہا۔

اس لئے میں ایک چکر بچانا چاہتا ہوں اگر تم کام کر دو تو"۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ آپ حکم کریں میرے لائق کام ہو اور میں نہ کروں یہ ممکن ہے عمران صاحب"...... رالف نے کہا۔

ٹائیگر نامی سنڈیکیٹ سے واقف ہو"...... عمران نے کہا۔

ہاں۔ اچھی طرح کیوں کیا ہوا۔ کیا اس کی شامت تو نہیں آ

گئی"...... رالف کے لہجے میں تشویش تھی۔

"تمہارے لہجے میں موجود تشویش بتا رہی ہے کہ اس سے تمہا قریبی تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا چیف جونی میرا گہرا دوست ہے اور آپ کا سنڈیکیٹ کے بارے میں پوچھنے کا مطلب بھی میں سمجھتا ہوں کہ سنڈیکیٹ کا خاتمہ قریب آ چکا ہے"...... رالف نے کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ اس کا چیف کوئی راک ہیڈ ہے" عمران نے کہا۔

"جونی ہی راک ہیڈ کہلاتا ہے"...... رالف نے کہا۔

"تو پھر اس جونی سے کہہ دو کہ وہ ایک کروڑ ڈالر کا گارینٹڈ چیک مجھے فوراً بھجوا دے۔ یہ رقم میں اس سے ویسے نہیں لے رہا یہ ہماری اپنی رقم ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔ آپ کی رقم اور ریڈ ٹائیگر کے پاس۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ رالف نے کہا۔

"میرا ایک عزیز ترین دوست ہے راجہ عزیز۔ اس کا کراس و مارکیٹ میں ذاتی جنرل سٹور تھا۔ تمہارے اس دوست نے اس سٹو کو اپنے کلب کے لئے حاصل کرنا چاہا۔ راجہ عزیز نے انکار کر دیا تو اس سنڈیکیٹ کے غنڈوں نے اس سٹور کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی انشورنس کمپنی نے بھی کاغذات میں ردوبدل کر کے کلیم دینے سے

انکار کر دیا۔ پھر اس کے غنڈوں نے راجہ عزیز کے گھر پر حملہ کیا اور اس کے دو معصوم بچوں کو ہلاک کر دیا اور راجہ عزیز اور اس کی بیوی کو شدید زخمی کر دیا۔ راجہ عزیز کے ایک دوست نے درمیان میں پڑ کر اس سٹور کی قیمت ایک ہزار ڈالر اسے دلوا دی جس سے وہ پاکستان پہنچے۔ مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں تم سے بات کر لوں ورنہ لامحالہ مجھے وہاں آنا پڑتا اور پھر نہ صرف اس سنڈیکیٹ بلکہ تمہارے دوست جونی کو نجانے کیا نتائج بھگتنا پڑتے"۔ عمران نے کہا۔

"اس واردات کا مجھے علم ہے عمران صاحب۔ گو مجھے اس وقت اس کا علم ہوا جب آپ کے دوست یہاں سے واپس جا چکے تھے۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ میں نے اس جونی کو بھی لعن طعن کی تھی لیکن چونکہ میں آپ کے دوست کا پتہ نہیں جانتا تھا ورنہ میں ان کی مدد ضرور کرتا"...... رالف نے کہا۔

"وہ خوددار آدمی ہے۔ کسی کی مدد قبول نہیں کرتا۔ اسے اپنی رقم چاہئے۔ اس کے بچوں کی ہلاکت کا تو خیر کوئی معاوضہ دے بھی نہیں سکتا۔ اس بارے میں تو بعد میں دیکھا جائے گا البتہ میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے سٹور کا سامان اور اس جائیداد کی مالیت ایک کروڑ کسی صورت کم نہیں ہے اور یہ ایک کروڑ ڈالر اس سنڈیکیٹ کو ہر حال ادا کرنے پڑیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ تم اس سلسلے میں کیا کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ مجھے ایک ہفتے کا وقت دیں میں اس سلسلے میں کوشش کرتا ہوں۔ یہ رقم بہت بڑی ہے ورنہ میں خود ادا کر اور جونی ان معاملات میں بے حد لاپرواہ واقع ہوا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ایک کروڑ ڈالر اس کے لئے کوئی رقم نہیں ہے وہ ا آسانی سے ادا کر سکتا ہے لیکن اگر آپ نے سنڈیکیٹ کے خلاف کارروائی شروع کر دی تو پھر اسے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی میں ایک ہفتے بعد یا تو آپ کو رقم بھجوا دوں گا یا پھر آپ سے معذرت کر لوں گا"...... رالف نے کہا۔

"دیکھو رالف تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اور چونکہ تم خود ایک باخبر شخص ہو اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ یہ راجہ عزیز اپنی رقم ہے جو اس سنڈیکیٹ کے ذمے نکلتی ہے۔ ایک ہفتہ بہت وقت ہے تم دو روز کے اندر اس معاملے میں اپنا جواب دے راجہ عزیز کا فون نمبر اور پتہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تم اسے راست جواب دے دینا تمہارے جواب آنے کے بعد میں سوچوں کہ کیا ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں راجہ صاحب کا کام ہو جائے گا مجھے خود اس کارروائی سے بے حد دکھ ہوا کیونکہ مجرموں اور دھوکہ بازوں کے خلاف کارروائیاں تو ہوتی رہتی ہیں لیکن راجہ عزیز صاحب ایک شریف آدمی تھے ان کے س واقعی بے حد زیادتی ہوئی ہے اور میں اس کا ازالہ کرا دوں گا"۔ را

نے جواب دیا تو عمران نے راجہ عزیز سے اس کے سٹور کا فون نمبر نمبر لے رالف کو بتایا اور ساتھ ہی سٹور کا پتہ بھی بتا کر رسیور رکھ

"رالف کون ہے۔ کیا یہ بھی کوئی بدمعاش ہے"...... راجہ عزیز نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ میری بھی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے عمران کی شخصیت سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"یہ کارمن میں ایک سرکاری سیکرٹ ایجنسی کا سربراہ رہا ہے۔ ملازمت سے علیحدہ ہو کر اس نے کلب بنا لیا ہے۔ بنیادی طور پر شریف آدمی ہے لیکن اس کے تعلقات جہاں مجرموں سے ہیں وہاں اعلیٰ ترین سرکاری حکام سے بھی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جونی سے تمہاری رقم نکلوا لے گا اور اگر نہ نکلوا سکا تو پھر میں خود کارمن جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ بھی کسی سنڈیکیٹ کے ممبر ہیں"...... میری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ میں بھی ایک سنڈیکیٹ کا ممبر ہوں اور اس سنڈیکیٹ کا نام خدائی فوجدار"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راجہ عزیز بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب۔ یہ کیسا سنڈیکیٹ ہے"...... میری نے حیران ہو کر

کہا۔

"ہمارے یہاں خدائی فوجدار اسے کہتے ہیں جو دوسروں کے لڑتے پھرتے رہتے ہیں اپنے لئے نہیں"...... راجہ عزیز نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار میری بھی ہنس پڑی۔

"کیا واقعی ہمیں رقم مل جائے گی۔ وہ تو انتہائی خطرناک پیشہ لوگ ہیں"...... میری نے کہا۔

"یہ مجرم لوگ اپنے آپ کو جس قدر خطرناک ظاہر کرتے ہیں اتنے ہوتے نہیں ہیں۔ اندر سے یہ انتہائی بزدل ہوتے ہیں۔ اصل میں اس لئے مار کھا گئے ہیں کہ آپ کی سرپرستی کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اب دیکھنا جب رالف اس جونی کو بتائے گا کہ اگر اس رقم ادا نہ کی تو دنیا کا سب سے بڑا سنڈیکیٹ خدائی فوجدار قیامت بن کر ٹوٹ پڑے گا تو پھر انہیں خوفزدہ ہوتے دیکھنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ بہرحال رقم ملے یا نہ ملے تم نے جس خلوص کے ساتھ میرے لئے اتنی تگ و دو کی ہے اس کے لئے بے حد مشکور ہوں"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"تم مشکور نہیں راجہ عزیز ہو۔ سمجھے۔ خبردار اگر تم نے اپنا نام بدلنے کی کوشش کی"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو کمرہ راجہ عزیز اور میری دونوں کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

خاور نے کار دیہاتی انداز کی بنی ہوئی حویلی کے اندر لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ یہ الطاف کی حویلی تھی جس نے شمائلہ اور اس کے والد کی اراضی خریدی تھی اور خاور پوچھتے پوچھتے یہاں پہنچا تھا۔ جیسے ہی خاور کار سے اترا دو دیہاتی آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"الطاف صاحب سے ملنا ہے مجھے۔ میں دارالحکومت سے آیا ہوں"...... خاور نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اچھا۔ بڑے صاحب اندر موجود ہیں"...... ان میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ نئی اور جدید ماڈل کی کار کے ساتھ ساتھ خاور کی شخصیت اور اس کا لباس ان کے لئے خاصا مرعوب کن تھا۔ خاور دیہاتیوں کی رہنمائی میں چلتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں ایک بڑی بڑی مونچھوں والا بھاری جسم کا آدمی ایک کرسی

پر بیٹھا ہوا تھا دو آدمی زمین پر بیٹھے اس کی ٹانگیں دبا رہے تھے جب ایک آدمی نیچے بچھی ہوئی دری پر بیٹھا بہت سی کاپیاں کھولے حسا کتاب میں مصروف تھا۔ خاور کے اندر داخل ہوتے ہی بڑی مونچھوں والے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر خاور کی طرف دیکھا اور وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام خاور ہے اور میں دارالحکومت سے آیا ہوں۔ آپ الطا صاحب ہیں"...... خاور نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہو کہا۔

"جی ہاں میرا نام الطاف ہے تشریف رکھیئے"...... الطاف خاور کو غور سے دیکھتے ہوئے اور مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا خاور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اپنے آدمیوں کو باہر بھجوا دیں میں نے کچھ اہم باتیں کر ہیں"...... خاور نے کہا۔

"آپ کا کس محکمے سے تعلق ہے"...... الطاف نے کہا اس ساتھ ہی اس نے ان دونوں آدمیوں اور حساب کتاب کرنے والو کو باہر جانے کا اشارہ کر دیا اور وہ تینوں خاموشی سے باہر چلے گئے۔

"یوں ہی سمجھ لیجئے میں اس لئے آپ سے ملنے آیا ہوں کہ آپ میری ایک عزیزہ شمائلہ اور اس کے والدہ کی وسیع زرعی کوڑیوں کے بھاؤ خریدی ہے اور یہ کام زبردستی کیا گیا ہے۔ اور یہ بتا دوں کہ مجھے آپ وہ جواب دینے کی کوشش نہ کریں جو آپ

شمائلہ اور اس کی والدہ کو دیا تھا کہ آپ سے بدمعاشوں نے ڈبل رقم لی تھی اور اس کے بدلے میں یہ اراضی آپ کو دی گئی تھی"۔ ہاور کا لہجہ تلخ تھا۔

"آپ نے اپنا نام خاور بتایا ہے ناں"...... الطاف نے بھی تلخ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جی ہاں۔ میرا نام خاور ہے"...... خاور نے جواب دیا۔

"تو خاور صاحب میں نے یہ اراضی باقاعدہ قانونی طور پر خریدی ہے میرے پاس اس کے قانونی کاغذات بھی موجود ہیں اور آپ کی عزیزہ اور اس کی والدہ نے باقاعدہ مجھ سے سودا کیا۔ اس کی رقم تحصیلدار کے سامنے وصول کی اور اراضی میرے نام ٹرانسفر کرائی۔ میں اس کا قانونی مالک ہوں۔ اگر آپ کو کسی قسم کی شکایت ہے تو آپ عدالت میں چلے جائیں وہاں میرا وکیل تمام قانونی کاغذات پیش کر دے گا"...... الطاف نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ پرنس نامی آدمی کو جانتے ہیں"...... خاور نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میں کسی پرنس کو نہیں جانتا اور اب میں آپ کے سوال کا جواب نہیں دوں گا آپ اگر خود چل کر یہاں نہ آئے ہوتے تو پھر شاید آپ اپنے پیروں پر چل کر واپس نہ جا سکتے لیکن آپ خود چل کر آئے ہیں اور میری حویلی میں موجود ہیں اس لئے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ خاموشی سے واپس چلے جائیں ورنہ مجھے غصہ آگیا تو آپ کو اس کے عبرتناک نتائج بھگتنا ہوں گے"۔

الطاف نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ الطاف صاحب پھر ملاقات ہو گی اور یقیناً کسی ماحول میں ہو گی میں تو صرف اتمام حجت کر رہا تھا۔ ورنہ مجھے انگلیاں ٹیڑھی کرنی بھی آتی ہیں"...... خاور نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا او تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا باہر وہ دونوں آدمی موجود تھے خاور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کے پاس پہنچا اس نے کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اس کو اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے ایک چھو سا چپٹا پسٹل نکالا اور سیٹ بند کر کے اس نے پسٹل ہاتھ میں پکڑا اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سانس روکا اور پسٹل کو چاروں طرف گھما کر فائر کرنے شروع کر دیئے ۔ پسٹل میں سے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکل کر ادھر ادھر گرنے لگے اور چند لمحوں بعد ہی وہاں سفید رنگ کا دھواں سا پھیل گیا۔ خاور نے پسٹل واپس جیب میں لیا۔ وہ سانس روکے کھڑا تھا۔ وہ دونوں دیہاتی جو اس کے پاس پہنچے آئے تھے وہ برآمدے کے قریب موجود تھے وہ اب فرش پر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد دھواں غائب ہو گیا تو خاور نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ جب اسے محسوس ہوا کہ اب بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم ہو گئے ہیں تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور سیدھا اسی کمرے میں پہنچا۔ اس نے الطاف کو کرسی پر ہی بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا جب کہ وہاں موجود وہ تینوں افراد جو پہلے اندر موجود تھے اور خاور کے کہنے پر انہیں باہر بھیج دیا گیا تھا و

خاور کے کمرے سے باہر جانے کے بعد شاید واپس اندر چلے گئے تھے، بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ خاور نے الطاف کو گھسیٹ کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کمرے سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں آتے ہوئے راستے میں وہ ایک ویران کھنڈر نما عمارت دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ الطاف کو وہاں لے جا کر اس سے پوچھ گچھ کرے گا کیونکہ کسی بھی وقت اس کا کوئی حمایتی آسکتا تھا۔ اس نے الطاف کو کار کی عقبی سیٹ کے نیچے ٹھونس دیا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے موڑا اور تیزی سے حویلی سے باہر آکر واپس دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی اس گیس کے اثرات دو گھنٹوں بعد خودبخود ختم ہو جائیں گے اس لئے اسے حویلی میں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی فکر نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ویران کھنڈر نما عمارت میں پہنچ گیا۔ اس نے کار اس انداز میں روکی کہ اسے دور سے چیک نہ کیا جا سکے اور پھر کار کا عقبی دروازہ کھول کر اس نے بے ہوش الطاف کو کھینچ کر باہر نکالا اور اسے اٹھائے وہ ایک ٹوٹے ہوئے کمرے میں لے گیا۔ یہاں ایک ستون سلامت تھا۔ اس نے الطاف کو اس کے قریب فرش پر لٹایا اور واپس آکر اس نے کار کی فرنٹ سیٹ ہٹا کر نیچے موجود باکس میں سے رسی کا بنڈل اٹھایا اور ایک لمبی گردن کی شیشی نکال کر جیب میں ڈال لی اور سیٹ اور کار لاک کر کے وہ واپس اس

کمرے میں آگیا۔ اس نے الطاف کے جسم کو اٹھا کر اس ستون
ساتھ کھڑا کر کے بڑی مشکل سے اسے رسی کی مدد سے اس طر
باندھ دیا کہ اب الطاف کا ڈھلکا ہوا جسم نیچے نہ گر سکتا تھا۔ پھر
نے کوٹ کی جیب سے شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی
دہانہ اس نے الطاف کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی
ہٹائی، اس کے دہانے پر ڈھکن لگایا اور شیشی کو واپس جیب میں ڈال
لیا۔ چند لمحوں بعد الطاف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودا
ہونے لگے تو خاور نے رسی کی بندشوں کو اچھی طرح چیک کیا او
مطمئن ہو کر وہ کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد الطاف نے کراہتے ہو۔
آنکھیں کھولیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھا
رہی اور اس کا جسم پہلے کی طرح ڈھلکا رہا لیکن پھر اس کا شعور بیدا
گیا اور اس کے ساتھ ہی الطاف کے منہ سے کراہ سی نکلی اور اس
جسم تن گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ تم۔ تم
نے مجھے باندھا ہے" ..... الطاف نے پوری طرح ہوش میں آتے
بوکھلا کر کہا۔

"دیکھو الطاف مجھے معلوم ہے کہ تم اس پرنس کے صرف آلہ
ہو اس لئے میرے لئے تم چھوٹی مچھلی ہو اور میں چھوٹی مچھلیوں کا شـ
کرنے کا عادی نہیں ہوں اس لئے میں تمہیں آخری موقع دے
ہوں کہ تم اس پرنس کے بارے میں تفصیلات بتا دو ورنہ یہ

یعنی تو ایک طرف تمہاری لاش بھی ہفتوں تک دستیاب نہ
گی ..... خاور نے سرد لہجے میں کہا۔
تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا۔ میں بے ہوش کیسے ہو گیا
ہ۔ وہ میرے آدمی۔ وہ۔ یہ آخر کیسے ہو گیا" ..... الطاف کی ذہنی
بھی تک خراب تھی۔ اسے شاید یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ
ے ساتھ کیا ہوا ہے۔
یں نے تمہاری حویلی میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا
ی تھی اور پھر تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا ہوں۔ یہ جگہ تمہاری اس
یلی سے سینکڑوں میل دور ہے" ..... خاور نے جواب دیا۔
تم کون ہو۔ تم اپنی اصلیت بتاؤ" ..... الطاف نے اس بار نہ
رف سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا بلکہ اس نے اپنے آپ کو آزاد کرانے
ی بھی کوشش شروع کر دی تھی۔
جو میں نے کہا ہے تم اس کا جواب دو" ..... خاور نے کہا۔
یں نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہی درست ہے اس کے علاوہ
مجھے کچھ نہیں معلوم" ..... الطاف نے کہا۔
اوکے" ..... خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی طرف بنی ہوئی ایک خصوصی
یں سے ایک تیز دھار خنجر باہر نکال لیا۔
پہلے تو تمہیں اپنی ان مونچھوں کی قربانی دینی ہو گی کیونکہ مجھے
علاں لوگوں کے چہروں پر مونچھوں کی موجودگی پسند نہیں ہے۔

موچھیں غیرت کا نشان ہوتی ہیں لیکن تم بے غیرت لوگ
لئے تمہیں موچھیں رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے"...... خاور نے
ٹھنڈے لہجے میں کہا اور تیز دھار خنجر ہاتھ میں پکڑے وہ آگے
الطاف کے چہرے پر یکلخت انتہائی بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھر آ۔
"رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ تم مجھے کسی
دکھانے کا نہ چھوڑو گے۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"۔
نے یکلخت اس طرح ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا جیسے خاو
موچھیں کاٹنے کی بجائے اس کا گلہ کاٹنے کی دھمکی دے دی ہو۔
"بولو ورنہ جیسے ہی تمہاری زبان رکے گی میرا ہاتھ حرکت
جائے گا اور تمہاری موچھیں تمہارے قدموں میں پڑی ہوں
خاور نے سرد لہجے میں کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح کی مو
پالنے والے موچھوں کے بارے میں بے حد حساس ہوتے ہیں
لئے موچھوں کے خاتمے کی دھمکیاں ان کی زندگی جانے سے بھی
اہمیت رکھتی ہیں۔
"پرنس دارالحکومت میں رہتا ہے اس کا نام جیمز ہے۔ وہ
حال ہی میں کارمن سے آیا ہے۔ اس نے یہاں آکر کنگ کلب
لیا ہے۔ وہ منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ بھی کرتا ہے۔ اس
پورے دارالحکومت پر اپنا قبضہ کر رکھا ہے لیکن وہ کسی کے سا
نہیں آتا۔ صرف اس کا نام اور حکم چلتا ہے"...... الطاف کی ز
تیزی سے رواں ہو گئی۔ موچھیں کاٹنے کی دھمکی نے واقعی اس

اس بل نکال دیئے تھے۔
کہاں مل سکتا ہے۔ یہ بتاؤ"...... خاور نے کہا۔
مجھے نہیں معلوم۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آتا البتہ کنگ کلب
نی اس کا خاص آدمی ہے وہی سب معاملات کو ڈیل کرتا
نس انتہائی خوفناک آدمی ہے۔ وہ انسانوں کو مکھیوں کی
ار دیتا ہے"...... الطاف نے جواب دیا۔
تمہاری اس گروپ میں کیا اہمیت ہے"...... خاور نے پوچھا۔
مم۔ میں تو اس کا کارندہ ہوں۔ یہ اراضی جو میں نے
ہے صرف میرے نام ہے ورنہ اس کا تمام حساب کتاب اور
اس کے آدمی آکر لے جاتے ہیں"...... الطاف نے جواب دیا۔
اس اراضی میں ایسی کون سی بات ہے جس کی وجہ سے اس
نے اس قدر چکر چلا کر اراضی خریدی ہے"...... خاور نے پوچھا۔
اس اراضی سے ملحقہ پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں سنا ہے کہ اس کے
اور منشیات کے بڑے بڑے سٹور ہیں اور اس اراضی میں اس
ملحقہ وہ زیر زمین بڑے بڑے گودام بنانا چاہتا ہے۔ اپنا بڑا اڈا بنانا
ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس کا تعلق کارمن کے کسی بہت
وہ سے ہے اور وہ یہاں اس گروہ کا نمائندہ ہے اور اس طرح
ے پاکیشیا پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں"...... الطاف نے جواب

اوکے۔ تم نے اپنی موچھیں بھی بچالیں اور اپنی زندگی بھی لیکن

یہ بات سن لو کہ اگر تم نے اس گروہ کو میرے بارے میں کچھ
تو پھر تم پاتال میں چھپ کر بھی زندہ نہ بچ سکو گے ..... خاور
خنجر کو واپس کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ ویسے بھی اگر اسے معلوم ہو گیا کہ
نے تمہیں کچھ بتایا ہے تو وہ مجھے اور میرے خاندان کو ایک لمحے
ہلاک کر دے گا ..... الطاف نے کہا تو خاور نے اثبات میں
دیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور الطاف
حلق سے نکلنے والی چیخ سے یہ ٹوٹا پھوٹا کمرہ گونج اٹھا۔ الطاف کی
پر پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ خاور
رسی کھولی اور بے ہوش الطاف کو وہیں زمین پر ڈالا اور پھر
بنڈل بنا کر وہ اس کمرے سے نکل کر واپس اپنی کار میں آگیا۔
دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی
اڑی چلی جا رہی تھی۔

انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس کے آخری کونے میں
موجود بڑی سی جدید انداز کی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی
پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بلڈاگ کی طرح کا اور
پھیلا ہوا تھا۔ چہرے پر زخموں کے کئی مندمل شدہ آڑے ترچھے
نشانات موجود تھے۔ وہ چہرے مہرے سے ہی انتہائی سفاک اور بے
رحم آدمی نظر آتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ ساتھ تیز
چمک تھی۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ میز پر کئی رنگوں
کے فون سیٹ موجود تھے۔ یہ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کا سربراہ جونی تھا جو
اپنے آپ کو راک ہیڈ کہلواتا تھا۔ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کو منظر عام پر
آئے ہوئے ابھی صرف سات آٹھ سال ہی ہوئے تھے لیکن ان سات
آٹھ سالوں میں اس نے نہ صرف کارمن میں اپنا کنٹرول کر لیا تھا بلکہ
...یمیا اور ایشیا تک اس کی شاخیں اور نمائندے پھیلے ہوئے تھے۔

کہا جاتا تھا کہ اس سنڈیکیٹ کی سرپرستی پوری دنیا کے بڑے بڑے لارڈز کرتے تھے۔ یہ سنڈیکیٹ چونکہ اعلیٰ پیمانے پر بلیک میلنگ دھندہ بھی کرتا تھا اس لئے اس کے جال میں نہ صرف کارمن کے دیگر ممالک کے اعلیٰ سول اور فوجی حکام بھی پھنسے ہوئے تھے۔ وجہ تھی کہ اس سنڈیکیٹ کے خلاف کسی کو انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی تھی اور اس وقت ایک لحاظ سے کارمن میں تو حکومت ہی ریڈ ٹائیگر کی تھی۔ جونی ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے آہستہ آہستہ شراب پینے میں مصروف تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کے ایک بٹن پر انگلی رکھ دی۔

"یس"...... جونی نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رالف صاحب تشریف لے آئے ہیں"...... دوسری طرف منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"بھجوا دو"...... جونی نے کہا اور انگلی بٹن سے ہٹا کر دوبارہ بو منہ سے لگا لی۔ اس بار اس نے بوتل اس وقت منہ سے علیحدہ جب وہ پوری طرح خالی ہو گئی اور پھر اس نے انتہائی لاپرواہی بوتل ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اچھال دی۔ اسی لمحے درواز کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پ سلیٹی رنگ کا سوٹ تھا اندر داخل ہوا۔ چہرے مہرے سے یہ باوقار آدمی دکھائی دیتا تھا۔

"آؤ رالف بیٹھو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ورنہ مجھے بے شمار

م تھے۔ کیا ہوا ہے۔ تمہیں میری کیا ضرورت پڑ گئی ہے"...... جونی نے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا لیکن اس کے باوجود یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی بھیڑیا غرا رہا ہو۔

"میں تمہارے فائدے کے لئے آیا ہوں جونی۔ تم پہلے تو اطمینان سے میری بات سن لو پھر مزید بات ہو گی۔ درمیان میں بات نہ بولنا"...... رالف نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہارا ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ اس وقت شدید خطرے کی زد میں ہے"...... رالف نے کہا تو جونی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ بات اگر تمہاری بجائے کسی اور نے کی ہوتی تو اب تک وہ ... میں اتر چکا ہوتا"...... جونی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اس سے تم اس بات کی اہمیت سمجھ سکتے ہو۔ ... میری بات سنو۔ تم میرے دوست ہو گو میرا تمہارے سنڈیکیٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ مجھے ایسے کاموں میں کوئی دلچسپی ہے ... تم سے دوستی کی وجہ سے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم نے ... ایشیائی راجہ عزیز کے ذاتی جنرل سٹور پر اپنا کلب بنانے کے ... گیا تھا۔ اس کے دونوں بچوں کو ہلاک کر دیا اور اس کے

سٹور کو آگ لگا دی۔ انشورنس کمپنی والوں نے بھی تمہارے حکم
کاغذات میں ردو بدل کر کے اس کا کلیم ریجکٹ کر دیا اور وہ اور
کی کارمن بیوی شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے۔ پھر اس کے
ہمدردوں نے اسے ایک ہزار ڈالر تمہاری طرف سے دے کر اس سٹور
ملکیت تمہارے نام کرا دی اور انہیں پاکیشیا واپس بھجوا دیا"۔ رالا
نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو خاصی پرانی بات ہے۔ تمہیں آج یہ کیسے یاد آ گئی
اس آدمی نے حماقت کی کہ میرے احکامات تسلیم کرنے سے انکار
دیا اور مجھے تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ زندہ سلامت پاکیشیا چلا گیا ہے
میں بھی خاموش ہو گیا کہ چلو اب چلا گیا ہے تو چلا جائے ورنہ یہ
ہی نہیں سکتا کہ میرے مقابل آنے والا زندہ بچ کر چلا جائے"۔
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے سٹور کی جائیداد کی مالیت، اس کے سٹور میں سامان
مالیت، اس کے سٹور کی کاروباری ساکھ یہ سب ملا کر کم سے کم رقم
بنائی گئی ہے وہ ایک کروڑ ڈالر بنتی ہے۔ اس میں اس کی دونو
بچوں کی ہلاکت کا معاوضہ شامل نہیں ہے اور نہ ہی ان کو زخمی کر
کا معاوضہ شامل ہے۔ اگر تم اپنی جان اور اپنے سنڈیکیٹ کو
چاہتے ہو تو فوری طور پر ایک کروڑ ڈالر پاکیشیا اس راجہ عزیز کو
دو۔ اس کے لئے تمہارے پاس ایک ہفتے کی مہلت موجود ہے
اس کے بعد جو ہو گا اس کی ذمہ داری تم پر ہو گی اور یہ "تم تمہار

انتہائی معمولی حیثیت رکھتی ہے"۔ رالف نے کہا تو جونی کی
امیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ تم رالف۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا
ہے کہ تم یہ باتیں مجھ سے کر رہے ہو۔ کیا تمہیں میری اور میرے
سنڈیکیٹ کی حیثیت کا علم نہیں ہے۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ تم
اس قسم کی باتیں کرو"...... جونی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ میری باتیں سن کر تمہیں غصہ آ جائے گا۔ میں
اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا لیکن اتنی بات تم بھی
سال اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے کبھی کوئی غلط بات نہیں کی
تمہاری مجھ سے دوستی بہت طویل عرصے سے قائم ہے اور میں نے
تک تمہارے کاموں میں کبھی مداخلت نہیں کی لیکن جو کچھ میں
رہا ہوں وہ بالکل درست ہے۔ جیسے یہ بات درست ہے کہ اس
وقت میں تمہارے آفس میں بیٹھا ہوا ہوں"...... رالف نے جواب

"لیکن تم نے یہ کیا بات کہی۔ تم اچھی طرح مجھے اور میرے
سنڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہو۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ
ے ایک اشارے پر حکومتیں بدل سکتی ہیں اور نہ صرف کارمن
دنیا بھر میں جہاں بھی میں چاہوں سب کچھ کر سکتا ہوں اس کے
تم نے یہ باتیں کی ہیں کیوں کی ہیں"...... جونی نے کہا۔

"پاکیشیا میں ایک آدمی رہتا ہے جس کا نام علی عمران ہے وہ اپنے

آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سرو
کے لئے کام کرتا ہے اور بظاہر ایک لاابالی سا اور بے ضرر سا نوجوان
ہے لیکن یہ وہ شخص ہے جس سے پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز اور بڑی
بڑی مجرم تنظیمیں کانپتی ہیں۔ تمہارا یہ سنڈیکیٹ تو معمولی سی اہمیت
بھی نہیں رکھتا۔ اسرائیل، کارمن، گریٹ لینڈ، روسیاہ سب حکومتیں
اس نام کو سن کر بے اختیار کانپ جاتی ہیں۔ تم نے بلیک تھنڈ
نامی تنظیم کا نام سنا ہو گا۔ وہ بھی اب تک اپنے بے شمار سپر ایجنٹ
اس کے ہاتھوں مروا چکی ہے۔ یہ شخص دنیا کا خطرناک ترین انسان
سمجھا جاتا ہے یہ جس کے خلاف ہو جائے پھر اس کو قبر بھی جگہ نہیں
دیا کرتی اور یہ راجہ عزیز تمہاری بدقسمتی سے اس کا دوست ہے۔ اس
نے مجھے فون کیا اور مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا تو میں
اسے بتایا کہ تم میرے دوست ہو۔ تو اس نے مجھے کہا کہ میں تم
کہوں کہ وہ راجہ عزیز کو ایک کروڑ ڈالر فوراً بھجوا دے ورنہ
تمہارے اور تمہارے سنڈیکیٹ کے خلاف کام شروع کر دے گا
اس کے بعد جو کچھ ہو گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اس لئے میر
بات مان لو۔ میرے علاوہ اور کسی کو اس بات کا علم نہ ہو گا کہ
نے اسے معاوضہ دیا ہے اس طرح تم بھی بچ جاؤ گے اور تمہا
سنڈیکیٹ بھی"...... رالف نے کہا تو جونی کے چہرے پر ایک بار
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"تم مجھے ایک آدمی سے ڈرا رہے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ۔

رالف۔ میں نے اب تک تمہیں اور تمہاری باتوں کو بہت برداشت
کیا ہے لیکن اب معاملات میری برداشت سے باہر ہو گئے ہیں۔ اب
مزید ایک لفظ بھی نہ کہنا اور اٹھ کر چلے جاؤ۔ ورنہ میں سمجھوں گا تم
میری دوستی کے قابل نہیں ہو"...... جونی نے کاٹ کھانے والے
لہجے میں کہا۔
"اوکے۔ بہرحال سوچ لو اور اگر چاہو تو کسی ایسے آدمی سے اس
کے بارے میں معلومات بھی حاصل کر لینا جو ایسے لوگوں کو جانتا ہو پھر
کال کر دینا۔ میں تمہیں وہ پتہ بتا دوں گا جہاں تم نے رقم بھجوانی
ہے"...... رالف نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"تم مجھے اس عمران کا پتہ بتا دو اور بس"...... جونی نے کہا۔
"وہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہتا ہے۔ فلیٹ نمبر دو سو کنگ
روڈ۔ وہ وہاں اپنے باورچی کے ساتھ اکیلا رہتا ہے لیکن یہ سن لو کہ
تم خود چھیڑنے کی حماقت نہ کرنا ورنہ تمہیں رونے والا بھی باقی
نہ بچے گا"...... رالف نے سرد لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا
گیا۔ جونی کا دماغ بری طرح گھوم رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ رالف
کی دھجیاں اڑا دے لیکن نجانے کس طرح اس نے اپنے آپ پر قابو
پا لیا تھا کیونکہ رالف سے اس کی کافی طویل عرصے سے دوستی تھی اور
رالف نے اس کی مدد اس وقت کی تھی جب جونی کی کوئی شخصیت نہ
تھی اس لئے جونی نے اپنے آپ پر قابو پا لیا تھا۔ لیکن رالف کے جانے
کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے رکھے

ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس پر یکے بعد
دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس آرتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"راک ہیڈ بول رہا ہوں۔ پاکیشیا میں ہمارا کوئی سیٹ
ہے"...... جونی نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس وہاں خاصا بڑا سیٹ اپ قائم کر لیا گیا ہے۔ اس
انچارج پرنس جیمز ہے باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبا
لہجے میں کہا گیا۔

"تو ایک آدمی کا نام و پتہ نوٹ کرو اور جیمز کو میری طرف
حکم دے دو کہ وہ اس آدمی کو فوری طور پر ہلاک کرا کر رپور
بھجوائے اور سنو اسے کہہ دینا کہ یہ شخص انتہائی خطرناک سمجھا جاتا
اس لئے اسے کوئی مہلت دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک فلیٹ میں
رہتا ہے۔ بے شک فلیٹ تو کیا پوری بلڈنگ کو میزائلوں سے ا
دو۔ لیکن اس آدمی کو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے ورنہ اس پرنس
جیمز اور اس کے پورے گروپ کے لئے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیا جا
گا"...... جونی نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا
جونی نے عمران کا نام اور وہ پتہ بتا دیا جو رالف نے اسے بتایا تھا
پھر رسیور رکھ دیا۔

...ں نانسنس۔ مجھے ایک آدمی سے ڈرانے آیا تھا"...... جونی
...لا ے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر
...نے شراب کی ایک اور بوتل نکالی اور اسے کھول کر منہ سے لگا

عمران نے کار چوک سے کنگ روڈ کی طرف موڑی اور پھر بڑھتا چلا گیا۔ وہ اپنے فلیٹ پر جا رہا تھا کہ اچانک وہ ایک کار کو فلیٹ کے ساتھ سیڑھیوں کے قریب رکتے دیکھ کر چونک پڑا۔ نے اپنی کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ دوسرے لمحے کار میں سے دو باہر نکلے اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے اوپر چلے گئے۔ ان قدوقامت اور انداز کے ساتھ ساتھ ان کے ہاتھوں میں موجود ریوالور دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی پھر نیچے اتر کر وہ پیدل اپنے فلیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ ا سے کچھ فاصلے پر تھا کہ اس نے ان دونوں آدمیوں کو واپس سیڑھ اتر کر نیچے آتے ہوئے دیکھ لیا۔ کار میں دو مقامی آدمی موجود تھے

ان کو میزائل گن کی جھلک بھی دکھائی دی۔

فلیٹ پر تو تالا لگا ہوا ہے۔ نیچے آنے والوں میں سے ایک نے کار کے اندر بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

وہ کہیں گیا ہوا ہو گا۔ آ جائے گا۔ ہمیں انتظار کر لینا چاہئے۔ سے جواب دیا گیا۔ عمران اس لمحے ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ پھر ان کے قریب سے گزر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

اے مسٹر۔ رک جاؤ۔ اچانک ان میں سے ایک نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

جی۔ فرمایئے۔ عمران جو پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکا تھا۔ مڑتے ہوئے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا کیونکہ وہ دونوں سے چہرے سے ہی چھٹے ہوئے غنڈے لگ رہے تھے اور پھر نے اس طرح کھلے عام بھاری ریوالور اپنے ہاتھوں میں پکڑ رکھے جیسے انہیں کسی قسم کا خوف ہی نہ ہو۔

کون ہو تم۔ کیا نام ہے تمہارا۔ اس آدمی نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

جی۔ میرا نام سلیمان ہے اور میں باورچی ہوں جناب پارٹ ٹائم۔ یہاں فلیٹ پر ایک صاحب علی عمران رہتے ہیں۔ میں کھانا پکانے آتا ہوں۔ ویسے میں ہوٹل شیرٹن میں ملازم ہوں۔ صاحب مجھے بہت بھاری رقم دیتے ہیں اس لئے میں یہ پارٹ ٹائم آتا ہوں۔ آپ کون صاحبان ہیں۔ عمران نے بڑے

سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان سے خوفزدہ ہو اور یہ ساری بات بھی اس نے اس لئے بتائی تھی کہ اس کے پر اس وقت سوٹ تھا اور ظاہر ہے سوٹ پہننے والا اپنے آپ کو باور کہلواتا تو اس کی بات پر کوئی یقین ہی نہ کرتا اس لئے عمران نے آپ کو ہوٹل شیرٹن کا ملازم اور یہاں پارٹ ٹائم باورچی کہا تھا۔

"ہوں ہم بھی اس عمران سے ملنے آئے تھے لیکن اوپر تو تالا لگا ہ ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"وہ آوارہ گرد ٹائپ کے آدمی ہیں جناب کہیں گئے ہوئے ہو گے لیکن ابھی آجائیں گے۔ میرے پاس فالتو چابی ہوتی ہے۔ آپ چاہیں تو اندر بیٹھ کر انتظار کر سکتے ہیں۔ آپ معزز آدمی ہیں اس یہاں آپ کا باہر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں ہے پھر صاحب یہ کہیں کہ ان کے معزز مہمانوں کی میں نے عزت نہیں کی"...... عمران کہا۔

"ٹھیک ہے چلو تم تالا کھولو ہم آرہے ہیں"...... اس کہا۔

"جی صاحب"...... عمران نے کہا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر گیا اس نے مخصوص جگہ سے چابی نکالی اور تالا کھول دیا۔ اسے مع تھا کہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا ہو گا۔ اندر داخل ہو کر وہ تیزی سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا انہیں کوئی شک نہ ہو۔ سپیشل روم میں داخل ہو کر اس نے

ن تیزی سے وہاں سے گیس پسٹل نکالا اور پھر واپس آگیا۔ اسی لمحے اس نے چار افراد کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ وہ شاید کار کو سائیڈ پر کھڑا کر کے آرہے تھے اس لئے انہیں کچھ دیر ہو گئی تھی۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ چاروں اندر داخل ہوئے عمران نے ہاتھ میں موجود گیس پسٹل کا ٹریگر دبا کر خود سانس روک لیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے وہ چاروں اچھلے اور پھر اس طرح نیچے گرتے چلے گئے جیسے ان کے جسموں سے اچانک روحیں نکل گئی ہوں۔ عمران سانس روکے خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد اس نے سانس لیا اور پھر آگے بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور پھر سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آگیا۔ ان چاروں کی طرف سے اسے فکر نہ تھی کیونکہ جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا اس کی وجہ سے انہیں خود بخود ہوش کئی گھنٹوں کے بعد ہی آسکتا تھا۔ ان کی کار ایک سائیڈ پر موجود تھی۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک تار نکالی اور اس کی مدد سے کار کھول کر اس نے اندر جھانکا تو عقبی سیٹ کے نیچے ایک جدید انداز کی لیکن انتہائی طاقتور میزائل گن موجود تھی۔ عمران نے عقبی دروازہ کھولا اور پھر گن اٹھا لی اور اسے اٹھائے ہوئے وہ واپس سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ وہ چاروں راہداری میں ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے گن ایک کمرے میں میز پر رکھی اور ایک بار پھر وہ فلیٹ سے باہر آگیا۔ وہ ان کی کار کے قریب پہنچا اور کار سٹارٹ کر کے اسے فلیٹ کے

قریب لے آیا اور پھر اسے گیراج میں بند کر کے وہ ایک بار
سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس نے ایک ایک کر کے انہیں
کر سٹنگ روم میں کرسیوں پر ڈالا اور پھر سٹور روم میں جا کر اس
رسیوں کا بنڈل اٹھایا اور واپس آکر اس نے ان چاروں کو رسی کی
سے کرسیوں کے ساتھ جکڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے ان کی تلاشی
شروع کر دی لیکن ان کی جیبوں میں سوائے اسلحے کے اور کچھ نہ
البتہ ایک آدمی کی جیب سے اسے ایک چھوٹا سا کارڈ مل گیا جس
انگریزی حرف پی چھپا ہوا تھا اور نیچے پی الیون کے حروف درج تھے
اس نے کارڈ کو پلٹ کر دیکھا لیکن دوسری طرف سے کارڈ صاف تھا
اس نے کارڈ کو جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر وہ سپیشل روم
طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے اس مخصوص گیس کے تریاق
بوتل اٹھائی اور واپس آکر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا د
اس آدمی کی ناک سے لگا دیا جس کی جیب سے کارڈ نکلا تھا۔ چند لمحے
بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے ا
جیب میں ڈال لیا اور پھر کرسی گھسیٹ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔
لوگوں کو دیکھ کر اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ چاروں ہی
درجے کے بدمعاش ہیں لیکن اسے یہ بات سمجھ نہ آرہی تھی کہ
یہاں کیوں آئے ہیں۔ ویسے میزائل گن اور ان کا انداز دیکھ کر ا
یہ بات سمجھ آگئی تھی کہ یہ اسے ہلاک کرنے کے مشن پر آئے
بلکہ انہیں شاید یہ حکم بھی دیا گیا تھا کہ یہ اسے ہلاک کرنے کے

فلیٹ کو بھی میزائلوں سے اڑا دیں اس لئے وہ میزائل گن ساتھ لے
آئے تھے لیکن کس نے انہیں ہک کیا ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ
رہی تھی کیونکہ ظاہر ہے جو اسے جانتا ہو گا وہ کم از کم ان نچلے درجہ
کے بدمعاشوں کو اس کے خلاف کام کرنے کے لئے نہیں بھجوا سکتا
تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار
ہونا شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔
تھوڑی دیر تک تو اس کی آنکھوں میں گیس کے دباؤ کی وجہ سے دھند
سی چھائی رہی پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس نے پوری طرح ہوش
میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا
ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکتا تھا۔

کیا نام ہے تمہارا مسٹر پی الیون" عمران نے اس آدمی سے
مخاطب ہو کر کہا۔

اوہ اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم تو باورچی تھے۔ یہ کس طرح
۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میرا نام علی عمران ہے جسے تم ہلاک کرنے آئے تھے اور اپنے
تم فلیٹ اڑانے کے لئے میزائل گن بھی لے آئے تھے۔ مجھے صرف
بتا دو کہ تمہیں کس نے اس کام پر مامور کیا ہے کیونکہ تم جیسے تھرڈ
بدمعاشوں کو بھیجنے والا بھی یقیناً کوئی تھرڈ کلاس بدمعاش ہی
عمران نے کہا۔

تو تم ہو علی عمران۔ کاش چیف ہمیں تمہارا حلیہ بتا دیتا تو پھر

میں دیکھتا کہ تم کس طرح ہمارے ہاتھوں سے بچ سکتے تھے"۔ آدمی نے سرد لہجے میں کہا وہ اب خاصا سنبھل چکا تھا۔

"اچھا تو تمہارا کوئی چیف بھی ہے۔ ویری گڈ۔ پھر تو تمہارا تعا کسی تنظیم سے ہے۔ کس تنظیم سے ہے"...... عمران نے مسکرا ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا اور سنو ہمیں چھوڑ دو کسی بھی لمحے تم اپنے فلیٹ سمیت ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاؤ گے ہم نے فوری طور پر چیف کو رپورٹ نہ دی تو وہ دوسرا گروپ دے گا"...... اس آدمی نے کہا۔

"چلو تم اپنا نام تو بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام بوش ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اب چیف کا نام اور تنظیم کا نام بھی بتا دو"...... عمران کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں چھوڑ دو اور خود اس ملک سے بھاگ جاؤ ورنہ تم بہرحال زندہ نہ رہ سکو گے"...... بوش نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے خاصی طاقتور اور وسیع تنظیم تمہاری۔ اب تو تمہیں سب کچھ بتانا ہو گا"...... عمران نے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار باہر کھینچا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما تو کمرہ بوش کے ح سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ پھر اس سے پہلے کہ بوش کے ح

دوسری چیخ نکلتی عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار بوش کا نتھنا بھی کٹ گیا۔

"اب تم سب کچھ بتا دو گے"...... عمران نے خون آلود خنجر کو اطمینان بھرے انداز میں بوش کے لباس سے صاف کرتے نے کہا۔ جب کہ بوش کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ عمران نے خنجر واپس جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی والی رگ پر مار دیا۔ بوش کے حلق سے یکے بعد دیگرے کئی ناک چیخیں نکلیں۔ اس کی حالت خاصی خراب ہو گئی تھی۔

"یہ تو صرف ابتدا ہے بوش دوسری ضرب کے بعد تمہیں خود ہی ہو جائے گا کہ عذاب کسے کہتے ہیں اس لئے جو پوچھ رہا ہوں وہ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پپ پانی۔ پانی دو۔ پانی" بوش نے بمشکل رک رک لیکن عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار بوش کا پورا اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اس کو رعشہ ہو گیا ہو۔ اس چہرہ تر ہو گیا۔ آنکھیں پھٹ کر حلقوں سے باہر نکل آئیں اور طرح مسخ ہو گیا۔ اس نے اس طرح سانس لینا شروع کر دیا آخری سانسیں ہوں۔ عمران اٹھا اور کمرے سے باہر نکل اس نے فریج سے پانی کی ایک بوتل نکالی اور واپس آ کر بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل بوش کے منہ سے لگا دی۔ بوش

اس طرح پانی پینے لگا جیسے صدیوں کے پیاسے کو اچانک پانی
جائے۔ وہ غٹاغٹ پانی پیتا چلا جا رہا تھا۔ جب بوتل میں موجود آدھ
سے زیادہ پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران نے بوتل ؛
اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی۔ بوش
بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس کی انتہائی خستہ
خاصی حد تک سنبھل گئی تھی۔

"تمہارے پاس آخری چانس ہے۔ اب تیسری ضرب کے
تمہارا ذہن ماؤف ہو جائے گا اور تم لاشعوری طور پر سب کچھ
گے۔ لیکن پھر چونکہ تمہارا ذہن درست نہ ہو سکے گا اس لئے
مجھے تمہیں گولی مارنی پڑے گی۔ جب کہ میں چاہتا ہوں کہ
زندہ واپس بھجوا دوں کیونکہ میں تم جیسے تھرڈ کلاس غنڈوں کے
سے اپنے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا"...... عمران نے کہا اور ایک
ضرب لگانے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ انتہائی ہولناک
ہے۔ رک جاؤ"...... اس بار بوش نے ہذیانی انداز میں چیختے
کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق پرنس سنڈیکیٹ سے ہے۔ میرا نمبر پی ایون
میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ کنگ روڈ کے فلیٹ
رہنے والے علی عمران نامی آدمی کو ہلاک کر دیا جائے اور چاہے

ے اس کا فلیٹ کیوں نہ میزائلوں سے اڑا دیا جائے اسے ہر
ت میں ہلاک ہونا چاہئے اس لئے ہم یہاں آئے تھے لیکن فلیٹ پر
ا: وا تھا پھر تم آ گئے"...... بوش نے کہا۔

"یہ پرنس کون ہے۔ کہاں رہتا ہے اور یہ سنڈیکیٹ کیا کرتا ہے۔
یل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"پرنس کا اصل نام جیمز ہے۔ وہ پرنس جیمز کہلاتا ہے۔ سنا ہے کہ
ن کا رہنے والا ہے۔ اس نے یہاں بے پناہ دولت خرچ کر کے
لیٹ بنایا ہے۔ وہ انتہائی سفاک اور بے رحم آدمی ہے لیکن اتنا
فیاض بھی ہے۔ وہ کام کرنے والوں کو اس قدر معاوضے دیتا ہے
اس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا اس لئے دارالحکومت کے بڑے
ے غنڈے اس کے سنڈیکیٹ میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ منشیات
اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے اور اس کا نیٹ ورک پورے
الحکومت میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ یہاں کے اعلی حکام کو بھی بلیک
یل کرتا ہے اس لئے کوئی اس پر ہاتھ نہیں ڈالتا"...... بوش نے

"کب سے یہ سنڈیکیٹ کام کر رہا ہے یہاں"...... عمران نے
وچھا۔

"چیف تو یہاں چار پانچ سال سے کام کر رہا ہے لیکن سنڈیکیٹ
ے مل کر کام ایک سال سے کرنا شروع کیا ہے ہم سنڈیکیٹ کے
سیکشن سے تعلق رکھتے ہیں ہم سب پیشہ ور قاتل ہیں۔ بوش

نے کہا۔

"یہ پرنس جیمز رہتا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کسی کے سامنے نہیں آتا۔ اس کا صرف نام اور حکم چلتا ہے۔ اسے کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ اس کے قریبی آدمی بھی اسے نہیں جانتے"۔ بوش نے جواب دیا۔

"تمہیں کس نے آرڈر دیا تھا اور تم نے کسے رپورٹ دینی تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹونی نے۔ وہ کنگ کلب کا مینجر ہے وہ پرنس جیمز کا نمبر ٹو ہے۔ وہی ہمارا باس ہے"...... بوش نے جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے یہ ٹونی"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ کنگ کلب میں ہوتا ہے اس سے زیادہ تفصیل کا علم نہیں ہے"...... بوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے رپورٹ فون پر دینی تھی یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے پوچھا۔

"میں خود جا کر اسے رپورٹ دیتا ہوں۔ وہ فون یا ٹرانسمیٹر کی کال نہیں سنتا۔ مجھے بھی اس کے پاس جانے کے لئے خصوصی کوڈ دوہرانے پڑتے ہیں"...... بوش نے جواب دیا۔

"جب وہ ایک کلب کا مینجر ہے تو پھر وہ کیسے کسی سے ملتا"۔ عمران نے کہا۔

"ہمارا کام اس کے اسسٹنٹ کرتے ہیں۔ اس کا آفس کنگ کلب کے تہہ خانوں میں ہے۔ وہ خود صرف خاص آدمیوں سے ملتا ہے اور وہاں بھی قدم قدم پر پہرے دار ہیں اور باقاعدہ کوڈ دوہرانے پڑتے ہیں پھر ملاقات ہوتی ہے"...... بوش نے جواب دیا۔ دو ضربیں کھانے کے بعد وہ اس طرح جواب دے رہا تھا جیسے اپنے چیف کو رپورٹ دے رہا ہو۔

"تم کیا کوڈ دوہراتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"پی الیون کوڈ اور کارڈ دیتا ہوں۔ کارڈ کسی خاص مشین میں چیک کیا جاتا ہے پھر اجازت ملتی ہے"...... بوش نے جواب دیا۔

"کیا وہ بھی کارمن باشندہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ کافرستانی ہے"...... بوش نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اس کا نمبر کیا ہے۔ میرا مطلب ہے جیسے تمہارا نمبر پی الیون ہے اس کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ اس سے یہ پوچھ سکے"...... بوش نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اصل چیف پرنس جیمز ہے"...... عمران نے کہا۔

"سب جانتے ہیں۔ ٹونی خود بھی یہی کہتا ہے کہ یہ حکم پرنس جیمز

کا ہے"۔۔۔ بوش نے جواب دیا۔
"اس کا حلیہ کیا ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا تو بوش نے
دیا۔
"او کے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ دوسرے کمرے
اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی
ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بار
دیتے ہوئے کہا۔
"یس باس ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ تھوڑی دیر
کر لی گئی اور ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"میں گرین وڈ ہوٹل میں ہوں باس۔ اوور"۔۔۔
جواب دیا۔
"کسی پرنس جیمز اور اس کے سنڈیکیٹ کے بارے
ہو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"یس باس گزشتہ ایک دو سالوں سے یہ سامنے آیا ہے
کا کاروبار منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ ہے۔ ویسے تھرڈ کلاس
پر مشتمل ہے یہ۔ اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اس کا چیف پرنس جیمز کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔
عمران نے پوچھا۔

نے ابھی تک تو اس طرف توجہ نہیں دی کیونکہ میرے
ے یہ تھرڈ کلاس لوگ ہیں ایسے تو کئی سنڈیکیٹ یہاں کام
تے ہیں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں کیا کوئی خاص بات
ہے۔ اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
اس سنڈیکیٹ کے چار غنڈے جو پیشہ ور قاتل ہیں اور جن
لوئی بوش ہے مجھے ہلاک کرنے اور میرے فلیٹ کو میزائل
ے اڑانے آئے تھے۔ یہ تو اتفاق تھا کہ جب وہ فلیٹ پر پہنچے تو
نہیں تھا اور میں بھی اس وقت وہاں پہنچا تھا اس لئے
انہیں کور کر لیا۔ اس بوش نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق
سنڈیکیٹ سے ہے اور پرنس جیمز کسی کے سامنے نہیں آتا
نام اور حکم چلتا ہے اور وہ کارمن باشندہ ہے جبکہ
قتل کا ٹاسک کنگ کلب کے مینجر ٹونی نے انہیں دیا ہے
ٹونی کافرستانی قومیت کا آدمی ہے انتہائی خفیہ رہتا ہے اور نہ
اٹنڈ کرتا ہے اور نہ ٹرانسمیٹر۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔
جانتا ہوں اس ٹونی کو یہ آٹھ سال پہلے کافرستان سے آیا تھا
کیا۔ یہ بھی پیشہ ور قاتل ہے اور یہ بھی اس پرنس
سے منسلک ہے لیکن اس سے پہلے تو کبھی اس نے ایسا کام
آپ جیسے آدمی کے خلاف کام کرے۔ یقیناً اسے کسی اور
دیا ہو گا۔ آپ حکم دیں تو اس ٹونی سے معلوم کروں۔
ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم اس تک پہنچ سکتے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ویسے تو میں کبھی اس کے پاس نہیں گیا لیکن ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔ آپ حکم دیں کیا کرنا ہے۔ آپ کے حکم کی ہر میں تعمیل ہو گی۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"او کے تم کنگ کلب پہنچو میں خود وہیں آ رہا ہوں۔ میں ٹونی سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ حکم دیں تو میں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں اتنے لمبے چوڑے کھڑاگ کی ضرورت نہیں باتیں ہی معلوم کرنی ہیں وہیں کر لوں گا۔ اوور"...... عمران کہا۔

"او کے باس۔ آپ آ جائیں میں وہاں موجود ہوں گا۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر نے اسے الماری میں رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ یہاں میرے فلیٹ پر موجود ہیں۔ یہ لوگ مجھے ہلاک کرنے آئے تھے اور میں نہیں چ

انہیں یہاں ہلاک کروں کیونکہ پھر سلیمان کو سارا فلیٹ دھونا پڑ جاتا ۔ تم جوانا کے ساتھ آؤ اور انہیں اٹھا کر رانا ہاؤس لے جاؤ اور پھر ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینا"۔ عمران

یں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور اور واپس سٹنگ روم میں آگیا۔ بوش ہوش میں تھا جب کہ باقی طرح بے ہوش تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ بوش کچھ کہتا عمران کا جلی کی سی تیزی سے گھوما اور بوش کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ار ضرب سے اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کی گردن گئی۔ اسی لمحے عمران کو بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو گیا کہ سلیمان آیا ہے۔ عمران سٹنگ روم میں آگیا۔ سلیمان یں شاپنگ بیگ اٹھائے اندر آ رہا تھا۔

سلیمان سٹنگ روم میں چار آدمی موجود ہیں۔ یہ مجھے ہلاک نے اور فلیٹ کو میزائل سے اڑانے آئے تھے۔ میں نے انہیں بے کے باندھ دیا ہے۔ جوزف کو میں نے بلایا ہے وہ جوانا کے انہیں لے جائے گا۔ میزائل گن بھی وہاں پڑی ہوئی ہے اور نیلے رنگ کی کار بھی باہر موجود ہے۔ جوزف کو کہہ دینا وہ یہ کار بھی لے جائے گا۔ اسے کہہ دینا کہ کار کو کسی ویران یں چھوڑ دے"...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا ہان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

اوہ اوہ۔ یہ کون ہیں اور آپ نے کس طرح ان چاروں پر لیا"۔۔۔۔ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آخر تمہارے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال کھاتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر وہ اپنے کمرے میں داخل ہو کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ آیا تو اس نے لباس تبدیل کر لیا تھا۔ عمران نے سلیمان کو دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

خاور نے کار کنگ کلب کے مین گیٹ سے ہٹ کر ایک طرف روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ کلب سے باہر آنے والے اور کلب میں جانے والے سب افراد انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے نظر آ رہے تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ عورتوں کے لباس، ان کے اطوار دیکھ کر ہی دور سے معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ تھرڈ کلاس طوائفیں ہیں۔ خاور ہونٹ بھینچے دروازہ کھول کر ہال میں پہنچا تو وہاں منشیات کے غلیظ دھوئیں کے ساتھ ساتھ سستی شراب کی تیز بو بھی پھیلی ہوئی تھی۔ ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب لوگ اونچی آواز میں باتیں کرنے میں مصروف تھے البتہ ہال کے چاروں کونوں میں چار آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے ہوئے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں باقاعدہ اس بات کا لائسنس حکومت کی طرف سے دیا

گیا ہو کہ وہ جسے چاہیں گولی مار دیں انہیں کوئی پوچھنے والا گا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نیم عریاں میں ملبوس عورت اور ایک لحیم و شحیم پہلوان نما آدمی کھڑا تھا ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھی جبکہ وہ پہلوان نما غنڈ نے تیز سرخ رنگ کی ہاف آستینوں والی شرٹ پہن رکھی تھی دونوں بازو باندھے اس طرح کھڑا تھا جیسے کوئی نامور پہلوان میں فاتحانہ انداز میں کھڑا ہو۔ خاور کو کاؤنٹر کی طرف بڑھتے اس پہلوان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دور سے ہی نمایار آنے لگے کیونکہ خاور اپنے لباس اور انداز میں یہاں موجود افرا یکسر علیحدہ نظر آتا تھا۔

"میرا نام خاور ہے اور میں نے مینجر ٹونی سے ملنا ہے"۔۔ نے کاؤنٹر کے قریب جا کر اس پہلوان نما غنڈے سے مخاطب کہا۔

"سوری جناب۔ باس کسی سے نہیں ملتے۔ آپ کو جو کام ہے اسسٹنٹ مینجر سے مل کر کرا سکتے ہیں"۔۔۔۔ اس غنڈے نے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا انداز قدرے مؤدبانہ

"ٹونی ہے اپنے آفس میں بھی یا باہر گیا ہوا ہے"۔۔۔۔ خاور پوچھا۔

"وہ اپنے خصوصی آفس میں ہیں اور وہاں تک کوئی نہیں اور نہ کسی کو جانے کی اجازت ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں

آپ کو کیا کام ہے"۔۔۔۔۔ اس کاؤنٹر مین نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس کا یہ خصوصی آفس کہاں ہے تم صرف آفس بتا دو مل میں خود لوں گا"۔۔۔۔۔ خاور نے پہلے کی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں مسٹر خاور کہ اگر تمہیں کوئی کام ہے تو اسسٹنٹ مینجر سے مل لو ورنہ واپس چلے جاؤ پھر تم اپنے قدموں پر چل کر نہ جا سکو گے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے سوالوں کے جواب دیتا رہوں"۔۔۔۔۔ اس بار اس کاؤنٹر مین نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں بھی تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں مچھر کی اولاد کہ ٹونی کے آفس کے بارے میں بتا دو ورنہ تمہارا یہ پلا ہوا جسم کیڑے کھا رہے ہوں گے"۔۔۔۔۔ خاور کا لہجہ بھی یکلخت بدل گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم جیکی کے ساتھ اس لہجے میں بات کرو"۔۔۔۔۔ اس کاؤنٹر مین نے یکلخت انتہائی گرجدار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کاؤنٹر کی سائیڈ سے باہر نکلا۔ اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا۔ اس کی گرجدار آواز کی وجہ سے ہال میں یکلخت سکوت سا چھا گیا تھا اور سب لوگ اس طرف متوجہ ہو گئے تھے لیکن خاور ویسے ہی اطمینان سے کھڑا تھا۔ جیکی نے کاؤنٹر سے باہر نکلتے ہی بجلی کی سی تیز رفتاری سے بازو گھمایا۔ خاور نے بڑے اطمینان سے اس کے گھومتے ہوئے بازو پر ہاتھ ڈالا اور پھر پلک جھپکنے

سے بھی کم عرصے میں ہال جیکی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے جیکی ہوا میں قوس کی صورت میں اڑتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے میز پر گرا اور پھر اسے توڑتا ہوا میز سمیت نیچے زمین پر جا گرا۔ میز کے گرد بیٹھے ہوئے چار آدمی چیختے ہوئے پیچھے ہٹے تو وہ بھی ساتھ ہی نیچے گر گئے جبکہ خاور ویسے ہی اطمینان سے کھڑا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ دھماکے کی گونج ختم ہوتی ہال ریٹ ریٹ کی آوازوں اور تیز انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور سامنے کونے میں کھڑے دو مشین گن بردار چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ بھی خاور کی تھی۔ اس کے ہاتھ میں اب مشین پسٹل موجود تھا

"اب اگر کسی نے اسلحہ چلانے کی کوشش کی تو پورا ہال اڑا دوں گا"...... خاور نے چیخ کر کہا اور ہال میں موجود افراد کے رنگ زرد پڑ گئے۔ جیکی نیچے گرنے کے بعد پھر اٹھ ہی نہ سکا تھا اور دو مشین گن بردار جو فائرنگ کے نتیجے میں گرے تھے۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔

"تم کون ہو اور تم نے یہ فائرنگ کیوں کی ہے"...... اچانک ایک دروازے سے ایک آدمی نے جھپٹ کر باہر نکلتے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں مینجر ٹونی سے ملنا چاہتا ہوں لیکن یہ مچھر کی اولاد سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہا تھا"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے ساکت

پڑے ہوئے جیکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں ملواتا ہوں مینجر ٹونی سے"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے بلواؤ یہاں سمجھے۔ ورنہ"...... خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں نہیں آ سکتا۔ میرے ساتھ آؤ میرا نام جانی ہے اور میں اسسٹنٹ مینجر ہوں"...... جانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہال کی طرف مڑا۔

"لاشیں غائب کر دو اور جیکی کو اٹھا کر کلب سے باہر پھینک دو اور اسے کہہ دینا کہ اب اگر اس نے کلب میں قدم رکھا تو اسے گولی مار دی جائے گی"...... جانی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا اور خاور خاموشی سے اس کے پیچھے مڑا لیکن وہ خاصا چوکنا نظر آ رہا تھا۔

"آ جاؤ مسٹر"...... جانی نے کافی آگے جا کر مڑتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری کے آخر میں دیوار تھی لیکن اس جانی نے دیوار پر ایک جگہ ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی اور خاور نے دیکھ لیا کہ یہ لفٹ تھی۔ جانی کے ساتھ وہ اندر داخل ہوا تو دیوار سامنے برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لفٹ نیچے اترتی چلی گئی۔

"تمہارا تعلق پولیس سے ہے یا فوج سے"...... جانی نے کہا۔

"نہ پولیس سے نہ فوج سے۔ میں نے ذاتی حیثیت سے ٹونی سے

ملتا ہے اور میرا نام خاور ہے"...... خاور نے جواب دیا۔ اسی لمحے لفٹ رک گئی تو جونی نے سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ اب سامنے ایک طویل راہداری تھی جس میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ جانی نے اس دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے ہک کیا گیا ایک فون پیس اتارا اور اس پر کئی بٹن پریس کر دیئے۔ خاور اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"جانی بول رہا ہوں باس۔ مسٹر خاور آپ سے ملنے آئے ہیں۔ میں انہیں ہال سے لے آیا ہوں"...... جانی نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نہ ان کا تعلق پولیس سے ہے اور نہ فوج سے وہ ذاتی حیثیت سے آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... جانی نے دوسری طرف سے بات سن کر جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس باس"...... جانی نے کہا اور رسیور کو اسی ہک میں ڈال کر وہ خاور کی طرف مڑا۔

"مسٹر خاور اپنا اسلحہ باہر آدمی کو دے دیں واپسی پر آپ کو مل جائے گا"...... جونی نے خاور سے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور جونی کو دے دیا۔ جونی نے مشین پسٹل راہداری میں موجود آدمی کی طرف اچھال دیا پھر

ل دبا کر کھولتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گیا۔ خاور اس کے
داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی
یچھے ایک بگڑے ہوئے چہرے کا مالک درمیانے جسم کا آدمی
تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ اس کی نظریں جانی کے ساتھ
ے والے خاور پر جمی ہوئی تھیں۔ میز کے علاوہ سائیڈوں پر
تھے۔ ایک طرف ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں رکھی
ں جبکہ ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا شارٹ سرکٹ ٹی وی موجود
خاور اس ٹی وی کی سکرین کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا
ں سکرین پر کلب ہال کا منظر نظر آ رہا تھا لیکن اس میں آواز نہ

باہاؤ جانی"...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا
نے یس باس کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
ا نام ٹونی ہے اور میں اس کلب کا مینجر ہوں۔ مجھے افسوس
تمہیں مجھ تک پہنچنے میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا"۔
ے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے قدرے طنزیہ لہجے میں

مجھے تو کوئی دشواری نہیں ہوئی البتہ تمہارے آدمیوں کو ضرور
ں ہوئی ہے۔ میرا نام خاور ہے"...... خاور نے بڑے ٹھنڈے
ں کہا اور مصافحہ کر کے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں میز
ں طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جونی نے مجھے بتایا کہ تم نے اسے کہا ہے کہ تمہارا تعلق پو
یا فوج سے نہیں ہے لیکن تمہارا نشانہ تمہارے لڑنے کا انداز جو
یہاں بیٹھے دیکھ چکا ہوں اور تمہارا قدوقامت یہ سب کچھ بتا رہا
تمہارا تعلق بہرحال فوج سے نہیں تو پولیس کے کمانڈو سیکشن
ہے"...... ٹونی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں کسی زمانے میں ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرتا رہا
لیکن پھر میں نے ملازمت چھوڑ دی تھی اور آج کل بزنس کرتا ہو
جہاں تک تمہارے آدمیوں کا تعلق ہے تو یہ لوگ انتہائی تھرڈ کلا
غنڈے ہیں ان کی بات چھوڑو"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے
تو ٹونی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک لمحے کے لئے اس
چہرے پر غصے کا شعلہ سا بھڑکا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو
لیا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ تم مجھ سے کیوں ملنا چا
تھے"...... ٹونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کسی پرنس جیمز نامی آدمی کے جو
سنڈیکیٹ کا چیف باس ہے خاص آدمی ہو اور تم لوگوں نے
ایک عزیزہ مس شمائلہ اور اس کی والدہ کی شام پور میں اراضی
پہاڑی علاقے کے ساتھ ملحقہ ہے جبراً تشدد اور دھمکیوں کی بنا پر
زمیندار الطاف کے نام کرا دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ
زمین میری عزیزہ کو واپس کر دو اور بس"...... خاور نے بڑے

لہجے میں کہا۔

"کون الطاف۔ میں تو کسی الطاف کو نہیں جانتا اور نہ ہم کسی
زبردستی کوئی اراضی لیتے ہیں اور نہ یہ ہمارا دھندہ ہے"...... ٹونی
نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں چونک پڑنے کا تاثر
اس قدر نمایاں تھا کہ خاور سے چھپا نہ رہ سکا۔

"یہ پرنس جیمز کہاں ملے گا"...... خاور نے کہا۔

"پرنس جیمز ایک فرضی نام ہے جسے صرف لوگوں پر رعب ڈالنے
کے لئے اختیار کیا گیا ورنہ اس نام کا کوئی آدمی پاکیشیا میں نہیں
ٹونی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس سنڈیکیٹ کے کرتا دھرتا تم ہو"۔ خاور
کہا۔

"میں صرف اس کلب کا مینجر ہوں اور بس۔ اس سے زیادہ نہیں
جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ سب غلط ہے اس لئے اب تم جا سکتے
ٹونی نے کہا۔

"سوچ لو مسٹر ٹونی۔ تمہیں یہ جواب مہنگا پڑے گا"...... خاور
اٹھتے ہوئے کہا۔

"کتنا مہنگا"...... ٹونی نے خاور کا مذاق اڑانے کے انداز میں کہا۔

"تمہارا یہ کلب میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ تمہیں اور
سنڈیکیٹ کے تمام افراد کی لاشوں کی باقاعدہ نمائش لگائی جا
ہے"...... خاور نے اس طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا جیسے

وہ دھمکی دینے کی بجائے ٹونی کو کوئی لطیفہ سنا رہا ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم زندہ نہیں رہنا چاہتے۔ ٹھیک ہے ہی سہی"...... ٹونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ کی سی تیزی سے اونچا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا' دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک دھم سے ٹی وی سکرین پر پوری قوت سے ٹکرایا اور ایک دھماکے ساتھ سکرین ریزہ ریزہ ہو گئی۔ یہ سب کچھ اس قدر برق رفتاری ہوا تھا کہ ٹونی جیسے سکتے کے عالم میں بیٹھا کا بیٹھا رہ گیا تھا دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم میں اٹھتا ہوا اور ایک قلابازی کھا کر کمرے کے درمیان فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ایک دھماکے سے گرا۔ ٹونی کے حلق سے چیخ نکل تھی لیکن خاور جانتا تھا کہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کی وجہ سے اس آواز باہر نہ جا سکے گی اس لئے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں ساری کارروائی کر رہا تھا۔ نیچے گر کر ٹونی نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کوشش کی لیکن خاور کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی ٹونی کنپٹی پر لات کھا کر ایک بار پھر چیخا اور اس کے ساتھ ہی اس جسم جھٹکا لے کر ساکت ہو گیا۔ خاور بڑے اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک ک دیا۔

"تم نے ٹی وی سکرین پر مجھے حرکت کرتے دیکھ بھی لیا تھا پھر

ی پن کا مظاہرہ کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی تھرڈ ی ہو"...... خاور نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹونی صوفے کی کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کا کوٹ اس نے ی طرف سے کافی نیچے کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اس تلاشی لی لیکن جیبوں میں کوئی چیز نہیں تھی۔ وہ واپس نے وہ پسٹل اٹھا لیا جس نے ٹی وی کی سکرین توڑ دی پسٹل اٹھا کر ٹونی کی طرف مڑا۔ اس نے پسٹل جیب میں رسی اٹھا کر وہ ٹونی کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں اس کا منہ اور ناک بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب ٹونی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا بعد ٹونی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"ٹونی کہاں ہے وہ پرنس جیمز"...... خاور نے ٹونی سے کہا۔

تم نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ تم اب نہیں بچ سکتے۔ تم ی طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے اور اپنے بازو شت کی طرف نیچے اترے ہوئے کوٹ کو اوپر اٹھانے کی تے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ اپنی دونوں کوششوں میں

جواب نہیں دیا ٹونی"...... خاور نے کہا اور اس کے ا بازو گھوما تو کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا اور

ٹونی چیختا ہوا سائیڈ کے بل نیچے گرا اور پھر وہ ایک جھٹکے
تھا کہ خاور کا دوسرا بازو گھوما اور اس بار ٹونی کے دوسر
زوردار تھپڑ پڑا اور ایک بار پھر وہ چیختا ہوا دوسرے پہلو پر
بار خاور نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر سیدھا بٹھا دیا
دونوں گالوں پر خاور کے ہاتھوں کے نشانات واضح طور پر
تھے جبکہ ٹونی کے منہ کے کونوں اور ناک کے نتھنوں
رسنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"تم۔ تم ٹونی کو اس کے آفس میں مار رہے ہو۔ تم کتے
مرو گے"...... ٹونی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے
نے جیب سے ٹونی کا ہی پسٹل نکالا اور پھر اس نے دوسرے
اس کا سر پکڑا اور دوسرے لمحے پسٹل کی نال ٹونی کے ایک
گھستی چلی گئی اور ٹونی کے حلق سے اس طرح چیخیں نکلنے
اس کی روح ناک کے دوسرے نتھنے سے جبراً کھینچ کر نکالی جا
خاور نے پسٹل واپس کھینچا اور اس کی نال پر لگ جانے
اس نے بڑے اطمینان سے ٹونی کے لباس سے صاف کیا
وہ نتھنا پھٹ گیا تھا اور ٹونی مسلسل چیخ رہا تھا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ درست جواب دو"......
انتہائی ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ نہیں بتاؤں گا میں۔ نہیں بتاؤں گا"......
ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو خاور نے پسٹل کی نال

تھنے میں زبردستی گھسیڑ دی اور اک بار پھر کمرہ ٹونی کی چیخوں
اٹھا۔ خاور نے پھر نال واپس کھینچی اور اسے ٹونی کے لباس
نا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح اطمینان بھرے انداز میں
تھا جیسے اسے کسی قسم کی نہ ہی جلدی ہو اور نہ کسی قسم
کا دوسرا نتھنا بھی پھٹ چکا تھا اور اب ٹونی کی پیشانی پر
ابھر آئی تھی۔

ٹونی اب بھی بتاؤ گے یا نہیں"...... خاور نے کہا اور اس
اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پسٹل کا
ے مار دیا اور اس بار ٹونی کی حالت اس قدر خراب ہو
ں کے پورے جسم کو کسی نے تیز آرے سے کاٹ ڈالا
ا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

پ۔ پانی۔ پانی"...... ٹونی نے رک رک کر کہا اور
ی واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔

نہ د کچھ نہیں ملے گا۔ بولو جواب دو ورنہ"...... خاور نے
لہجے میں کہا۔

وہ ا ڈولیم کے نام سے شاہین کالونی میں رہتا ہے۔ کوٹھی
۔ پیشل بلاک"...... ٹونی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا
ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی شدت
ہو چکا تھا۔ خاور نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کی
سینے پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ٹونی کے جسم کو جھٹکا سا لگا

اور اس کے سینے سے خون ابلنے لگا۔ خاور پسٹل اٹھائے کر
اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے
اور دروازہ کھول کر وہ باہر آیا تو باہر وہ چاروں آدمی
انداز میں راہداری کی دیواروں سے پشت لگائے کھڑے
خاور نے بڑے اطمینان سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل
اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ
ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ خاور اطمینان سے انہیں
آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ دل میں اتر جانے
انہیں زیادہ دیر تک تڑپنے کی بھی مہلت نہ دیں گی۔ پھر
ذریعے اوپر پہنچا اور پھر مشین پسٹل جیب میں ڈال کر
اٹھاتا راہداری کو کراس کر کے ہال میں آیا تو یہاں وہی
اور ہنگامہ تھا۔ کاؤنٹر پر اب اکیلی لڑکی تھی اور وہ جیکی
خاور بغیر کسی طرف توجہ دیئے خاموشی سے بیرونی گیٹ
اور اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے کار کنگ کلب کی سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ
ابھی ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم
اٹھاتا اس کی طرف بڑھتا چلا آیا لیکن ٹائیگر کے چہرے پر موجود
تاثرات دیکھ کر عمران چونک پڑا تھا۔
کیا ہوا۔ کوئی خاص بات" عمران نے کہا۔
باس اس ٹونی کو اس کے آفس میں گھس کر ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ میں آپ سے کافی دیر پہلے یہاں پہنچا تو میں نے سوچا کہ ٹونی کے
بارے میں معلومات حاصل کر لوں لیکن جب میں اندر گیا تو وہاں
افراتفری تھی۔ لوگ کلب سے نکل کر بھاگے جا رہے تھے۔ میرا ایک
واقف تھا جو اس کلب کا بھی ملازم ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہوا
کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹونی کی ہلاکت کا علم ہوا ہے۔ یہ سن کر میں
یہاں آیا تاکہ آپ کو بتا سکوں" ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم اس پوچھ گچھ کرنے یہاں آ رہے ہیں اس لئے اسے پہلے ہی راستے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ میری کال تم نے کہاں سنی تھی"۔۔۔ عمران نے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے باتھ روم میں سنی تھی لیکن مختصر طور پر معلوم ہوا ہے اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے کوئی اور جھگڑا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ غنڈوں کے آپس کے جھگڑے میں ہلاک ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ یہ ان کا آپس کا جھگڑا بھی نہیں تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ ایک اجنبی مقامی آدمی اندر آیا اس نے کاؤنٹر پر کھڑے غنڈے سے ٹونی سے ملنے کے لئے کہا لیکن اس غنڈے نے اس بد تمیزی کی تو اس نے اس کو اچھال کر پٹخ دیا اور ہال میں موجود مسلح افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا پھر اسسٹنٹ مینجر جونی اس آدمی کو ٹونی کے پاس لے گیا پھر کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ ٹونی اپنے آفس میں ہلاک ہو چکا ہے اور اس کے چار محافظ باہر راہداری میں لاشوں کی صورت میں پڑے ملے ہیں اور وہ آدمی غائب ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا اسے یہاں کسی نے نہیں پہچانا۔ وہ بھی کوئی غنڈہ ہی ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ غنڈہ نہیں تھا اور نہ اس کے انداز غنڈوں جیسا تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اس جونی سے ملاقات ہو سکتی ہے تاکہ اس سے تفصیلات معلوم ہو سکیں کہ اس ٹونی کو کس نے ہمارے راستے سے ہٹایا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ جونی میرا واقف ہے۔ وہ پہلے ہوٹل لارڈ میں مینجر تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ہال واقعی خالی تھا اور چند لوگ ادھر ادھر موجود تھے۔ سب آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

"ارے۔ ٹائیگر صاحب آپ"۔۔۔ اچانک ایک سائیڈ پر کھڑا آدمی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھا۔

"یہ جونی ہے اسسٹنٹ مینجر"۔۔۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر آہستہ سے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جونی مجھے معلوم ہوا ہے کہ ٹونی کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کی لاش ملی ہے"۔۔۔ جونی نے جواب دیا۔ وہ عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں میں انہیں ٹونی سے ملانے لایا تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے اس کی سوالیہ نظروں کو سمجھتے ہوئے کہا اور جونی نے اثبات میں سر ہلا

"آپ مجھے بتائیں"...... جونی نے کہا۔

"نہیں۔ تم وہ کام نہیں کر سکتے۔ ٹونی کو کس نے ہلاک ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک عجیب حیرت انگیز واردات ہوئی ہے۔ ایک صاحب آئے۔ انہوں نے کاؤنٹر پر موجود جیکی کو اپنا نام خاور بتایا اور ٹو ملنے کے لئے کہا۔ باس ٹونی کسی سے نہ ملتے تھے اس لئے اس اسے ٹالنا چاہا جس پر اس نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں جیکی کرپچ دیا اور جیکی جیسا طاقتور اور مشہور لڑاکا ناکارہ بھی ہو گیا بھی۔ پھر اس نے یہاں انتہائی حیرت انگیز انداز میں فائرنگ ہوئے دو مسلح افراد کو ہلاک کر دیا میں اس وقت باس ٹونی تھا۔ وہاں شارٹ سرکٹ ٹی وی چلتا ہے تو وہاں میں نے ٹونی نے یہ ساری واردات دیکھی تو باس ٹونی نے اس آدمی آنے کا کہا میں شارٹ راستے سے یہاں آیا اور پھر میں اسے لے ٹونی کے پاس چلا گیا۔ اس کا مشین پسٹل بھی باہر ہی رکھوالیا پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ راہداری میں موجود چاروں محافظ ہو چکے ہیں۔ میں آفس میں گیا تو باس ٹونی کی لاش پڑی ہوئی کے سینے میں گولی ماری گئی تھی اور ان کے دونوں نتھنے اس پھٹے ہوئے تھے جیسے نتھنوں میں زبردستی کوئی چیز گھسیڑی گ باس ٹونی کا چہرہ مسخ تھا۔ شارٹ سرکٹ ٹی وی کی سکرین ٹوٹی تھی اور وہ آدمی غائب تھا گو میں نے اس آدمی کو یہاں ہال میں

دیکھا تھا لیکن باس ٹونی کے بارے میں بھی مجھے معلوم تھا کہ لڑاکا تھے اور ایک تو کیا کئی افراد بھی مل کر ان کا کچھ نہ تھے لیکن اس آدمی نے نجانے کیا کیا کہ باس ٹونی اس سے زیر ہو گئے"...... جونی نے کہا۔

"تم نے اسے دیکھا تھا اس کا حلیہ کیا تھا"...... اس بار عمران نے جونی نے جو حلیہ بتایا وہ سو فیصد خاور کا تھا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر بھی سر واپس مڑ گیا۔

"پہلے نام سن کر چونکا تھا لیکن اب اس نے جو حلیہ بتایا ہے فیصد خاور کا ہے اور جس طرح یہ جونی حیرت کا اظہار کر رہا تھا یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہی کر اس لئے یہ یقیناً خاور ہو گا لیکن خاور کو یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت تھی"...... عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس چیف نے اسے یہ ٹاسک دیا ہو"...... ٹائیگر

"ہاں بہر حال ٹھیک ہے اب یہ معاملہ چیف کے پاس ہے تو پھر ہی بات کرنی ہو گی تم جاؤ"...... عمران نے کہا اور ایک اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور آگے لے جا کر اس نے کار کو ایک سائیڈ پر روکا اور ہاتھ میں گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اس نے سوئیوں کو دو مختلف

ہندسوں پر ایڈجسٹ کیا اور پھر ونڈ بٹن کو مزید کھینچ لیا۔ ساتھ ہی ڈائل پر چار کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے گھڑی کو قریب لے جا کر بار بار کال دینی شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد کال ہو گئی اور اب ہندسہ مسلسل جلنے لگا۔

"یس خاور اٹنڈنگ یو اوور"۔ خاور کی ہلکی سی آواز گھڑی سنائی دی۔

"خاور تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور"۔ عمران نے کہا

"شاہین کالونی میں۔ کیوں اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تم نے کنگ کلب کے ٹونی کو ہلاک کیا ہے اوور"...... نے کہا۔

"اوہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا آپ وہاں گئے تھے اوو" خاور کی حیرت بھری اواز سنائی دی۔

"ہاں لیکن تم نے کیوں ایسا کیا ہے کیا سیکرٹ سروس کا مشن ہے اوور"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے حالانکہ وہ خود بھی جانتا تھا کہ یہ مشن سیکرٹ سروس کے پاس ہے۔

"جی نہیں یہ میرا ذاتی معاملہ تھا اور اس سلسلے میں اس وقت شاہین کالونی میں موجود ہوں یہاں بھی میں کام کرنے کے لئے آ

ی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور"...... خاور نے کہا۔

"یسا کام اوور"...... عمران نے کہا۔

"ی ٹونی کے سلسلے میں ایک دوسرے آدمی کو کور کرنا ہے اور ہ شاہین کالونی میں رہتا ہے اوور"...... خاور نے کہا۔

"تم اس وقت شاہین کالونی میں کہاں موجود ہو اوور"۔ عمران ہا۔

"عمران صاحب اگر آپ یہاں آنا چاہتے ہیں تو میں آپ کی آمد کا نتظار نہیں کر سکتا کیونکہ اس آدمی کو ٹونی کے بارے میں اطلاع مل ی اور پھر وہ غائب ہو جائے گا جب کہ میں نے اسے بہرحال نا ہے اوور"...... خاور نے کہا۔

"کیا تم کسی کوٹھی پر ریڈ کرنے جا رہے ہو اوور"...... عمران ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں لارڈ ولیم نام کا آدمی کوٹھی نمبر بارہ سپیشل بلاک اوور"۔ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم کام کرو میں ویسے ہی شاہین کالونی اس کوٹھی کے امنے پہنچ رہا ہوں جب تم اس آدمی کو کور کر لو تو مجھے واچ ٹرانسمیٹر کال کر لینا۔ ہو سکتا ہے کہ جو کام تم کر رہے ہو میرا بھی اس سے متعلقہ کام ہو اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ آ جائیں اوور اینڈ آل"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ونڈ بٹن پریس کر دیا اور

گھڑی کی سوئیاں تیزی سے گھوم کر درست ہندسوں پر پہنچ
عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"لارڈ ولیم کون ہو سکتا ہے اور خاور کو اس ٹونی سے کون کام پڑ گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے گیا ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ شاہین کالونی میں داخل ہوا اور پھر نمبر بارہ کے سامنے سڑک کے دوسری طرف ایک درخت کے اس نے کار روک دی۔ یہ محل نما کوٹھی تھی۔ اس کا جہازی پھاٹک بند تھا اور عمران کو کافی آگے سڑک کے کنارے خاور بھی کھڑی نظر آ گئی تھی۔ اسی لمحے عمران کی کلائی پر ضربیں لگنے لگ عمران نے چونک کر ونڈ بٹن کھینچ لیا۔ اس کے ساتھ ہی چار کا جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو خاور کالنگ اوور"...... خاور کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ۔ میں کوٹھی کے سامنے موجود ہوں عمران نے کہا۔

"میں نے یہاں سب کور کر لیا ہے آپ آنا چاہیں تو میں پھاٹک کھول دیتا ہوں اوور"...... خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا ونڈ بٹن آف کر کے وہ کار سے نیچے اترا اور اسے لاک کر کے وہ تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ ابھی وہ کوٹھی کے قریب پہنچا ہی تھا کہ چھوٹا پھاٹک کھلا اور

لیا فور ستارز والوں نے تمہیں نکال دیا ہے جو تم نے پرائیوٹ ی شروع کر دی ہے"...... عمران نے پھاٹک میں داخل ہوتے ے کہا تو خاور بے اختیار مسکرا دیا اس نے عمران کے اندر آنے پر اب بند کر دیا۔

اپ کرنل بہزاد کو تو جانتے ہیں جب میں ملٹری انٹیلی جنس میں تو وہ ہمارے چیف تھے پھر وہ ریٹائر ہو گئے اور میں بھی سیکرٹ روس میں آ گیا لیکن ان سے نیاز مندی کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کی ایک عزیزہ کی زرعی اراضی یہاں کے ایک سنڈیکیٹ نے جسے پرنس سنڈیکیٹ کہا جاتا ہے جبراً چھین لی کرنل بہزاد نے مجھے کہا تو میں نے ان کے خلاف کام کرنے کی حامی بھر لی جس کے پاس اب اراضی ہے۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اس سنڈیکیٹ کا چیف تو کارمن باشندہ پرنس جیمز ہے لیکن وہ کسی کے سامنے نہیں آتا البتہ کنگ کلب کا منیجر ٹونی اس کا خاص آدمی ہے چنانچہ میں ٹونی سے ملا وہ تھرڈ ریٹ غنڈہ تھا اس لئے مجھے اس پر تشدد کرنا پڑا تو اس نے بتایا کہ پرنس جیمز لارڈ ولیم کے نام سے اس کوٹھی میں رہتا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا میں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوا۔ اندر ایک کمرے میں ایک کارمن باشندہ بے ہوش پڑا ہوا ہے یہ وہی لارڈ ولیم ہے لیکن اس سلسلے میں کنگ کلب گئے اور اب آپ نے اس قدر دلچسپی لی

کہ یہاں بھی آگئے ورنہ آپ تو ان معاملات میں دلچسپی ہی کرتے"...... برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے خاور نے مختصر بتاتے ہوئے کہا۔

"تو یہ لارڈ ولیم ہی پرنس جیمز ہے۔ پھر تو ہم دونوں کا مشن ہی ہو گیا۔ اس ٹونی نے چار پیشہ ور قاتل مجھے ہلاک کرنے اور فلیٹ کو میزائلوں سے اڑانے کے لئے بھجوائے۔ خوش قسمتی ان کے ہاتھ نہ لگ سکا اور میں نے انہیں کور کر لیا۔ انہوں بتایا کہ وہ پرنس سنڈیکیٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی باتیں تھیں جو تم نے بتائی ہیں۔ میں نے ٹائیگر کو کال کیا اور پھر میں کے ساتھ اس ٹونی سے پوچھ گچھ کرنے کنگ کلب پہنچا تو وہاں ہلاک ہو چکا تھا۔ اسسٹنٹ مینجر نے تمہارا نام لیا تو میں نے پوچھا تو میں کنفرم ہو گیا کہ یہ واردات تم نے کی ہے لیکن مجھے نہ آرہی تھی کہ تم کیوں اس سلسلے میں منسلک ہو اس لئے بھیج کر میں نے تمہیں واچ ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا اور اسی لئے یہاں آیا ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ پر حملہ کس سلسلے میں کیا گیا"...... خاور نے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہی بات تو اس ٹونی سے میں نے پوچھنی تھی جو اب اس ولیم سے پوچھنی پڑے گی"...... عمران نے کہا اور خاور نے میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک کمرے

اخل ہوئے جو سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہاں ایک رام کرسی پر ایک کارمن آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ وہ ورزشی جسم کا الک تھا اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق بہرحال زیر زمین دنیا ہے۔

"میرا خیال ہے اسے اٹھا کر رانا ہاؤس لے چلیں وہاں اطمینان اور تفصیل سے اس سے پوچھ گچھ ہو سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"...... خاور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر پڑے ہوئے لارڈ ولیم یا پرنس جیمز کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے باہر پورچ میں آگئے۔

"میں کار اندر لے آتا ہوں تم یہیں ٹھہرو"...... عمران نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کاندھے پر لدے ہوئے اس غیر ملکی کو اس نے ایک بڑے گملے کی اوٹ میں لٹا دیا تاکہ بڑا پھاٹک کھلنے پر وہ اس کے کاندھوں پر لدا ہوا نظر نہ آئے۔ عمران چھوٹے پھاٹک سے باہر نکل گیا تھا اس لئے خاور تیز تیز قدم اٹھاتا بڑے پھاٹک کے قریب پہنچا اور پھر جیسے ہی کار کی آواز پھاٹک کے قریب ی اس نے پھاٹک کھول دیا اور عمران کار اندر لے آیا اور اسے پورچ کے قریب لے گیا تو خاور نے پھاٹک بند کیا اور واپس پورچ کی طرف آگیا۔ عمران کار سے باہر آگیا تھا۔

"آپ عقبی دروازہ کھولیں میں اسے عقبی سیٹ کے نیچے لٹاتا

ہوں"...... خاور نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بڑے گملے کی
میں موجود بے ہوش پرنس جیمز کو اٹھا کر دوبارہ کاندھے پر لا
اسے لا کر اس نے عمران کی کار کی دونوں سیٹوں کے درمیان
اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے وہ سائیڈ دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ
بیٹھ گیا تو عمران نے کار بیک کر کے اسے موڑا اور تیزی سے پھا
کی طرف لے گیا۔ اس نے کار پھاٹک کے قریب روکی تو خاور نیچے
اور اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ عمران کار باہر لے گیا تو خاور
پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آگیا۔ اس نے
پھاٹک باہر سے بند کر دیا۔

"آپ چلیں رانا ہاؤس میں اپنی کار میں آرہا ہوں"......
کہا۔

"ماسک میک اپ کر لینا۔ تمہیں پہچان لیا گیا ہے اس لئے
سکتا ہے کہ ٹونی کے آدمی تمہیں تلاش کر رہے ہوں"...... عم
نے کہا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔

راجہ عزیز اپنے سٹور میں کاؤنٹر کے پیچھے موجود تھا کہ کاؤنٹر پر رکھے
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راجہ عزیز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"ان جنرل سٹور"...... راجہ عزیز نے کاروباری انداز میں کہا۔

"میں کارمن سے رالف بول رہا ہوں میں نے راجہ عزیز سے بات
کرنی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راجہ عزیز کو یاد آگیا کہ
اس نے رالف کو فون کیا تھا اور اسے یہاں کا پتہ اور فون نمبر دیا
تھا۔

"میں راجہ عزیز بول رہا ہوں رالف صاحب"...... راجہ عزیز نے
... ہوئے کہا۔

"راجہ عزیز صاحب علی عمران صاحب سے آپ کا کیا تعلق ہے"...
... نے پوچھا۔

"وہ میرا دوست ہے اور بس لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" راجہ عزیز نے کہا۔

"آپ کے بارے میں عمران صاحب نے مجھے فون کیا تھا۔ نے راک ہیڈ سے بات کی ہے لیکن راک ہیڈ کو یقین ہی نہیں کہ عمران اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اس لئے اس نے ادائیگی سے انکار کر دیا ہے بلکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس نے میں عمران صاحب کی ہلاکت کے لئے پرنس گروپ کو حکم د ہے۔ بہر حال اس بات کی تو مجھے فکر نہیں ہے کیونکہ عمران ہی تو یہ لوگ گرد تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ میں صرف یہ تھا کہ کیا عمران صاحب آپ کی خاطر اس ریڈ ٹائیگر سے ٹکرائیں یا نہیں"...... رالف نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں رالف صاحب۔ ویسے انہوں نے خود ساری بات آپ سے کی ہے۔ میں تو اس معاملے کو دفن کر چکا ہو ویسے میرا خیال ہے کہ عمران صاحب نے صرف آپ کا سہارا لیا ورنہ اس خوفناک سنڈیکیٹ سے اکیلا آدمی اور وہ بھی اجنبی کیسے سکتا ہے البتہ مجھے آپ کی بات سن کر بے حد تشویش لاحق ہو گئی کہ عمران صاحب کی جان کو یہاں خطرہ لاحق ہو گیا ہے"...... عزیز نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو عمران صاحب کے بارے کچھ علم نہیں ہے۔ بہر حال آپ اگر عمران صاحب تک پیغام پہنچا

بانی ہو گی کہ راک ہیڈ نے رقم دینے سے انکار کر دیا بات سن کر حملہ پنی طرف سے آپ کو ایک آفر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ عمران ب کے دوست ہیں کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں دس لاکھ ڈالر اپ کو بھجوا دوں"...... رالف نے کہا۔

اوہ نہیں شکریہ۔ میں ویسے کسی سے کوئی رقم نہیں لے سکتا یہ میری فطرت کے خلاف ہے۔ بہر حال آپ کا پیغام پہنچ جائے گا"۔ راجہ نے کہا۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ میں آپ کو مجبور تو نہیں کر تا البتہ ایک گزارش ہے کہ آپ عمران صاحب سے کہیں کہ وہ یک بار مجھے پھر فون کر لیں اور اگر آپ کے پاس ان کا فون نمبر ہو تو مجھے بتا دیں میں خود ان سے بات کر لوں گا"...... رالف نے کہا۔

جی نہیں۔ میرے پاس ان کا نمبر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ خود مجھے فون کر لیں گے۔ بہر حال جب بھی ان کا فون آیا میں پیغام دے دوں گا"...... راجہ عزیز نے کہا۔

شکریہ"...... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راجہ عزیز نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے میری اس کے پاس آگئی۔ وہ دونوں میاں بیوی اکٹھے ہی سٹور پر کام کرتے تھے۔

کس کا فون تھا"...... میری نے راجہ عزیز کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

واشنگٹن سے رالف کا فون تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ ریڈ ٹائیگر

"وہ مہ...
...ٹ کے چیف راک ہیڈ نے رقم دینے سے صاف انکار
ہے"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"تو اس میں اتنی مایوس ہونے کی کیا بات ہے۔ یہ بات تو
بھی معلوم ہے اور مجھے بھی کہ وہ کہاں رقم دیں گے یہ تو
صاحب کا خیال تھا کہ وہ رالف ان سے رقم لے لے گا۔ دا
عمران صاحب کو معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ کون ہیں اور
ہیں"۔ میری نے کہا اور راجہ عزیز نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن
لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور راجہ عزیز نے رسیور
لیا۔

"ڈان جنرل سٹور"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"۔
طرف سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام عمران صاحب۔ ابھی چند لمحے پہلے کارمن سے
کے دوست رالف کا فون آیا تھا اور میں میری کے ساتھ اس
میں بات کر رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... راجہ عزیز نے مسکر
ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا کہا ہے رالف نے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے کہا ہے کہ راک ہیڈ نے نہ صرف رقم دینے سے انکا
دیا ہے بلکہ یہاں پاکیشیا میں کسی گروپ کو آپ کی ہلاکت کا حکم
دے دیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ عمران صاحب سے کہیں کہ

پہلے اس سے بات کر لیں۔ ویسے عمران صاحب رالف کی بات سن کر
مجھے بے حد پریشانی ہوئی ہے کہ ان خطرناک لوگوں نے آپ پر حملے
کا پلان بنا لیا ہے"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے راجہ عزیز۔ انسانوں کے
ہاتھوں میں نہیں ہوا کرتی۔ یہاں انہوں نے مجھ پر حملہ کیا لیکن نتیجہ
یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے الٹا ان کا ہی خاتمہ ہو گیا۔ یہاں اس
ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کی ایک شاخ پرنس سنڈیکیٹ کے نام سے قائم
تھی۔ یہاں بھی وہ لوگ ایسی ہی حرکتیں کر رہے تھے جیسی انہوں
نے آپ کے ساتھ وہاں کارمن میں کی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس
کے چیف پرنس جیمز سے میری تفصیلی بات ہوئی ہے اس نے مجھے
بتایا ہے کہ مجھ پر حملے کا حکم کارمن کے ریڈ ٹائیگر کے چیف راک ہیڈ
نے اسے دیا تھا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ رالف ناکام رہا اور اسی لئے
میں نے تمہیں فون کیا تھا کہ رالف کا کوئی جواب آیا ہے یا نہیں"۔
عمران نے جواب دیا تو راجہ عزیز کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔

"کیا مطلب۔ کیا یہاں تم نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ پورے
سنڈیکیٹ کا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"تم ان معاملات کو نہیں سمجھ سکتے اس لئے اپنے چھوٹے اور کمزور
ذہن پر زور مت ڈالو کہیں بیچارہ چٹک ہی نہ جائے اور میری کے
ساتھ تمہارا علاج بھی کرانا پڑے۔ بہرحال وہ میں دیکھ لوں گا

کہ اس سے رقم کیسے وصول کرنی ہے۔ میں نے اس لئے بھی فون کیا ہے کہ حکومت کارمن نے میری کا علاج سرکاری کارمن میں کرانے کی حامی بھر لی ہے کیونکہ بہرحال میری کارمن ہے۔ پاکیشیا میں کارمن سفارت خانے کا نمائندہ جلد ہی تمہار پاس پہنچ جائے گا اور پھر وہ ساری تفصیلات تم سے طے کر لے گ عمران نے کہا۔

"انہیں کیسے معلوم ہوا کہ میری بیمار ہے اور پھر آج تک انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی حتیٰ کہ اس سنڈیکیٹ کے خ وہاں حکومت نے میری بار بار یاد دہانی کے باوجود کوئی مدد نہیر پھر اچانک یہ کایا پلٹ کیسے ہو گئی"...... راجہ عزیز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارمن کے چیف سیکرٹری والمن سے میری کافی طویل سے دعا سلام ہے۔ میں نے انہیں فون کیا تھا وہ اپنی فرض شناس انسان دوستی اور اصولوں کا بہت ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ میں انہیں بتایا کہ کس طرح ان کے چیف سیکرٹری ہونے کے باوجو وہاں میرے دوست راجہ عزیز اور ان کی بیوی جو کارمن نژاد ہے، ساتھ غنڈوں نے کیا سلوک کیا جس پر وہ بے حد حیران ہوئے انہوں نے فوراً ہی آفر کی کہ میں تم دونوں کو کارمن بھیجوں وہ وہار ان کے لئے سب کچھ کریں گے جس پر میں نے میری کی بیماری بات کی اور انہوں نے کہا کہ چونکہ میری کارمن نژاد ہے اور دونوں کارمن کے باشندے بھی ہو اس لئے یہ کارمن حکومت کا فرض ہے کہ میری کا علاج کرائے۔ انہوں نے تمہارے پتے پر بہت اصرار کیا تو میں نے انہیں تمہارا موجودہ پتہ بتا دیا اور انہوں نے کہا کہ جلد ہی سفارت خانے کا آدمی تم سے ملے گا اور تفصیلات طے کر لے گا۔ اب تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو راجہ عزیز کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ تو ان کی مہربانی ہے عمران کہ انہوں نے ایسا کیا۔ کارمن حکومت کی طرف سے علاج کرانے پر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں جو کچھ ہوا ہے اس کی بھی تو کارمن حکومت ہی ذمہ دار ہے۔ اسے ہی اس نقصان کی تلافی کرنا چاہئے"...... راجہ عزیز نے

"اوکے۔ پھر تم بھی ساتھ چلے جانا۔ پھر وہیں ملاقات ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"وہاں ملاقات۔ کیا مطلب۔ کیا تم بھی کارمن جاؤ گے"۔ راجہ عزیز نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے مجھے تو بہرحال وہاں جانا ہے تاکہ اس راک ہیڈ کی اصلی کا اندازہ کر سکوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران پلیز تم وہاں مت جاؤ۔ وہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔"...... راجہ عزیز نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب

کسی کی ناک ہی نہ ہو تو کون اس کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ تو ناک ہی نہیں ہے اس لئے وہ لوگ میرے لئے کیا خطرہ بن ہیں۔ بہرحال پھر ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ "...... عمران نے جوا تو راجہ عزیز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہو رہی تھی"...... میری نے کہا تو راجہ عزیز نے ے ہونے والی ساری گفتگو کی تفصیل بتا دی تو میری کا اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ تو کارمن حکومت کو آخر خیال آ ہی گیا"...... میری انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب عمران کی کوششوں کا نتیجہ ہے لیکن یہ بات میری میں نہیں آئی کہ آخر عمران کی حیثیت کیا ہے۔ وہ رالف سے انداز میں بات کر رہا تھا جیسے عمران اکیلا اس پورے ریڈ سنڈیکیٹ سے ٹکرا سکتا ہے اور رالف کو یقین ہے کہ عمران مقابل ریڈ سنڈیکیٹ شکست کھا جائے گا۔ ادھر ریڈ نائیگر سنڈ نے یہاں اپنے آدمیوں کو عمران کی ہلاکت پر مامور کیا تو وہ لوگ صرف ناکام رہے بلکہ سب ختم ہو گئے۔ ادھر عمران کے تعلقات قدر وسیع ہیں کہ کارمن جیسے ملک کا چیف سیکرٹری اس کا دوست ہے کہ وہ اسے سرکاری کوتاہیوں پر شرمندہ کر سکتا میری سمجھ میں تو یہ نہیں آ رہا کہ آخر عمران ہے کیا"...... راجہ نے کہا۔

تمہارا دوست بھی ہے اور کلاس فیلو بھی اور تم بھی اسے نہیں جانتے۔ حیرت ہے"...... میری نے کہا۔

مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ اس کا والد بڑے جاگیرداروں میں سے ہے اور پھر وہ پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا ڈائریکٹر جنرل ہے اور جہاں تک میں نے سنا ہے وہ انتہائی بااصول آدمی ہے اور اس نے عمران کو نکھٹو قرار دے کر گھر سے نکالا ہوا ہے اور عمران اب اپنے ایک باورچی کے ساتھ ایک عام سے فلیٹ میں رہتا ہے۔ میں تو بہرحال ملک سے باہر رہا ہوں مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے لیکن جو کچھ اب سامنے آ رہا ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عمران کی درپردہ حیثیت کچھ اور ہے"...... راجہ عزیز نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے۔ بہرحال اس نے ہم پر احسان کیا ہے اور سنو۔ ہمیں اس کے فلیٹ پر جا کر اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے"...... میری نے کہا۔

"ہاں ضرور"...... راجہ عزیز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا پھر ایک گاہک کے آجانے کی وجہ سے وہ کاروبار میں مصروف ہو

خاور نے کار ایک جدید لیکن درمیانی ٹائپ کی کوٹھی کے
روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے گیٹ پر موجود ڈور فون کے نیچے
کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک مردانہ آواز سنائی
بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوٹھی کا ملازم ہے۔

"میرا نام خاور ہے اور میں نے مس شمائلہ سے ملنا ہے"۔
نے جواب دیا۔

"اوکے میں گیٹ کھولتا ہوں آپ تشریف لے آئیں"...... دوسر
طرف سے کہا گیا اور خاور واپس اپنی کار کی طرف مڑ گیا ابھی وہ کار
بیٹھا ہی تھا کہ پھاٹک کھل گیا اور خاور کار اندر لے گیا۔ کوٹھی
زیادہ وسیع و عریض نہ تھی لیکن اس کا طرز تعمیر خاصا جدید تھا اور
اسے بے حد خوبصورت اور سلیقہ مندی سے آراستہ کیا گیا

ے لیکن انتہائی خوبصورت پھولوں سے بھرے ہوئے لان کے
ے کار گزر کر پورچ میں پہنچ گئی جہاں ایک چھوٹی لیکن جدید
ی سفید رنگ کی کار موجود تھی خاور کار سے اترا تو ایک ادھیڑ
ادمی برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف آیا۔

"میرا نام کمال احمد ہے اور میں مس صاحبہ کا مینجر ہوں"۔ آنے
لے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اپ ان کے ادارے کے مینجر ہیں یا اس کوٹھی کے"۔ خاور نے
سکراتے ہوئے کہا تو کمال احمد بے اختیار مسکرا دیا۔

میں ان کے مکان اور ذاتی کاموں کا مینجر ہوں کیونکہ وہ بے حد
صروف رہتی ہیں اس لئے گھر سے متعلقہ تمام کام میں سرانجام دیتا
...... کمال احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جس میں کھانا پکانا اور سینا پرونا بھی شامل ہو گا"...... خاور نے
سکراتے ہوئے کہا تو کمال احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا ہی سمجھیئے تشریف لائیے"...... کمال احمد نے کہا اور مڑ کر
برامدے کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا
نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر ایک طرف رک گیا۔ یہ
یک چھوٹا لیکن خاصا خوبصورت انداز میں سجا ہوا ڈرائینگ روم تھا۔

تشریف رکھیئے میں مس صاحبہ کو اطلاع کرتا ہوں"۔ کمال
مد نے کہا اور خاور کے اثبات میں سرہلانے پر وہ مڑا اور واپس چلا
ایا۔ خاور اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا

اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے مشروب کی ایک بوتل ملٹی کلر ٹشو میں لپٹی ہوئی موجود تھی۔ اس خاور کے سامنے موجود تپائی پر بوتل رکھی اور مؤدبانہ انداز میں کر واپس مڑ گیا۔ خاور نے بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا کر ا گھونٹ لیا اور بوتل واپس تپائی پر رکھ دی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا شمائلہ اور اس کے پیچھے ایک بوڑھی خاتون اندر داخل ہوئی۔ دونو نے سادہ اور گھریلو لباس پہنا ہوا تھا۔ خاور بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ سمجھ گیا تھا کہ یہ بوڑھی خاتون شمائلہ کی والدہ ہے سلام دعا تعارف کے بعد وہ سامنے صوفوں پر بیٹھ گئیں۔

"خاور صاحب آپ نے میرے گھر آ کر مجھے عزت بخشی ہے شمائلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شمائلہ کی ماں پہلے ہی خاور کے ہاتھ پھیر کر اسے دعائیں دے چکی تھی اس لئے وہ اب خاموش مسکرا رہی تھی۔

"اور آپ نے باوجود بے پناہ مصروفیت کے ملاقات کا وقت کر مجھے عزت بخشی ہے"...... خاور نے جواب دیا تو شمائلہ بے کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آج تو سرکاری تعطیل ہے۔ ورنہ اس وقت تو ملاقات دفتر ہی ہو سکتی تھی۔ آپ نے فون پر بتایا تھا کہ آپ میرے لئے کوئی خوشخبری لے کر آ رہے ہیں وہ کون سی خوشخبری ہے"...... شمائلہ مسکراتے ہوئے کہا تو خاور نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک

نکالی اور پھر اٹھ کر اس نے فائل شمائلہ کے سامنے میز پر

آپ کی آبائی اراضی کے کاغذات ہیں جو الطاف احمد کو جبراً ہوئی تھی اسے کینسل کرایا گیا ہے اور اب آپ اور آپ کی اسی اراضی کی مالکہ ہیں۔ آپ کے مرحوم ماموں امجد صاحب کے لادر حسین کو باقاعدہ اراضی کا قبضہ بھی سرکاری طور پر آپ کی ، سے مل چکا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو شمائلہ اس کی والدہ دونوں کے چہرے پر انتہائی حیرت اور مسرت کے اثرات بیک وقت نمودار ہو گئے۔

یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو انتہائی خطرناک گروہ ہے۔ پھر۔ نے فائل اٹھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

حکومت نے اس گروہ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے اور اب لو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو گی"...... خاور نے جواب دیا تو شمائلہ اور اس کی والدہ کے چہرے پر بے اختیار انتہائی اطمینان کے اثرات پھیل گئے۔

اوہ اوہ یہ واقعی سرکاری کاغذات ہیں ویری گڈ آپ نے تو کمال دیا۔ ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ لیکن آپ نے تو بتایا تھا کہ آپ بزنس ہیں پھر یہ حکومت آپ کی وجہ سے کیسے ان خطرناک لوگوں کے خلاف اس انداز میں حرکت میں آ گئی"...... شمائلہ نے فائل بند کے اسے اپنی والدہ کی طرف بڑھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"بس اسے آپ اپنی خوش قسمتی کہہ لیجئے کہ میرے ایک دو
ہیں جن کا نام علی عمران ہے وہ یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس
ڈائریکٹر جنرل کے اکلوتے صاحبزادے ہیں لیکن علیحدہ رہتے ہیں ان
دوستی سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ سے ہے۔ اس گروہ
کی شامت آگئی اور اس گروپ نے عمران صاحب پر قاتلانہ حملہ کر
جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ نے اس گروپ
خاتمے کے احکامات جاری کر دیئے اور اس طرح یہ گروپ مکمل طو
ختم کر دیا گیا اور یہ کاغذات اور کام بھی میری درخواست پر عمر
صاحب نے ہی سپرنٹنڈنٹ کو کہہ کر کرایا ہے"۔ خاور نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔ اس نے مختصر سی بات کو گھما پھرا کر بتایا تھا کیو
ظاہر ہے وہ انہیں عمران کی اصلیت سے تو آگاہ نہ کر سکتا تھا۔

"ان کا بھی شکریہ اور آپ کا بھی۔ آپ نے واقعی ہمارے لئے
کام کیا ہے کہ ہم کبھی آپ کا احسان نہ اتار سکیں گے"...... شما
نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور شمائلہ کی والدہ نے بھی
کا شکریہ ادا کیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں کرنل بہزاد صاحب کے مجھ پر بے
احسان ہیں اس لئے یہ میرا فرض تھا البتہ مجھے خوشی ہے کہ میں
کے کسی کام آسکا۔ اب مجھے اجازت دیجئے"...... خاور نے اٹھتے ہو۔
کہا۔

ے ارے کیا مطلب بیٹھیں کھانا کھا کر جائیں گے آپ"۔
نے کہا۔

نہیں مس شمائلہ مجھے ایک انتہائی ضروری کام ہے اس لئے مجھے
دیں۔ انشاء اللہ پھر ملاقات ہو گی"...... خاور نے جواب دیا
شمائلہ اور اس کی والدہ نے کافی اصرار کیا لیکن خاور نے ان
اجازت لے ہی لی اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے ان کی
ی سے نکل کر واپس اپنے فلیٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔
یہ سوچ کر ہی خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی وجہ سے حقداروں کو
کا حق مل گیا ہے۔ ویسے یہ حقیقت تھی کہ کاغذات اور کام عمران
سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کہہ کر ہی کرایا تھا ورنہ شاید یہ کام اتنی
سے نہ ہو سکتا۔ اس کی رہائش گاہ ان دنوں احسان پلازہ میں
۔ یہ چار منزلہ رہائشی پلازہ تھا اور ابھی حال ہی میں تعمیر کیا گیا
۔ خاور نے ایک ہفتہ قبل اس کا ایک فلیٹ رہائش کے لئے
حاصل کیا تھا کیونکہ چیف کی طرف سے انہیں حکم تھا کہ وہ اپنی
رہائش گاہیں تبدیل کرتے رہیں اس لئے وہ ایک رہائش گاہ پر دو یا
تین ماہ سے زیادہ نہ ٹھہرتے تھے۔ خاور نے کار پلازہ کی پارکنگ میں
ں اور پھر نیچے اتر کر وہ پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا
اس نے صدیقی کی کار کو پلازہ کے گیٹ میں مڑتے دیکھا تو وہ بے
اختیار رک گیا۔ صدیقی کے ساتھ چوہان اور نعمانی بھی تھے۔ خاور کے
ے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ صدیقی نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا

کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ خاور بھی طرف بڑھ گیا۔

"تم شاید ابھی آئے ہو کہیں سے"...... صدیقی نے مسکرا ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک کام تھا وہاں سے ابھی واپسی ہو رہی ہے۔ آؤ"۔ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اس کے فلیٹ میں پہنچ گئے۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہ تم نے ہم سے چوری چوری کیا چکر چلا ر ہے"...... صدیقی نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا۔

"چکر۔ کیا مطلب"...... خاور نے چونک کر حیرت بھرے میں کہا۔

"ہماری آج یہاں آمد کا مقصد بھی یہی ہے۔ کیونکہ ہمیں ملی ہے کہ تم نے یہاں کے پرنس سنڈیکیٹ کے خلاف کسی خاتو وجہ سے کام کیا ہے اور وہ خاتون غیر شادی شدہ ہے۔ اب تم بتا وہ کون ہے اور تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... چوہان نے کہ خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ باقاعدہ کریکٹر چیکنگ ہے یا"...... خاور نے ہنستے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریج میں سے جوس کے ڈبے نکال شروع کر دیئے۔

"نہیں۔ یہ دوستانہ چوری کی تفتیش ہے"...... صدیقی نے جوا دیا تو خاور سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہیں یہ سب کچھ عمران صاحب نے بتایا ہو گا"...... خاور نے ی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہی تو چیف رپورٹر ہیں"...... اس بار نعمانی نے کہا تو ار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر خاور نے اپنی شروع سے اب شمائلہ اور اس کی والدہ سے مل کر واپس آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"تم نے ہمیں اپنا رقیب سمجھ لیا تھا شاید حالانکہ یہ فور سٹارز کا میں بنتا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ عام سا معاملہ تھا۔ غنڈوں کے ایسے سنڈیکیٹ تو یہاں م قدم پر مل جاتے ہیں"...... خاور نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عمران صاحب نے اصل معاملات دا تک نہیں لگنے دی"...... صدیقی نے کہا تو خاور بے اختیار لک پڑا۔

"اصل معاملات۔ کیا مطلب۔ کیسے معاملات"...... خاور نے یت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ یہاں کا پرنس سنڈیکیٹ یا پرنس اپ دراصل کارمن کے ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کی ایک برانچ ہے"۔ دیقی نے کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب پر حملہ ان لوگوں نے کارمن کے اس نڈیکیٹ کے کہنے پر ہی کیا تھا اور ظاہر ہے ان کا کاروباری تعلق ان

سے ہو گا اور وہ بھی اسی ٹائپ کا ہی سنڈیکیٹ ہو گا جیسا پرنس
عمران صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ وہاں بھی اس ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ
نے عمران صاحب کے کسی دوست کے جنرل سٹور پر زبردستی قبضہ
کر کے اسے اپنے کلب میں شامل کر لیا تھا لیکن یہ تو عام بات ۔
ایسے معاملات میں یہ غنڈے ایسا کرتے رہتے ہیں"...... خاور
کہا۔

"عمران صاحب نے تمہارے سامنے اس لارڈ ولیم یا پرنس ۔
راناہاؤس میں پوچھ گچھ کی تھی"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں کیوں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو کھل کر بات کرو"...
نے کہا۔

"عمران صاحب نے واپس جا کر اس لارڈ ولیم کی رہائش گا
باقاعدہ تلاشی لی تھی اور وہاں سے ملنے والے کاغذات کی مدد سے
سارے گروپ کے بارے میں تفصیلات حاصل ہوئیں اور
کاغذات کی مدد سے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے اس گروپ کے خلاف
کیا جس کے نتیجے میں یہ پورا گروپ ختم ہو گیا"...... صدیقی نے کہ

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن تم تو اسے اس طرح پراسرار بنا ر
ہو جیسے کوئی انتہائی خاص بات ہو گئی ہو"...... خاور نے کہا۔

"ہاں اور وہ انتہائی خاص بات یہ ہے کہ عمران صاحب کو
تلاشی کے دوران ایک ایسی فائل مل گئی جس میں کارمن کے
ریڈ ٹائیگر گروپ کا ایک منصوبہ سامنے آگیا اور اس منصوبے

مطابق وہ اراضی جس کے لئے تم بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔ اس اراضی
میں ایک انتہائی قیمتی سائنسی دھات کی تلاش کے لئے باقاعدہ ایک
ظلایہ پراجیکٹ تیار کیا جانا تھا۔ یہ سائنسی دھات اس اراضی سے ملحقہ
پہاڑی علاقے میں دریافت ہوئی ہے اور اسے ایکریمیا کے ایک
مخصوص خلائی سیٹلائٹ نے ٹریس کیا ہے۔ ایکریمیا نے اس رپورٹ
ابھی کام شروع ہی کیا تھا کہ یہ رپورٹ وہاں سے چوری کر لی گئی
سلسلے میں ایک یہودی ایجنٹ پکڑا گیا۔ اس نے بتایا کہ یہ
ٹ کارمن میں یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم بلیک فیس نے
ل کی ہے اور اس تنظیم کا تعلق اسرائیل سے ہے لیکن یہ تنظیم
ت خود سامنے نہیں آئی۔ اس تنظیم نے ہی کارمن میں ریڈ ٹائیگر
یکیٹ بنایا ہوا ہے اور اس کی آڑ میں وہ سارا دھندہ کرتے ہیں۔
فائل میں اشارہ تو موجود تھا لیکن نہ ہی اس سائنسی دھات کا نام
نہ اس بارے میں کچھ معلومات تھیں البتہ یہ درج تھا کہ یہ
دنیا میں بہت نایاب اور قیمتی دھات ہے اور اسے زیادہ تر
ٹیکنالوجی میں استعمال کیا جاتا ہے اس پر عمران صاحب نے یہ
چیف کو بھجوا دی۔ چیف نے اس فائل کو یہاں کی وزارت
نیات کو بھجوایا لیکن وہاں سے بھی کچھ معلوم نہ ہو سکا تو چیف
پنے ذرائع سے ایکریمیا سے معلومات حاصل کیں تو اتنا پتہ چل
اس دھات کا سائنسی نام ناسپورم ہے اور یہ دھات نہ صرف
ٹیکنالوجی میں بلکہ ایٹمی ٹیکنالوجی میں بھی استعمال ہوتی ہے اور

اس کی انتہائی معمولی مقدار دنیا کے مختلف خطوں سے مل جبکہ پاکیشیا کے اس پہاڑی علاقے میں اس کے زیر زمین وسیع ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"تمہیں ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا"...... خاور نے ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف نے یہ رپورٹ حاصل کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ مخصوص ایکریمی سیٹلائٹ جس نے اس دھات کا پتہ چلایا اور سائنسی رپورٹ تیار کی۔ اس سیٹلائٹ میں موجود خصوصی اب فوری طور پر دوبارہ اسے تیار نہیں کر سکتی کیونکہ اس میں نایاب ترین ریز ہوتی ہیں جو ایک بار ہی کام دے سکتی ہیں۔ وہ اس مشینری کو تیار کرنے میں اور اسے سیٹلائٹ میں نصب میں دو تین سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ اب ایکریمیا کے اس رپورٹ کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں جبکہ یہ ملک کی دولت ہے اور ہمارے ملک کے سائنس دانوں نے کہ اگر یہ دھات ہمیں صحیح انداز میں مل جائے تو پاکیشیا ایٹمک میں انتہائی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں آ سکتا ہے اور چو سلسلہ تم سے شروع ہوا ہے اس لئے چیف نے یہ مشن بھی صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ کی بجائے ہمارے ذمے ہے البتہ عمران صاحب ہمارے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ صاحب سے جب ہم نے رابطہ کیا تو عمران صاحب نے تمہارے

مشن کی تفصیل بتائی جس پر ہم تمہارے پاس آئے تاکہ تم سے اس سلسلے میں تفصیل معلوم کر سکیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔ لیکن یہ بات تو میرے حلق نہیں اتر رہی کہ صرف میری وجہ سے چیف نے فور سٹارز کے ذمے یہ مشن لگایا ہو گا۔ لازماً اس کے بیک گراؤنڈ میں کوئی اور وجہ خاور نے کہا۔

"ہاں۔ ہم سب کے ذہنوں میں بھی یہ سوال ابھرا تھا لیکن تمہیں معلوم تو ہے کہ عمران صاحب آسانی سے پروں پر پانی کہاں پڑنے دیتے ہیں۔ بہرحال تفصیلی بات چیت کے بعد البتہ ایک پوائنٹ سامنے آیا ہے کہ اس یہودی تنظیم بلیک فیس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کئی سال پہلے ٹکراؤ ہو چکا ہے اور اس ٹکراؤ کی وجہ سے صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کے بارے میں وہ لوگ جانتے ہیں اس لئے چیف نے اس بار ان کی بجائے ہمیں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کر رہی ہے ورنہ ایکریمی ایجنٹ پاکیشیا پہنچ جائیں گے"۔ صدیقی نے کہا۔

"لیکن وہ سال دو سال بعد اسے دوبارہ بھی تو سیٹلائٹ کے ذریعے دریافت کر سکتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"چیف کا خیال ہے کہ تب تک پاکیشیا کے ماہرین یہاں موجود دھات حاصل کر لیں گے اور اسے محفوظ کر لیا جائے گا"۔ صدیقی

نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی انتہائی دور اندیشانہ فیصلہ ہے۔ نجانے چیف قدر گہرائی میں کیسے سوچ لیتا ہے"...... خاور نے کہا۔

"اس کے پاس اور کام ہی کیا ہے سوائے سوچنے کے"...... نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن عمران صاحب کو تو وہ لوگ بہرحال جانتے ہی ہوں پھر"...... خاور نے کہا۔

"یہی اصل بات ہے جس پر عمران صاحب روٹھے ہوئے صدیقی نے کہا تو خاور بے اختیار چونک پڑا۔

"روٹھے ہوئے ہیں۔ کیا مطلب"...... خاور نے حیران پوچھا۔

"اس مشن کا لیڈر چیف نے تمہیں بنایا ہے عمران صاحب عام ممبر کی طرح ساتھ رہیں گے اور بس"...... صدیقی نے کہا تو بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ عمران صاحب کی موجودگی میں اور کوئی کیسے بن سکتا ہے"...... خاور نے کہا۔

"یہی بات عمران صاحب کر رہے ہیں لیکن چیف بضد کسی صورت بھی ایکریمین ایجنٹوں یا اس تنظیم کو معلوم نہیں چاہئے کہ یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مکمل کیا ہے اور اس اراضی کے بارے میں معاملات تمہاری وجہ سے سامنے آئے

ان صاحب پر قاتلانہ حملہ تو ان کے کسی دوست کی وجہ سے سنڈیکیٹ نے یہاں اپنے آدمیوں سے کرایا تھا اس لئے تمہیں لیڈر منتخب کیا ہے"...... صدیقی نے کہا تو خاور نے ایک طویل سانس لیا۔

مجھے تو ابھی تک اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی"۔

نے کہا۔

تم نے یہاں ٹیپ کر رکھی تھی کہ تم کسی ذاتی کام کی وجہ سے جا رہے ہو اس لئے ہمیں حکم ہوا کہ ہم تمہیں ٹریس کریں تمہیں ضروری ہدایات دے سکے اس لئے تو ہم یہاں آئے صدیقی نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اگر یہ بات ہے تو پھر عمران صاحب کو ساتھ بھیجنے کی کیا ت ہے ہم خود بھی مشن مکمل کر سکتے ہیں"...... خاور نے کہا۔ اور دوسرے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

بات عمران صاحب سے میں نے کی تھی۔ ان اور اس تو انہیں سرے سے بھیجنے پر رضامند ہی نہ تھا لیکن قاتلانہ کے بے حد اصرار پر وہ انہیں صرف بطور ممبر ساتھ بھیجنے مند ہوا ہے تاکہ پہلے جو چیک عمران صاحب کو ملتا ہے اس سے نصف ملے اور عمران صاحب کا کہنا ہے کہ وہ اس چھوٹے چیک مجبوراً ساتھ جا رہے ہیں تاکہ کچھ تو آغا سلیمان پاشا کا قرضہ ادا ...... صدیقی نے کہا اور اس کی اس بات پر خاور سمیت

سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب نے یہ سلیمان کے قرضے والا اچھا چکر چلا
بہرحال ٹھیک ہے چیف نے اگر یہ انتظام کیا ہے تو سوچ
کیا ہو گا پھر تو مجھے چیف سے بات کر لینی چاہئے"..... خاور۔

"تم عمران سے بات کر لو۔ چیف نے کہا ہے کہ عمران
اس سلسلے میں بریف کر دے گا۔ اس کے بعد مشن پر ہم نے
جانا ہے"..... صدیقی نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا
فون کا رسیور اٹھا لیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز راک ہیڈ نے ہاتھ
ا فون کا رسیور اٹھا لیا۔

یس ..... راک ہیڈ نے کہا۔

رابرٹ بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک
ابانہ آواز سنائی دی۔

یس"..... راک ہیڈ نے قدرے سرد لہجے میں پوچھا۔

باس ابھی پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پرنس جیمز اور اس
اگروپ ہلاک اور گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس علی عمران پر قاتلانہ
ناکام ہو گیا ہے۔ اس کے بعد وہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس نے
ی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے پورے سنڈیکیٹ کو ختم کر
ے۔ سب اڈے، سب آدمی یا تو ہلاک ہو چکے ہیں یا گرفتار کر لئے
یں"..... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا تو راک ہیڈ کے
ے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہاں کوئی اور گروپ ایسا نہیں ہے جو یہ کام کر سکے
ہیڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"میں نے آپ کو رپورٹ دینے سے پہلے وہاں رابطہ کیا تو
گروپ وہاں کا بڑا مشہور گروپ ہے۔ اس سانگا سے میرے
تعلقات بھی ہیں اور وہ یہاں کارمن میں بھی آتا جاتا رہتا ہے۔
نے جب اس سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس عمر
خلاف یہاں پاکیشیا میں کوئی بھی کام کرنے کے لئے تیار نہیں
کیونکہ اس شخص کو وہاں عزرائیل کہا جاتا ہے اور پھر اس سانگا
بھی بتایا ہے کہ وہ ایکریمیا سے پاکیشیا ایئرپورٹ پہنچا تو
عمران کو وہاں اپنے چند ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ پر دیکھا تھا
فلائٹ پر جانے کے انتظار میں تھے جس پر میں نے اسے کہا کہ
بارے میں مزید تفصیلات معلوم کر کے مجھے بتائے۔ ابھی
پہلے اس کا فون آیا ہے اس نے بتایا ہے کہ عمران اپنے چار سا
سمیت پاکیشیا سے کارمن روانہ ہوا ہے۔ اس نے جس فلائٹ
بارے میں بتایا ہے یہ فلائٹ یہاں کارمن کئی گھنٹے پہلے پہنچ
ہے"۔ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ شکار خود چل کر شکاریوں کے پاس
ہے۔ ویری گڈ۔ اس سانگا سے عمران کا تفصیلی حلیہ معلوم کر
یہاں سنڈیکیٹ کو یہ حلیہ دے کر حکم دے دو کہ اس شخص
حالت میں گولی سے اڑا دیا جائے اور اس کی لاش محفوظ کر لی جا

ن دی جائے"...... راک ہیڈ نے کہا۔
ں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راک ہیڈ نے
لہ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک
ج اٹھی اور راک ہیڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
راک ہیڈ نے کہا۔
یا پچ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی
مائی دی تو راک ہیڈ بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا۔
اوہ۔ یس سر جونی بول رہا ہوں سر"...... اس بار راک ہیڈ نے
صلی نام لیتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔
مجھے اطلاع ملی ہے کہ رالف نے تمہیں پاکیشیا کے علی عمران
ے میں بتا کر تمہیں کہا تھا کہ تم کوئی رقم پاکیشیا بھجوا دو"۔
طرف سے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا گیا۔
یس سر۔ رالف نے مجھے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران سے
کی کوشش کی اور کہا کہ میں اگر اپنے آپ کو اور ریڈ ٹائیگر
یلیٹ کو بچانا چاہتا ہوں تو میں فوراً ایک کروڑ ڈالر کی رقم پاکیشیا
دوں کیونکہ میں نے یہاں کارمن میں ایک پاکیشیائی کے سٹور پر
مہ کر لیا تھا۔ مجھے رالف پر بے حد غصہ آیا لیکن میں دوستی کی وجہ
سے خاموش ہو گیا لیکن میں نے اسے نہ صرف صاف انکار کر دیا بلکہ
یں نے اس عمران کو ہلاک کرانے کے لئے پاکیشیا میں ریڈ ٹائیگر
ڈیکیٹ کی ذیلی تنظیم کے سربراہ پرنس جیمز کو بھی حکم دے دیا کہ

اس علی عمران کا خاتمہ کر دیا جائے ...... جونی نے تفصیل
ہوئے کہا۔

"پھر کیا ہوا" ...... دوسری طرف سے اسی طرح بھاری اور
میں پوچھا گیا۔

"ابھی رابرٹ نے اطلاع دی ہے کہ اس عمران پر قاتلا
ناکام ہو گیا تھا۔ اس نے وہاں کی انٹیلی جنس کی مدد حاصل
پرنس جیمز کو ہلاک کر دیا اور اس کے گروپ کو گرفتار کر لیا
رابرٹ نے وہاں کے ایک اور گروپ سے بات کی تو اس گروہ
چیف نے بتایا کہ اس نے اس عمران کو ایئرپورٹ پر دیکھا
رابرٹ کے کہنے پر اس نے انکوائری کی تو اس نے بتایا کہ عمرا
آدمیوں کے ساتھ پاکیشیا سے کارمن پہنچ رہا ہے جس پر میں
رابرٹ کو حکم دے دیا کہ وہ اس عمران کا حلیہ معلوم
سنڈیکیٹ کو دے دے تاکہ اسے ہلاک کر دیا جائے۔ ابھی
کال آنے سے چند لمحے پہلے ہی میں نے یہ حکم دیا ہے" سر
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ایک کروڑ ڈالر تمہارے لئے بڑی رقم تھی" ......
پوچھا تو جونی چونک پڑا۔

"اوہ نہیں سر۔ یہ تو بڑی معمولی رقم ہے" ...... جونی نے
طرح جواب دیا جیسے اسے پاسچر کی طرف سے اس سوال کی
سمجھ نہ آئی ہو۔

یا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رالف سرکاری ایجنسی میں کام کر
پاسچر نے پوچھا۔

ہاں۔ معلوم ہے" ...... جونی نے کہا۔

پھر تم نے رالف کی بات کیوں نہیں مانی اور اپنے سنڈیکیٹ
سک میں ڈال دیا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ عمران اپنے
میت تمہارے سنڈیکیٹ کے خاتمے کے لئے کارمن پہنچ گیا
اب تمہارا سنڈیکیٹ تنکوں کی طرح بکھر کر رہ جائے گا۔ تمہیں
ی نہیں ہے کہ وہ کون ہے" ...... پاسچر نے کہا تو جونی کی
حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ چند آدمی سنڈیکیٹ کے خلاف
سکیں گے" ...... جونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اب میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔ تم کبھی سیکرٹ ایجنٹوں سے
ٹکرائے۔ تم ایک عام سے غنڈے ہو اور اس لحاظ سے تم ریڈ
سنڈیکیٹ کے بہترین سربراہ ہو لیکن تمہیں معلوم نہیں کہ یہ
ٹ ایجنٹ کس انداز میں کام کرتے ہیں اور پھر عمران سے پوری
ے سیکرٹ ایجنٹ اور بڑی بڑی مجرم تنظیمیں خوف زدہ رہتی
ایک کروڑ ڈالر کی کیا حیثیت تھی اور تم نے تو رابرٹ کو حکم
دیا ہے اور تمہارا خیال ہے کہ تمہارے غنڈے اس عمران کو
دیں گے لیکن ایسا نہیں ہو گا بلکہ اس کی جگہ وہ تمہیں۔ رابرٹ
اس پورے سیٹ اپ کا خاتمہ کر دے گا۔ اس سے کو بلیک

فیس کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تمہاری جگہ وہ دوسرے لے آئے گا لیکن اصل فکر مجھے اس بات کی ہے کہ اگر اس عمر معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی کہ بلیک فیس تمہاری سرپرستی کر تو پھر وہ بلیک فیس کے پیچھے لگ جائے گا اور یہی بات ہم چاہتے"...... پاسچر نے کہا۔

"سر آپ بے فکر رہیں اس آدمی کی ہلاکت آپ میرے ذمے دیں"...... جونی نے کہا۔

"نہیں۔ تم فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں رالف بات کرتا ہوں کہ اگر یہ عمران ایک کروڑ ڈالر تو کیا پچاس کر لے کر بھی ہٹ جائے تو سودا مہنگا نہیں ہو گا لیکن اب جب تک حکم نہ دوں تم نے سامنے نہیں آنا کیونکہ بلیک فیس اور ریڈ سنڈیکیٹ کے درمیان صرف تم رابطہ ہو۔ تم نے رابرٹ کو بھی دینا ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہر کارروائی فوراً سٹاپ کر دے۔ فوراً۔ اٹ از مائی آرڈر"...... پاسچر تیز اور انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طر سے رابطہ ختم ہو گیا تو جونی کافی دیر تک گم سم ہاتھ میں رسیور پکڑ بیٹھا رہا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ پاسچر جیسا طاقتور آدمی بھی انداز کی بات کر سکتا ہے۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر بڑھا کر اس نے فون کا کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

برٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس کے نائب ی آواز سنائی دی۔

ں ہیڈ"...... جونی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت ی مؤدبانہ ہو گیا۔

رابرٹ عمران کے بارے میں ابھی میں نے جو حکم دیا ہے اسے خ کر دیا گیا ہے اور پورے سنڈیکیٹ کو احکامات بھجوا دو کہ انہوں نے اس سلسلے میں قطعاً کوئی کارروائی نہیں کرنی"۔ جونی نے

اوہ۔ وہ کیوں باس"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

چیئرمین پاسچر کا حکم ہے۔ وہ اس عمران سے رالف کے ذریعے کوئی سودا بازی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ بھی حکم ہے کہ جب تک وہ مزید حکم نہ دیں میں انڈر گراؤنڈ رہوں تاکہ یہ عمران مجھ تک نہ پہنچ سکے کیونکہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ہمارے سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے آ رہا ہے اور اس سے ہمارے سنڈیکیٹ کو شدید خطرات لاحق ہیں"...... جونی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

لیکن باس"...... رابرٹ نے کہنا شروع کیا۔

میں تمہاری بات کا مطلب سمجھتا ہوں لیکن چیئرمین کا حکم فائنل

ہے اس لئے جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو اور سنو میں
کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں تم نے مجھ سے رابطہ نہیں کرنا بلکہ
سنڈیکیٹ کو چلانا ہے۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں سپیشل
پر خود ہی تم سے رابطہ کر لوں گا"...... جونی نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا اور جونی
ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس
ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رالف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔

"رالف سے بات کراؤ۔ میں جونی بول رہا ہوں"...... جونی
سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جونی۔ میں رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد
کی آواز سنائی دی۔

"رالف مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ تمہارا پاکیشیائی دوست
اپنے ساتھیوں سمیت یہاں کارمن پہنچ رہا ہے"...... جونی نے کہا۔

"ہاں۔ پاسچر کا فون آیا ہے اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ عم
یہاں ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے آ رہا ہے۔ چنانچہ اس
مجھے کہا ہے کہ وہ عمران کو ایک کروڑ ڈالر تو کیا پچاس کروڑ ڈالر د

ے تیار ہے بشرطیکہ عمران ریڈ ٹائیگر کے خلاف کام نہ کرے
لہ پاسچر کو معلوم ہے کہ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ مکمل طور پر تباہ ہو
ے گا اور اس طرح سنڈیکیٹ کا تمام کاروبار ختم ہو جائے گا"۔
الف نے کہا۔

"ہاں۔ چیئرمین پاسچر نے مجھے فون کیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ
ہیں ایسی آفر کر رہا ہے کیونکہ سنڈیکیٹ کا چیئرمین ہونے کے ناطے
سنڈیکیٹ کا تحفظ مطلوب ہے۔ میں نے تو اسے بہت کہا کہ وہ یہ
کام مجھ پر چھوڑ دے لیکن وہ بھی تمہاری طرح اس آدمی سے خوفزدہ ہے
لیکن اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ بہرحال پاسچر سنڈیکیٹ کے بورڈ آف
کا چیئرمین ہے اس لئے اس کی بات ماننی پڑتی ہے۔ میں ویسے
بھی ایک کاروباری سلسلے میں ایک ماہ کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں۔
میں نے پاسچر کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس عمران سے بات کرے۔ اگر وہ
مان جائے تو ٹھیک ورنہ وہ مجھے اطلاع کر دے پھر میں خود ہی دیکھ
لوں گا کہ وہ کتنے پانی میں ہے"...... جونی نے کہا۔

"تمہیں دراصل معلوم ہی نہیں ہے جونی کہ عمران کیا ہے جبکہ
چر کو معلوم ہے اس لئے اسے فکر ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں
لیکن اب یہاں آنے کے بعد شاید ہی عمران میری بات مانے"۔
الف نے کہا۔

"نہیں مانے گا تو پھر اس کا نتیجہ بھگت لے گا۔ پھر تو پاسچر کو کوئی
انس نہیں ہو گا"...... جونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں جو ہو گا سو ہو جائے" رالف نے کہا اور جونی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس نجانے انہوں نے کیوں اسے ہوا بنا رکھا۔ نانسنس"...... جونی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ ایک ماہ کے لئے ایکریمیا جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

شمائلہ اپنی رہائش گاہ میں بیٹھی ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شمائلہ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"شمائلہ بول رہی ہوں"...... شمائلہ نے کتاب پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

"دلاور بول رہا ہوں مس صاحبہ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور شمائلہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ دلاور ان کی زرعی اراضی کا مختار تھا۔ دلاور امجد حسین کا بڑا لڑکا تھا۔ یہ وہی اراضی تھی جسے غنڈوں کے ایک گروپ نے جبراً شمائلہ اور اس کی والدہ سے حاصل کر لیا تھا اور پھر خاور نے بھاگ دوڑ کر کے یہ اراضی انہیں واپس دلائی تھی۔ چونکہ اس اراضی کی وجہ سے دلاور کے والد امجد حسین کو قتل کیا گیا تھا اور شمائلہ اور اس کی والدہ کو خاصی

تکلیفوں، دشواریوں اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اس لئے اوراس کی والدہ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس اراضی کو فروخت اس سے ملنے والی رقم شمائلہ کے ریڈی میڈ گارمنٹس کے بزنس لگا دی جائے۔ اس طرح رقم بھی محفوظ ہو جائے گی اور کاروبار وسیع ہو جائے گا چنانچہ شمائلہ نے دلاور کو کہہ دیا تھا کہ وہ ار فروخت کے لئے کوئی مناسب اور اچھا گاہک تلاش کرے۔

"اوہ دلاور۔ اس وقت خیریت"...... شمائلہ نے پریشان پوچھا کیونکہ یہ شام کا وقت تھا اور شمائلہ اس وقت ایزی موڈ تھی۔

"مس صاحبہ ایک غیر ملکی گاہک اراضی کا مل گیا ہے لیکن نے کل ہی واپس کارمن جانا ہے۔ بہت معقول رقم مل جائے اس لئے اگر آپ اس سے مل کر معاملات فائنل کر دیں تو پھر باقی میں کرالوں گا"...... دلاور نے کہا۔

"غیر ملکی گاہک لیکن یہ دارلحکومت کی اراضی تو نہیں ہے یہ تو دراز دیہات کی اراضی ہے۔ اس غیر ملکی کو اس اراضی سے کیا ہو سکتی ہے"...... شمائلہ نے حیران ہو کر کہا۔

"مس صاحبہ یہ لوگ یہاں ماڈل فارمنگ کر کے اپنا کوئی کھاد فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس اراضی پر وہ بیج اور کھاد کے استعمال سے فصل پیدا کر کے اسے ماڈل دکھائیں گے"...... دلاور نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے۔ کس نے سودے کی بات کی ہے اور کتنے میں چاہتا ہے"...... شمائلہ نے پوچھا۔

مس صاحبہ ویسے تو اس اراضی کی اچھی قیمت تقریباً دو کروڑ ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر ڈیڑھ کروڑ میں بھی سودا ہو تو برا نہیں ہے۔

تم اس غیر ملکی سے بات ہوئی ہے۔ کیا کہتا ہے وہ۔ شمائلہ نے اچھا۔

اس نے اراضی کا سروے کر لیا ہے میں نے اس کے کان میں دو ڈال دیئے تھے لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ بات مالکان سے خود ہی کرے گا"...... دلاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے اسے ساتھ لے کر آجاؤ میں بات کر لیتی ہوں ۔ لہ کہا۔

ہم دو گھنٹے بعد پہنچ رہے ہیں۔ یہ دو آدمی ہیں مسٹر براؤن اور مسٹر ہیری"...... دلاور نے کہا۔

اوکے"...... شمائلہ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کتاب بند کے اسے سائیڈ ریک میں رکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ نگ روم میں جا کر اس نے لباس تبدیل کیا اور پھر اپنی والدہ کے میں چلی گئی تا کہ انہیں ان لوگوں کی آمد کے بارے میں بھی ے اور انہیں تیار ہونے کا بھی کہہ دے۔ والدہ سے بات چیت ے اس نے ملازم کو بلا کر مہمانوں کے لئے کافی تیار کرنے کا کہا

اور پھر واپس اپنے کمرے میں آکر اس نے دوبارہ کتاب اٹھا لی
کے مطالعے میں مصروف ہو گئی۔ پھر جیسے ہی کتاب ختم کی
اسے مہمانوں کی آمد کا پیغام دیا تو وہ اٹھ کر والدہ کے کمرے
اور پھر انہیں ساتھ لے کر وہ ڈرائنگ روم میں پہنچی تو وہاں دو
دلاور کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جو ان کے استقبال کے۔
کھڑے ہوئے اور پھر رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد کافی سرد
گئی اور دلاور نے کافی بنا بنا کر غیر ملکی براؤن اور جیری کے سامنے
دی۔

"مس شمائلہ آپ اپنی اراضی کی کیا قیمت وصول کرنا
ہیں"۔ براؤن نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے شمائلہ سے کہا۔

"آپ سے دلاور نے کوئی بات نہیں کی"۔۔۔ شمائلہ
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے پاکیشیائی دو کروڑ روپے بتائے ہیں لیکن یہ قیمت
زیادہ ہے"۔۔۔ براؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شمائلہ
کاروباری حس بے اختیار جاگ اٹھی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ
ملکی ہر قیمت پر یہ اراضی خریدنا چاہتے ہیں۔

"ارے صرف دو کروڑ روپے۔ اوہ نہیں مسٹر براؤن
اراضی بے حد قیمتی ہے۔ اس کی کم از کم قیمت تین کروڑ ہو سکتی
اس سے کم نہیں ہے"۔۔۔ شمائلہ نے کہا اور تو براؤن اور جیری
ساتھ ساتھ دلاور بھی چونک پڑا تھا۔

"لیکن دلاور صاحب نے تو ہمیں دو کروڑ بتائے تھے۔ ہم اسے بھی
سمجھ رہے ہیں آپ تین کروڑ بتا رہی ہیں۔ سوری یہ سودا نہیں
بنتا"۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں جس کی قسمت میں یہ اراضی ہو گی وہ خرید لے
ہمیں بھی اسے فروخت کرنے کی جلدی نہیں ہے ویسے دلاور نے
مجھے بتایا ہے کہ آپ یہاں کسی بیج اور کھاد کے لئے ماڈل فارم بنانا
چاہتے ہیں جب کہ آپ تو مجھے فارمرز کی بجائے سائنس دان لگتے
ہیں"۔۔۔ شمائلہ نے کہا۔

"ہم نہ ہی سائنس دان ہیں مس شمائلہ اور نہ ہی فارمرز ہیں ہم
اسٹیٹ ڈیلر ہیں ہم نے تو یہ اراضی ایک کمپنی کے لئے خریدنی ہے
بس۔ ویسے چلیں اب ایسا ہے کہ ہم آپ کو دو کروڑ روپے ہی
دیتے ہیں"۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"نہیں مسٹر براؤن مجھے افسوس ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے تین
کروڑ روپے سے ایک روپیہ بھی کم نہیں ہو گا اگر آپ کو یہ رقم پسند
تو سودا ہو جائے گا ورنہ نہیں"۔۔۔ شمائلہ نے فیصلہ کن لہجے
میں کہا۔

"دیکھیں مس شمائلہ یہ اراضی دارالحکومت سے بہت دور ہے
اس لئے اس کی اتنی قیمت نہیں ہو سکتی"۔۔۔ براؤن نے کہا۔

"تو آپ مت خریدیں آپ دارالحکومت کے قریب کوئی اراضی
خرید لیں"۔۔۔ شمائلہ بھی اپنی بات پر اڑ گئی تھی۔

"چلیں دو کروڑ سے کچھ اوپر لے لیجئے۔ اب ہم خالی واپس نہیں چاہتے" ...... براؤن نے کہا۔

" شمائلہ بیٹی تمہیں یہ اراضی فروخت کرنے کی کیا ضرورت تم خواہ مخواہ اسے فروخت کر رہی ہو" ...... شمائلہ کی والدہ نے کہا

" اوکے مس شمائلہ آپ خاتون ہیں اس لئے آپ کی بات ہو گئی۔ ہم آپ کو تین کروڑ روپے کے مساوی ڈالرز کا گارنٹیڈ چہ دے دیتے ہیں" ...... براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا

شمائلہ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے صرف اپنی کاروبا جس کی وجہ سے ڈیڑھ کروڑ روپے زیادہ حاصل کر لئے تھے حالا دلاور تو ڈیڑھ کروڑ روپے میں بھی اراضی فروخت کرنے پر رضامند اور پھر گارنٹیڈ چیک لے کر شمائلہ اور اس کی والدہ نے ٹرانسفر کاغذات پر دستخط کر دیئے۔

"کل آپ کو کورٹ میں پیش ہو کر اسے ٹرانسفر کرنا ہے۔ یہ کا دلاور صاحب کرالیں گے کیونکہ ہم نے کل صبح واپس چلے جانا ہے دلاور صاحب کو ہم اس کام کے لئے فیس ادا کر دیں گے۔ اب اجازت دیجئے" ...... براؤن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں کل صبح حاضر ہو جاؤں گا مس صاحبہ" ...... دلاور نے اٹھتے ہوئے کہا اور شمائلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر گار چیک لئے شمائلہ واپس اپنے کمرے میں آ گئی۔ اس نے چیک کو میں رکھا اور اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گئی لیکن اس کے ذہن میں

مسلسل یہ خلش موجود تھی کہ براؤن اور جیری کسی بھی لحاظ سے نی ڈیلر یا فارمرز وغیرہ نہ لگ رہے تھے۔ یہ تو کسی یونیورسٹی کے فیسر لگتے تھے اور پھر انہوں نے جس طرح تین کروڑ روپے میں منی خریدی تھی اس سے بھی اس کے ذہن میں خلش تیز ہو گئی تھی نلہ یہ اراضی واقعی اس قدر قیمتی نہ تھی کہ اس کی اتنی بھاری قیمت ادا کی جاتی اور ماڈل فارمنگ والی بات بھی شمائلہ کے حلق سے اتر رہی تھی کیونکہ ایسا فارم دارالحکومت کے قریب تو ہو سکتا ہے دور نہیں ہو سکتا لیکن اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس کے باوجود قدر بھاری رقم کیوں اس اراضی کی ادا کی گئی ہے۔ ایک بار تو نے سوچا کہ جو کچھ بھی ہو۔ بہرحال معاملات تو قانونی ہی ہیں یکن پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ اسے یہ بات کرنل بہزاد سے نلس کر لینی چاہئے۔ چنانچہ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس نے شروع کر دیئے۔

"کرنل بہزاد ہاؤس" ...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں شمائلہ بول رہی ہوں انکل کرنل بہزاد سے بات کرا ۔ شمائلہ نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کرنل بہزاد بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد کرنل بہزاد ی بھاری آواز سنائی دی۔

"شمائلہ بول رہی ہوں انکل میں نے آپ کو بے وقت تکلیف دی

ہے لیکن معاملات ایسے ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ آپ سے ڈسکس لو"...... شمائلہ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا اس اراضی کا مسئلہ ہے مجھے خاور نے بتایا تو تھا کہ واپس تمہارے اور تمہاری ممی کے نام ہو چکی ہے"...... کرنل نے کہا۔

"جی ہاں خاور صاحب نے تو واقعی حیرت انگیز انداز میں کام ہے۔ مجھے تو توقع ہی نہ تھی کہ وہ اس حد تک کامیاب ہو سکیں لیکن آج مسئلہ دوسرا ہے"...... شمائلہ نے کہا اور پھر اس نے ئے ساتھ دو غیر ملکیوں کی آمد اور ان کے ساتھ ہونے والے سودے کی تفصیلات بتا دیں۔

"پھر تو تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ تمہاری اراضی کی تمہیں قدر معقول قیمت مل گئی ہے پھر کیا پرابلم ہے"...... کرنل بہزاد۔ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شمائلہ نے اپنے خدشات کے بارے انہیں آگاہ کر دیا۔

"خدشات تو تمہارے واقعی قابل غور ہیں لیکن اس اراضی غیر ملکی کیا ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ بات میری سمجھ میں نہیں رہی۔ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ مجھے یہ بات بتا دی میں حکومت کے نوٹس میں اسے لے آؤں گا پھر وہ خود ہی اس سلسلے میں نگرانی کر گے"...... کرنل بہزاد نے کہا تو شمائلہ نے ان کا شکریہ ادا کیا او اطمینان بھرے انداز میں بیڈ پر دراز ہو گئی۔ دوسرے روز وہ معمول

ے مطابق ناشتہ کر کے ابھی اپنے آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی کہ ملازم نے قریب آ کر کسی صفدر سعید صاحب کی آمد کا پیغام دیا۔

"صفدر سعید۔ یہ کون صاحب ہیں"...... شمائلہ نے حیران ہو کر کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ وہ خاور صاحب کے دوست ہیں"۔ ملازم نے جواب دیا تو شمائلہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اچھا۔ تم انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ میں آ رہی ہوں"۔ شمائلہ نے کہا اور ملازم واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد جب شمائلہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو وہاں ایک مقامی آدمی موجود تھا جو خاور کی طرح بے حد وجیہہ اور لمبا تڑنگا سا تھا جو اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"میرا نام شمائلہ ہے"...... شمائلہ نے اندر داخل ہوتے ہی اپنا تعارف کرایا۔

"میرا نام صفدر سعید ہے۔ مس شمائلہ۔ خاور میرا دوست ہے۔ وہ ان دنوں ملک سے باہر ہے اس لئے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا ہے"...... اس آدمی نے بڑے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیئے اور فرمائیے کیسے آمد ہوئی ہے آپ کی"۔ شمائلہ نے کہا۔

"مس شمائلہ آپ نے کرنل بہزاد صاحب سے اپنی زرعی
کی فروخت کے سلسلے میں خدشات کا اظہار کیا تھا انہوں نے
بارے میں سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان سے بات
سرسلطان صاحب نے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سے
کی۔ میرا تعلق بھی انٹیلی جنس سے درپردہ ہے۔یوں سمجھئے کہ میں
کا ایسا کارندہ ہوں جس کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ صاحب تو
طرف سنٹرل انٹیلی جنس کا باقی عملہ بھی واقف نہیں ہے۔
ڈائریکٹر جنرل کو معلوم ہے اور ہمارا کام اسی نوعیت کے خدشات
بارے میں تحقیقات کرنا ہوتا ہے۔خاور بھی ہمارا ساتھی ہے۔
ڈائریکٹر جنرل صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں اس سلسلے میں کا
کروں اور میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اراضی کے کاغذات
نقول مجھے دے دیں اور اس خریدنے والی پارٹی کی بھی نشاندہی
دیں۔اس کے بعد آپ بے فکر ہو جائیں اگر اس سلسلے میں حکومت
ملک کا کوئی مسئلہ ہوا تو ہم خود اس سے نمٹ لیں گے"...... صفد
نے کہا۔

"وہ کاغذات میرے اراضی کے مینجر دلاور حسین کے پاس ہیں
وہ میرے آفس آئے گا تاکہ مجھے ٹرانسفر کے لئے کورٹ لے جائے
میرے آفس دس بجے تشریف لے آئیں میں دلاور کو کہہ کر آپ
کاغذات کی نقول بھی دلا دوں گی۔جہاں تک اس پارٹی کا تعلق ہے
وہ دونوں غیر ملکی تو شاید آج واپس چلے گئے ہوں کیونکہ اس کام کے

ے انہوں نے دلاور کو ہی اختیارات دیئے ہیں۔البتہ دلاور کے پاس
ان کا پتہ اور دیگر تفصیلات ہوں گی وہ بھی آپ کو مل جائیں
گی"...... شمائلہ نے کہا۔
"او کے۔بے حد شکریہ۔میں آپ کے آفس دس بجے حاضر ہو
جاؤں گا لیکن آپ نے دلاور صاحب سے میرا تفصیلی تعارف نہیں
کرایا"...... صفدر نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں۔لیکن کیا آپ کو میرے آفس کا پتہ
معلوم ہے"...... شمائلہ نے حیران ہو کر کہا۔
"جی ہاں کرنل بہزاد صاحب نے آپ کی رہائش گاہ کا اور آپ کے
کا پتہ دیا تھا"...... صفدر نے کہا اور شمائلہ نے اثبات میں سرہلا
دیا۔
"صفدر صاحب اگر کوئی گڑبڑ ہے تو میں یہ رقم واپس کر کے سودا
بھی منسوخ کر سکتی ہوں میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے میرے
ملک کو کسی قسم کا نقصان پہنچے"...... شمائلہ نے کہا تو صفدر بے
اختیار مسکرا دیا۔
"آپ کا یہ جذبہ قابل تعریف ہے مس شمائلہ لیکن آپ بے فکر
رہیں۔آپ قانونی طریقے سے سب کام کر رہی ہیں۔اگر کوئی گڑبڑ
ہوئی بھی ہی تو حکومت خود سنبھال لے گی"...... صفدر نے کہا اور
اٹھ کھڑا ہوا۔
"ارے ارے۔تشریف رکھیں ناشتہ کر کے جائیں"...... شمائلہ

نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں نے ناشتہ کیا ہوا ہے اور میں نے ضروری کام نمٹانے ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سلام کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو شمائلہ نے بے اختیار ایک سانس لیا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ صفدر نے اس سے کچھ نہ چھپایا ہے لیکن ظاہر ہے وہ کیا کر سکتی تھی۔ بہرحال اسے اطمینان کہ اس نے حکومت کو اطلاع کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔

مران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ اسے یہاں آئے ہوئے ابھی صرف دو گھنٹے ہی گزرے تھے۔ یہاں ا انہوں نے لنچ کیا تھا اور اب لنچ کے بعد وہ کافی پینے میں مصروف تھے۔

عمران صاحب۔ ہمارا مشن دراصل ہے کیا"...... خاور نے کہا۔

تہیں میں نے بتایا تو تھا کہ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے خلاف ہم نے کام کرنا ہے۔ اس کے چیف کا نام جونی ہے جو راک ہیڈ کہلاتا ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے اور پھر اس کو کور کر کے اس نڈیکیٹ کے خلاف کام کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

اپ نے وہاں پاکیشیا میں بھی یہی بات کی تھی لیکن وہاں چونکہ مشن کا وقت نہیں تھا اس لئے اس پر مزید بات نہیں ہو سکی اور

سفر کے دوران آپ اپنی عادت کے مطابق سوتے میں خرا
رہے ہیں اس لئے اب موقع ملا ہے کہ آپ سے اس سلسلے میں
بات ہو سکے۔ یہ بات تو بہرحال مسلمہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ
کسی سنڈیکیٹ کے خلاف مشن پر کام نہیں کر سکتی اس لئے
بات ہے وہ آپ بتائیں"...... خاور نے کہا

"حیرت ہے۔ کسی خاتون کا ذرا سا سہارا بھی مل جائے تو
کو بھی زبان مل جاتی ہے۔ شمائلہ سے تعارف کیا ہو گیا ہے
اس طرح بول رہے ہو جیسے تمہاری ساری عمر بازاروں
لگاتے گزری ہو"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں
گونج اٹھا۔

"آپ یونیورسٹی کے پروفیسر کی مثال بھی تو دے سکتے ہیں
مجمع باز کی مثال دینے کی کیا ضرورت تھی"...... خاور نے مسکر
ہوئے کہا۔

"اس کے لئے بڑی بڑی ڈگریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ البتہ
تم یونیورسٹی کے پروفیسر کی بجائے صرف پروفیسر کہہ دیتے تو بات
جاتی۔ کیونکہ شعبدہ باز بھی اپنے آپ کو پروفیسر ہی کہتے ہیں"
نے جواب دیا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے اور
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی
اٹھی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں

ران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ نہ صرف اپنے اصل حلیوں
تھے بلکہ عمران نے اپنے اصل نام سے ہوٹل میں کمرہ بک کرایا

رالف بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ نے میرے ساتھ بڑی
اتی کی ہے کہ اپنی آمد کی مجھے اطلاع بھی نہیں دی"...... دوسری
سے کہا گیا۔

میں نے سوچا کہ کل تمہیں تمہارا دوست جونی عرف راک ہیڈ
ت نہ کرے۔ اس لئے خاموش رہا تھا"...... عمران نے
ملراتے ہوئے جواب دیا۔

اس نے کیا شکایت کرنی تھی۔ بہرحال اگر آپ مجھے تھوڑا سا
لت دیں تو میں آپ کے پاس آ جاؤں۔ اسی سلسلے میں کچھ ضروری
تیں کرنی ہیں"...... رالف نے کہا۔

وقت تو میرے پاس اتنا ہوتا ہے کہ کوئی مفت بھی لینے کے
تیار نہیں ہوتا اس لئے تم جتنا چاہو لے سکتے ہو۔ مجھے کیا اعتراض
ملتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

او کے۔ شکریہ"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا
راس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

رالف صاحب کون ہیں"...... اس بار صدیقی نے پوچھا۔

میرا دوست ہے اور ساتھ ہی چیف آف ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ
نف راک ہیڈ کا بھی دوست ہے۔ اس طرح دوستی کی تکون

میں یہ اکیلا دو زاویوں کا مالک ہے"...... عمران نے جواب
سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اس لئے یہ دو زاویوں کا مالک ہے کہ آپ کی دوستی جو
نہیں ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمرا
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب کیا واقعی ہم یہاں ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے
کام کرنے آئے ہیں"...... خاور نے ایک بار پھر حیرت بھر
میں کہا۔

"فی الحال تو یہی مشن ہے۔اب رالف سے مذاکرات ہو
پھر شاید معاملات کوئی اور رخ تبدیل کر لیں"...... عمران
خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران فی
بتانا نہیں چاہتا اور یہ بات سب جانتے تھے کہ عمران اگر کچھ
چاہے تو پھر اس سے کچھ معلوم نہیں کیا جا سکتا بلکہ پوچھنے والا
کر اپنے ہی بال نوچنے پر اتر آتا ہے اس لئے خاور خاموش ہو گیا
دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ
ایک ادھیڑ عمر لیکن صحت مند اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل
یہ رالف تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو عمران کے ساتھی
کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"عمران صاحب مجھے معلوم ہے کہ آپ کی اور آپ کے

اور ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے خلاف ہے کیونکہ اس احمق جونی
صرف رقم دینے سے انکار کر دیا تھا بلکہ اس سے مزید یہ حماقت
تھی کہ اس نے وہاں آپ پر قاتلانہ حملہ بھی کرایا تھا لیکن اس
کی اطلاع ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین
کو بھی ہو گئی۔ پاسچر بھی میری طرح آپ سے بہت اچھی طرح
ہے کیونکہ وہ بھی سرکاری ایجنسیوں سے متعلق رہا ہے۔چنانچہ
نے فوری طور پر معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔آپ کی
آمد کی اطلاع جونی کو پاکیشیا سے مل چکی تھی اور اس نے یہاں
سنڈیکیٹ کو آپ کی ہلاکت کا حکم بھی دے دیا تھا۔ لیکن پاسچر
ری طور پر نہ صرف یہ حکم منسوخ کرا دیا ہے بلکہ اس نے جونی
بھی ملک سے باہر بھجوا دیا ہے۔اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے فون
کہا ہے کہ میں آپ سے مل کر ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کی طرف
معذرت کروں اور آپ کو بتا دوں کہ وہ آپ کی مطلوبہ رقم ایک
ڈالر کی بجائے پچاس کروڑ ڈالر ادا کرنے کے لئے تیار ہے
آپ سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی اقدام نہ کریں"...... رالف
تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پچاس کروڑ ڈالر تو راجہ عزیز کی رقم نہیں بنتی۔وہ تو صرف ایک
ڈالر ہی بنتی ہے۔اگر پاسچر صاحب وہ رقم راجہ عزیز صاحب کو
یں تو میری طرف سے معاملات ختم سمجھے جائیں کیونکہ میں
خدائی فوجدار نہیں ہوں کہ یہاں کے مجرم سنڈیکیٹ کے

ساتھ لڑتا پھروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ آپ نے یہ بات کر کے عزت رکھ لی ہے کیونکہ میں نے پاسچر سے وعدہ کیا تھا کہ میں منوا لوں گا۔ ٹھیک ہے رقم راجہ عزیز صاحب تک پہنچ جائے" رالف نے کہا۔

"راجہ عزیز اور اس کی بیوی حکومت کارمن کے خرچ علاج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ چیف سیکرٹری صاحب نے بندوبست کیا ہے کیونکہ بہرحال میری کارمن کی باشندہ ہے گارڈ ہسپتال میں وہ دونوں موجود ہوں گے تم وہاں ان کا پتہ رقم انہیں پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے پہنچ جائے گی۔ لیکن اب آپ میرے ساتھ کیونکہ آپ میرے مہمان ہیں"...... رالف نے مسکراتے ہوئے

"نہیں ہم نے ایکریمیا جانا ہے۔ میں تو یہاں اس لئے رک تا کہ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے اس جونی صاحب سے تعارف جائے۔ بہرحال اب یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے اس لئے ہم نے ایکریمیا جانا ہے۔ اگر واپسی پر وقت ملا تو تم سے ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا پھر رالف نے بے حد اصرار کیا لیکن نے بہرحال اس سے معذرت کر لی اور رالف اجازت لے کر چلا گیا۔

"لو بھئی اب تمہارے سوال کا جواب مل گیا"...... عمرا

راتے ہوئے خاور سے کہا۔

میری سمجھ میں تو بات نہیں آئی۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ سوال کا ب مل گیا ہے"...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔

عمران صاحب معاملات تو واقعی عجیب ہو گئے ہیں۔ اگر ہم ریڈ یکیٹ کے خلاف مشن پر آئے تھے تو پھر یہ مشن تو ختم ہو گیا لیکن نے ایکریمیا جانے کا صرف بہانہ ہی کیا ہے یا واقعی ہم نے ایکریمیا ے"...... صدیقی نے کہا۔

ہم نے واقعی ایکریمیا جانا ہے لیکن وہاں پہنچ کر ہماری پھر یہاں ں ہو گی لیکن پھر ہم میک اپ میں اور نئے کاغذات کے ساتھ ں گے۔ تم نے دیکھا کہ ریڈ سنڈیکیٹ کس قدر باخبر ہے کہ ہماری یشیا سے روانگی کا بھی انہیں علم ہو گیا ہے اس لئے لامحالہ اگر ہم ں سے میک اپ کر کے غائب ہو گئے تو وہ لوگ نہ صرف چونک ں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں ٹریس کرنے کے لئے پوری طاقت یں اس لئے ہمیں یہاں سے ایکریمیا جانا ہے اور پھر نئے میک اپ نئے کاغذات کے ساتھ واپس آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ رقم کی ادائیگی کے باوجود ریڈ نڈیکیٹ کو معاف کرنے پر تیار نہیں ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

نہیں یہ بات نہیں۔ ریڈ سنڈیکیٹ ایک عام سی مجرم تنظیم ہے ایسی تنظیمیں ہر ملک میں ہوتی ہیں۔ میرے دوست راجہ عزیز پر ں نے ظلم کیا۔ اس لئے میں نے رالف سے کہا تھا کہ وہ یہ رقم

راجہ عزیز کو دلوا دے ورنہ میں سنڈیکیٹ سے اسے زبردستی لوں گا۔ رالف مجھے جانتا ہے اس لئے اس نے جونی سے بات کے بعد کیا ہوا یہ تمہیں بھی معلوم ہے اور تمہاری یہ بات درست ہے کہ ہم یہاں اس سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے آئے کیونکہ یہ بہرحال میرا ذاتی مسئلہ تو ہو سکتا ہے سیکرٹ نہیں ہو سکتا۔ اگر میں اس مشن پر یہاں آتا تو تمہاری بجائے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا ہوتے۔ اب چونکہ سنڈیکیٹ والا ختم ہو گیا ہے اس لئے اب میں تمہیں اصل مشن بتاتا ہوں نے کہا۔

اگر آپ بلیک فیس اور اس دھات کی فائل کے بارے بتانا چاہتے ہیں تو یہ بات تو چیف ہمیں بتا چکا ہے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اس سلسلے میں کیا منصوبہ بندی کی ہے نے کہا۔

مجھے معلوم ہے کہ چیف نے تمہیں اس بارے میں بتا دیا اس نے مجھے بتایا تھا کہ تمہیں کس پوائنٹ پر بریف کیا گیا ہے۔ تمہیں اس کا طریقہ کار بتانا چاہتا تھا۔ یہ بات معلوم ہوئی ہے اصل بلیک فیس انتہائی خفیہ تنظیم ہے اور ریڈ سنڈیکیٹ کو اس سامنے رکھا ہوا ہے اور بلیک فیس اپنے سارے کام ریڈ سنڈیکیٹ کے ذریعے ہی مکمل کراتی ہے اس لئے پہلے میرا خیال تھا کہ سنڈیکیٹ کے جونی کے ذریعے اصل بلیک فیس کے کسی بڑے

وں گا اور پھر اس سے فائل حاصل کی جائے لیکن اب رقم کی کے بعد یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ البتہ رالف نے پاچر کا نام لیا ڈ سنڈیکیٹ کے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین ہے لیکن یہ پاچر مطلوبہ آدمی نہیں ہو سکتا ورنہ لامحالہ رالف اس کا نام اتنی ے نہ لے دیتا اس لئے اب ایکریمیا سے واپسی کے بعد ہم نے ی کو ٹریس کرنا ہے۔ عمران نے کہا۔

پ کے دوست رالف کو یقیناً اس کے بارے میں علم ہو گا۔ ے کہا۔

ہاں لیکن وہ بااصول آدمی ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا اور میں ے زبردستی پوچھنا نہیں چاہتا عمران نے کہا۔

تو پھر اس پاچر کو ہی گھیرا جا سکتا ہے وہ آخر بورڈ آف گورنرز کا مین ہے۔ لامحالہ اسے سب کچھ معلوم ہو گا صدیقی نے کہا۔

ہاں۔ لیکن ایسا ایکریمیا سے واپسی کے بعد ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ے جانے کے بعد وہ ہر طرح سے مطمئن ہو چکے ہوں گے۔ ان نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں میز کے پیچھے
کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک
ہوئی تھی اور اس کی نظریں فائل کے کاغذات پر جمی ہوئی
سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اس ادھیڑ
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گارنش بول رہا ہوں" ...... ادھیڑ عمر آدمی نے
میں کہا۔

"لارڈ بول رہا ہوں گارنش" ...... دوسری طرف سے ایک
آواز سنائی دی تو گارنش بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ یس سر۔ حکم فرمایئے" ...... گارنش نے انتہائی مودبا
میں کہا۔

"ٹی ایکس کے بارے میں کیا ہو رہا ہے۔ کام آگے بڑھا

...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

یں سر۔ پاکیشیا میں ان پہاڑیوں سے ملحقہ اراضی خرید لی گئی
۔ وہاں سرکاری طور پر ایک فیکٹری لگائی جائے گی جبکہ انڈر گراؤنڈ
یی مشینری نصب کی جائے گی جس سے ٹی ایکس کو نکالا جا سکے
انتہائی خاموشی سے ٹی ایکس یہاں کارمن پہنچ جائے گی پھر اس
کو مقامی لوگوں کو فروخت کر دیا جائے گا" ...... گارنش نے
ب دیتے ہوئے کہا۔

تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو" ۔ لارڈ
نے کہا تو گارنش بے اختیار اچھل پڑا۔

یس سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں اس کے متعلق کون یہودی ہو گا
نہیں جانتا ہو گا۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ...... گارنش نے
ت بھرے لہجے میں کہا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ اس کے خطرناک ترین
ینٹ علی عمران کی سربراہی میں اس وقت کارمن میں موجود
ب ...... لارڈ نے کہا تو گارنش کی آنکھیں حیرت کی شدت سے
پھیل کر اس کے کانوں تک پہنچ گئیں۔

اوہ اوہ۔ لیکن کس لیے۔ کیا انہیں ٹی ایکس کے بارے میں علم
و گیا ہے" ...... گارنش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ مجھے ابھی پاسچر نے فون کر کے
بارے حالات بتائے ہیں۔ اس عمران کا کوئی دوست یہاں کارمن

میں طویل عرصے سے رہتا تھا۔ اس کا نام راجہ عزیز تھا۔ اس ۔
ایک عورت میری سے شادی کی تھی اور یہاں انہوں نے ک
جنرل سٹور بنایا ہوا تھا۔ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ نے اس سٹور کے
کوئی کلب بنانا تھا اس کے لئے جونی نے اس کے سٹور پر جبراً ق
لیا۔ اس کے دونوں بچوں کو ہلاک کر دیا اور انہیں زخمی کر
لوگ واپس پاکیشیا چلے گئے۔ وہاں شاید عمران کو اس کا علم
اس نے رالف سے بات کی اور ایک کروڑ ڈالر طلب کئے کہ
خیال کے مطابق سٹور کی اتنی ہی قیمت بنتی تھی۔ رالف نے
سے بات کی لیکن جونی کو اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
بارے میں علم ہی نہیں تھا اس لئے اس نے نہ صرف انکار کر د
اس نے وہاں پاکیشیا میں اپنے گروپ کے ذریعے عمران پر قاتلا
کرا دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہاں پورا گروپ بھی ختم ہو گیا اور عمران
ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گیا۔ اس کا علم پاسچر کو ہو گیا تو اس
جونی کو انڈر گراؤنڈ کر دیا اور رالف کے ذریعے عمران سے بات
عمران مان گیا کہ رقم راجہ عزیز کو ادا کر دی جائے تو وہ ریڈ سنڈ
کے خلاف کام نہیں کرے گا۔ چنانچہ معاملہ تو طے ہو گیا اس
ریڈ سنڈیکیٹ تو بچ گیا لیکن پاسچر نے مجھے بتایا ہے کہ عمران
ساتھیوں سمیت ایکریمیا جا رہا ہے۔ اس بات پر میں چونک پڑا
کیونکہ ہم نے یہ رپورٹ ایکریمیا سے ہی اڑائی ہے اور ایکر
ایجنٹ اب بھی اس رپورٹ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اگر ع

آیا اور اسے اس رپورٹ کے بارے میں علم ہو گیا تو پھر چاہے
لیک فیس کو ٹریس کر کے فائل حاصل نہ کر سکے لیکن پھر پاکیشیا
ایس کا حصول قطعی ناممکن ہو جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔
آپ کی بات درست ہے۔ پھر کیا کیا جائے"...... گارنش نے

میرا خیال ہے کہ تم اس جہاز کو فضا میں ہی کرش کرا دو جس
لوگ سفر کر رہے ہیں اس طرح معاملہ ہی ختم ہو جائے گا اور
اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر ایکریمیا میں کسی بھی گروپ کے ذریعے انہیں
ختم کرا دو لیکن نہ تم نے سامنے آنا ہے اور نہ بلیک فیس نے ورنہ
وہ ان بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔
"یہاں کارمن میں کیوں نہ ان پر حملے کرائے جائیں"۔ گارنش
نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ احمق ہو گئے ہو۔ یہاں اس پر حملہ ہوا تو وہ ریڈ
سنڈیکیٹ کے پیچھے لگ جائے گا اور وہاں سے اسے بلیک فیس کے
بارے میں علم ہو جائے گا اور یہ بات میں نہیں چاہتا"...... لارڈ نے
کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں بندوبست کرتا ہوں۔ ان کے بارے میں
تفصیلات کہاں سے ملیں گی"...... گارنش نے کہا۔
"اس وقت وہ ہوٹل میلوڈی میں مقیم ہیں۔ اصل حلیوں میں
ہیں اور اصل ناموں پر ہی انہوں نے کمرے بک کرائے ہوئے ہیں

اور لامحالہ یہ اصل ناموں پر ہی ایکریمیا جائیں گے اس لئے ہو
اور ایئرپورٹ سے تمہیں اس سلسلے میں پوری تفصیلات مل
لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ جو اقدام کرنا اس انداز میں کر
بلیک فیس یا ریڈ سنڈیکیٹ کسی طور پر سامنے نہ آئے"......
کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں اچھی طرح اس بات کو سمجھتا ہوں
فکر رہیں میں ایسے انتظامات کروں گا کہ یہ لوگ کسی طرح
سے نہ بچ سکیں گے"...... گارنش نے کہا۔

"اوکے مجھے نتیجے کی رپورٹ ضرور دینا"...... دوسری طرف سے
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گارنش نے ایک طو
سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور
میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔
دیر تک وہ اسے دیکھتا رہا پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ڈائری
کر کے واپس دراز میں رکھی اور دراز بند کر کے اس نے رسیور
اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گرینڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
سنائی دی۔

"گارنش بول رہا ہوں۔ گاربی سے بات کراؤ"...... گارنش نے
تیز لہجے میں کہا۔

الڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
یلو گاربی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری
نائی دی۔
نش بول رہا ہوں گاربی۔ فوراً مجھے سپیشل پلازہ میں ملو
ضروری کام ہے اور اس سے تمہیں اور مجھے لمبا مال بھی ملے
گارنش نے کہا۔
اوہ اچھا۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
نے رسیور رکھا، میز پر پڑی ہوئی فائل بند کر کے اس نے دراز
رکھی اور پھر اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
بعد اس کی کار شہر کے وسط میں واقع ایک پلازہ کی طرف بڑھی چلی
رہی تھی۔ اس رہائشی پلازہ میں گارنش نے ایک ساؤنڈ پروف
ٹ الاٹ کرایا ہوا تھا اور وہ اہم بات چیت یہاں کرتا تھا۔ ویسے تو
بلیک فیس کا چیف تھا لیکن بظاہر اس کا دھندہ شراب اور اسلحہ کی
سمگلنگ تھی اور اس کے لئے اس نے ایک چھوٹا سا گروپ بنایا ہوا
جس کا نام اس نے گارنش گروپ رکھا ہوا تھا۔ گاربی بھی ایک
تنظیم کا چیف تھا اس تنظیم کا کام قتل و غارت وغیرہ تھا اور یہ
ب پر بڑے سے بڑا اقدام کر لیتے تھے اور اس معاملے میں ان کی
ت نہ صرف کارمن بلکہ پورے یورپ میں پھیلی ہوئی تھی اس
گارنش نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے گاربی
خدمات حاصل کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ سپیشل پلازہ میں اپنے

فلیٹ پر پہنچ کر اس نے الماری کھول کر اس میں سے شراب نکالی اور ایک گلاس اٹھا کر اس نے اس میں شراب بھری اور لے کر آہستہ آہستہ شراب پینی شروع کر دی۔ ابھی گلاس ہی ختم کیا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔ اس نے پکڑا ہوا گلاس میز پر رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طر گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک نوجوان موجود تھا تھا۔

"آؤ گاربی میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... گارنش نے طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"ٹریفک لاک کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے"...... گاربی نے داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا اور گارنش نے مسکرا کر اثبات سر ہلاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں ہی اندرونی میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ گارنش نے ایک اور گلاس نکال کر م رکھا اور اسے شراب سے بھر دیا۔

"تمہاری یہاں خصوصی طور پر آمد کا مطلب ہے کہ کوئی مشن ہے"...... گاربی نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ خاص ہی نہیں بلکہ اسے خاص الخاص سمجھو اور میں بہت سوچ سمجھ کر تمہارا انتخاب کیا ہے"...... گارنش نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہت شکریہ۔ تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے میں اسے ہر صورت

تا"...... گاربی نے کہا۔

یا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا کا ایک نوجوان ہے نام علی عمران ہے۔ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے دنیا کی سب سے فعال اور خطرناک سیکرٹ سروس سمجھا جاتا ں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کریڈٹ پر بلامبالغہ نہیں بلکہ ہزاروں انتہائی خوفناک مشنز کی کامیابی موجود ہر لحاظ سے ناقابل شکست سمجھا جاتا ہے لیکن بہرحال وہ ہے الر اس پر باقاعدہ منصوبہ بندی اور اس انداز میں حملہ کیا لہ اسے معلوم ہی نہ ہو تو اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ علی اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اس وقت یہاں کارمن ملومت کے ہوٹل میلوڈی میں اپنے اصل حلیوں اور اصل ں کے ساتھ موجود ہے اور کسی بھی وقت وہ ایکریمیا کے لئے اا لر سکتے ہیں۔ تمہیں ہوٹل میلوڈی سے اس بارے میں صیلات مل جائیں گی لیکن تم نے انہیں یہاں کارمن میں کچھ نہیں اا ، وہ ہمارے پیچھے لگ جائیں گے۔ سب سے بہتر تو یہی ہے کہ ں جہاز کو جس میں یہ لوگ سفر کر رہے ہوں فضا میں کسی ط ں ریش کر دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر ایکریمیا میں ان کے جہاز ، اترتے ہی ان پر اس انداز میں حملہ کرو کہ وہ کسی صورت بچ نہ ں لیکن یہ بات یاد رکھنا اگر انہیں معمولی سا شک بھی ہو گیا یا وہ ں سے پہلے حملے سے بچ نکلے تو پھر نہ صرف یہ کہ وہ تمہارے ہاتھ نہ

آئیں گے بلکہ تم اور تمہارے پوری تنظیم بھی ان کے ہاتھوں
جائے گی۔ وہ میک اپ کے بھی ماہر ہیں اور ان کی کارکردگی
مثال ہے۔ اب تم بولو کیا تم یہ کام کرنے پر تیار ہو"۔ گارنش
کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ میرے لئے یہ انتہائی معمولی
ہے"...... گاربی نے جواب دیا۔

"بس اسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ میں نے تمہارا انتخاب اس
ہے کہ تم اپنے مشن کے لئے انتہائی ٹھوس انداز میں منصوبہ
کرتے ہو اور چاروں طرف کا خیال رکھتے ہو لیکن اس مشن کو
خاص سمجھنا۔ جہاں تک معاوضے کا تعلق ہے اس کی فکر مت کرو
معاوضہ تم مانگو گے چاہے وہ کتنا بھی کیوں نہ وہ تمہیں مل جا
لیکن شرط کامیابی ہے اور دوسری بات یہ کہ تم خود کسی صو
سامنے نہیں آؤ گے"...... گارنش نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ میں
منصوبہ بندی کروں گا کہ یہ لوگ کسی طرح بھی بچ نہ سکیں
گاربی نے کہا۔

"او کے۔ یہ لو دس لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک یہ پیشگی کے
رکھ لو۔ کام تم کرو معاوضہ میں تمہیں دوں گا"...... گارنش
جیب سے ایک چیک نکال کر گاربی کو دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ میں جلد ہی تمہیں کامیابی کی خبر دوں گا"...... گاربی

لہرا ہوا۔

ی ہوشیاری اور سمجھداری سے کام کرنا"...... گارنش نے کہا
۔ ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایکریمین ایئر لائن کا دیو ہیکل طیارہ فضا کی بلندیوں میں
تھا۔ طیارے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت سوار تھا۔
کارمن سے فلائی کئے ہوئے چار گھنٹے گزر چکے تھے اور اب طیا
میں نارابی ایئرپورٹ پر کچھ دیر کے لئے اترنا تھا تاکہ فیول
سکے۔ عمران اپنی سیٹ کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں بند کئے
کہ اچانک پائلٹ نے طیارہ نارابی ایئرپورٹ پر اتارنے
اور اس کے ساتھ سیٹوں پر موجود تمام مسافروں نے بیلٹس
شروع کر دیں۔ طیارے میں چھائی ہوئی خاموشی یکلخت
تبدیل ہو گئی اور پھر طیارہ ایئرپورٹ پر اترنے میں مصروف
یہاں اس نے نصف گھنٹہ رکنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد طیارہ ایئر
اتر گیا اور طیارہ رکتے ہی مسافروں نے بیلٹس کھولنا شروع کر
اچانک عمران چونک پڑا اس کی آنکھیں حلقوں میں سرچ

نا شروع ہو گئیں۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا
ے ساتھ ہی طیارے میں ایک آدمی کی چیخ گونجی۔ عمران نے
ں تیزی سے اسے اٹھا کر سائیڈ پر ایک خالی سیٹ پر پٹخ دیا
ے میں شور برپا ہو گیا۔ عورتیں بے اختیار چیخنے لگیں۔
اے سنبھالو۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بیٹھے ہوئے
اتھیوں سے کہا اور چوہان اور نعمانی نے اسی تیزی سے آگے بڑھ
ے سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے نوجوان کو جکڑ لیا۔
تیزی سے اس سیٹ کی طرف پلٹا جس سے یہ نوجوان اٹھا تھا
ے لمحے اس نے سیٹ کے نیچے سے اخباری کاغذ میں لپٹا ہوا
ول سا اٹھا لیا۔ اس گولے میں سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی
سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس
لپٹا ہوا اخبار علیحدہ کیا تو اندر گتے کا ایک چھوٹا سا ڈبہ تھا۔
نے ڈبہ کھولا اور دوسرے لمحے عمران کے ساتھیوں کے ساتھ
ہاں موجود لوگ بے اختیار چیخ اٹھے کیونکہ گتے کے ڈبے میں
انتہائی طاقتور لیکن جدید ساخت کا ٹائم بم موجود تھا۔ عمران
ائی ساتھیوں نے چونکہ عمران کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا اس
ان بغیر کسی مداخلت کے اپنے کام میں مصروف تھا۔ اس نے
اتھوں میں موجود بلیڈ کی مدد سے انتہائی مہارت سے ٹائم بم کو
وں میں ہی ناکارہ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف اس پر
چھوٹے سے ڈائل پر موجود چلتی ہوئی سوئی رک گئی بلکہ اس

میں سے نکلنے والی ہلکی سی ٹک ٹک کی آوازیں بھی ختم
عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے پائلٹ
تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کے قریب پہنچ گئے۔
" یہ۔ یہ بم۔ یہ کس نے رکھا ہے۔ یہ کیا ہے "......
چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔
" فکر مت کرو۔ اب یہ ناکارہ ہو چکا ہے "...... عمران نے
گارڈ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ سیٹ پر جو
نعمانی کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے اس نوجوان پر جھپٹ پڑا
نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اپنا انگوٹھا اس کی شہ رگ پر
اسے مخصوص انداز میں دبا دیا۔
" بتاؤ کس گروپ سے ہو تم بتاؤ ورنہ "...... عمران نے
ہوئے کہا۔
" گگ۔ گگ گاربی۔ گاربی کارمن کا گروپ "...... اس
نے رک رک کر اور بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار
ہو گیا۔ اسی لمحے ایئرپورٹ سکیورٹی کے افراد تیزی سے اندر
انہوں نے عمران اور مسافروں کے کہنے پر اس نوجوان کو پکڑ لیا
" آپ بھی آئیے "...... سکیورٹی آفیسر نے کہا اور عمران نے
میں سر ہلا دیا۔ مسافروں کے چہروں پر عمران کے لئے انتہائی
کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ عمران کے ساتھیوں کے ہونٹ
ہوئے تھے اور پھر وہ سب سکیورٹی کی علیحدہ گاڑی میں بیٹھ کر

ت میں پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی اس نوجوان نے ٹائم بم سے
لاعلمی کا اظہار کر دیا۔ جب عمران نے بیان دیا کہ اس نے
ٹک ٹک کی ہلکی سی آوازیں سنیں تو ان آوازوں کی وجہ سے
معلوم ہو گیا کہ ٹائم بم اس سیٹ کے نیچے رکھا گیا ہے جس
نوجوان اٹھ کر گیا تھا اس لئے اس نے پہلے اس نوجوان کو پکڑا
بم نکال کر اسے ناکارہ کر دیا۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے
عمران نے سکیورٹی حکام کو بتایا کہ ان کا تعلق پاکیشیا کی
ل پولیس سے ہے اس لئے وہ ایسے معاملات میں باقاعدہ تربیت
ہیں اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے کوٹ کی ایک خفیہ
ے سپیشل پولیس کا سرکاری بیج بھی نکال کر دکھا دیا۔
لیکن یہ نوجوان تو اس سے لاتعلقی کا اظہار کر رہا ہے "۔ سکیورٹی
آفیسر نے کہا۔
جس اخبار کو اس نے آواز کو مزید مدھم کرنے کے لئے بم کے
لپیٹا ہے یہ اس اخبار سے اپنی ڈائری میں کچھ نوٹ کرتا رہا ہے۔
ان ڈائری چیک کرو اور اس اخبار کو ابھی ثبوت سامنے آ جائے
عمران نے کہا تو سکیورٹی آفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر
ان اور اس کے ساتھیوں کو تمام رسمی اور کاغذی کارروائی کے بعد
ٹ پر جانے کی اجازت دے دی گئی جب کہ اس نوجوان کو کسی
سپیشل سیل میں پہنچا دیا گیا لیکن عمران نے اس فلائٹ پر ایکریمیا
جانے کا فیصلہ ترک کر دیا اور وہ اپنا آئندہ سفر منسوخ کر کے

ایئرپورٹ سے باہر آ گئے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
سے نکل کر بس اسٹینڈ پر پہنچا اور تھوڑی دیر بعد وہ بس میں
میں داخل ہو رہے تھے۔ بس اسٹینڈ پر پہنچ کر عمران اپنے
سمیت نیچے اترا اور پھر وہ پیدل آگے بڑھتے ہوئے فائیو سٹار کلب
سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ
اور وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے سائیڈ کی
بڑھتے چلے گئے۔ بلڈنگ کے آخری کونے میں سیڑھیاں اوپر
تھیں اور سیڑھیوں کے باہر دو باوردی مسلح دربان موجود تھے۔

"فرانسکو اپنے آفس میں موجود ہے"...... عمران نے ایک
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں مگر"...... اس دربان نے غور سے عمران اور
ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"اسے کہو کہ پاکیشیا سے علی عمران آیا ہے"...... عمران
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دربان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سیڑھیاں
ہوا اوپر چلا گیا۔ شاید یہ عمران کی سنجیدگی یا اس کی وجاہت کا اثر
یا پھر پاکیشیا جیسے دور دراز علاقے کا نام سن کر دربان نے کسی
کی حیل وحجت غیر ضروری سمجھی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک لحیم شحیم
سیڑھیوں پر نظر آیا۔ وہ دربان اس کے پیچھے تھا اور اس کے چہرے
انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"اوہ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ اوہ"...... سیڑھیوں کے اوپر سے ہی اس
آدمی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ اس قدر تیز رفتاری
سیڑھیاں اترنے لگا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ سیڑھیاں
نہ ہی بجائے یکلخت چھلانگ لگا کر نیچے پہنچ جائے۔

"آہستہ آہستہ۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے فرانسکو کی بجائے اس کی ہڈیوں
ملاقات کرنی پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن
اسی انداز میں نیچے اترتا چلا آیا۔ اس کے چہرے کے اعصاب
رہے تھے اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں
یقین نہ آ رہا ہو اور پھر نیچے اترتے ہی وہ اس طرح عمران پر جھپٹا
عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

"ارے ارے۔ میری ہڈیاں۔ ارے یہ سٹین لیس سٹیل کی نہیں
عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو فرانسکو کے حلق سے
زوردار قہقہہ نکل گیا اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"تم سٹین لیس سٹیل کہہ رہے ہو۔ مجھے تو لگتا ہے تم نے اپنا
ڈھانچہ ہی فولاد سے بنوایا ہوا ہے۔ الٹا میری ہی پسلیاں ٹیڑھی ہو
ہیں"...... فرانسکو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس

"ہم پاکیشیا میں عید ملنے کے لئے باقاعدہ مشقیں کرتے ہیں۔ بس
مشق میرے بھی کام آ گئی ہے ورنہ تم جیسے سٹیم انجن کو بھلا
نازک اور ناتواں سی پسلیاں کہاں روک سکتی تھیں"۔ عمران

نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو فرانسکو ایک بار پھر
ہنس پڑا۔ اس کے دونوں دربان اس طرح اسے دیکھ رہے
انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"اوہ اوہ۔ ویری سوری صاحبان۔ آپ ناراض نہ ہوں
آج آٹھ سالوں بعد مجھے ملا ہے جب کہ میرا جی چاہتا ہے کہ
ایک لمحے کے لئے بھی الگ نہ ہوں۔ میرا نام فرانسکو ہے اور
کلب کا مالک ہوں"...... فرانسکو نے عمران کے ساتھیوں
متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں اور ساتھیو یہ فرانسکو ہے۔ میرا
اپنی بیوی نینسی کا محبوب۔ نینسی کے سینڈل سے بچنے کے لئے
چارہ نجانے کیا کیا جتن کرتا رہتا ہے لیکن اب مزید کیا کہوں"۔
نے کہا تو فرانسکو ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور پھر وہ عمر
اس کے ساتھیوں کو لے کر سیڑھیاں چڑھ کر اپنے بڑے سے
میں آگیا۔

"ایک منٹ میں نینسی کو فون کر دوں کہ میں رات
گھر آؤں گا ورنہ ایک گھنٹے بعد وہ ڈنڈا اٹھائے یہاں وارد ہو
گی"...... فرانسکو نے کہا اور جلدی سے اٹھ کر اس نے تیزی
پریس کرنے شروع کر دیئے اور عمران اور اس کے ساتھی اس
انداز پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"فرانسکو بول رہا ہوں نینسی۔ پاکیشیا سے علی عمران

اں یست آیا ہے اس لئے میں آج دیر سے گھر آؤں گا"۔ فرانسکو

ہیں کوئی کاروباری مسئلہ ہے اس لئے میں انہیں گھر نہیں
ماتا فرانسکو نے دوسری طرف سے بات سنتے ہوئے کہا۔
اچھا ٹھیک ہے۔ تم خود بات کر لو"...... فرانسکو نے جھلائے
لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔
ایہ کیا مجھے دنیا کی عظیم خاتون مسز نینسی سے ہمکلام ہونے کا
حاصل ہو رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تعریف کا شکریہ عمران صاحب لیکن میں عظیم کیسے ہو
ری طرف سے ہنستی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔
فرانسکو جیسے بن مانس کو اس طرح سدھار لے کہ بیچارہ
مجھ سے بات کرنے سے پہلے تم سے بات کرنے پر مجبور ہو
عظیم ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری
نینسی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
سخہ بھی تو تم نے ہی بتایا تھا۔ تم فرانسکو کے ساتھ گھر آ
میں خود وہاں پہنچ جاؤں گی"...... نینسی نے کہا۔
ارے ارے۔ میں نے فرانسکو سے انتہائی ضروری باتیں کرنی
لئے تم اسے بخش دو اور میں نے فوری آگے جانا ہے اس لئے
اگر یہاں آیا تو پھر تم سے ضرور ملاقات کروں گا۔ فی الحال
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وعدہ کرو" ...... نینسی نے کہا۔

"ایک فرانسکو بے چارہ وعدہ کر کے آج تک پھنسا
تو ویسے بھی کمزور دل کا آدمی ہوں اس لئے وعدہ نہیں
عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے" ...... دوسری طرف سے ہنستے ہ
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکر
خود ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"تم واقعی انتہائی خوش قسمت ہو فرانسکو کہ تمہیں
کرنے والی بیوی ملی ہے اور وہ بھی یورپ میں۔ وہاں آ
میں لوگ ایسی محبت کے لئے ترستے ہیں" ...... عمران نے
ہوئے فرانسکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس۔ بس۔ اب مجھے غصہ نہ دلاؤ۔ اچھی بھلی مغربی طر
تھی۔ نجانے تم نے اس کے کان میں دس سال پہلے کیا ش
پڑھ کر پھونکا کہ میں تو عاجز آ گیا ہوں اس کی محبت سے
سکتا ہوں نہ جا سکتا ہوں۔ بعض اوقات تو میرا دل چاہتا
پر بیٹھوں اور پاکیشیا پہنچ کر تم پر مشین گن کا پورا بر
دوں" ...... فرانسکو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے ا
پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا نمبر ہے تمہارے گھر کا میں نینسی
ہوں کہ وہ تمہیں چھوڑ کر میرے ساتھ پاکیشیا چلی آئے"...

ی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیوں مجھے اس نوجوانی میں
رنا چاہتے ہو" ...... فرانسکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں
ان بے اختیار مسکرا دیا۔ عمران کے ساتھی بڑے حیرت
از میں ان کی یہ انتہائی بے تکلفانہ گفتگو سن رہے تھے۔
تنا یہ سوچ کر حیرت ہو رہی تھی کہ عمران نے نجانے کہاں
دوست پال رکھے ہیں۔ حالانکہ ان کا یہاں آنے کا پروگرام
تھا لیکن اب یوں لگتا تھا جیسے وہ اتنا طویل سفر کر کے یہاں
انسکو کو ملنے ہوں۔

معاف کیا۔ زندہ در گور نہیں بلکہ مردہ در گور کرا دیتا
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فرانسکو بے
پڑا۔

ازو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ تم پیو گے کیا اور کھاؤ گے
فرانسکو نے کہا۔

ے لئے کافی اور کھانے کے لئے سنیکس۔ بس اتنا ہی کافی
عمران نے جواب دیا تو فرانسکو نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا
پریس کر کے اس نے کسی کو کافی اور سنیکس لانے کا کہا
ر رکھ دیا۔

ن کا گاربی تمہارا دوست تھا۔ کیا اب بھی ہے" ...... عمران
انسکو بے اختیار اچھل پڑا۔

"گاربی۔ ہاں ہے کیوں" ...... فرانسکو نے حیرت بھرے
پوچھا۔

"ہم کارمن سے ایکریمیا جا رہے تھے اور جہاز نے کچھ دیر
یہاں ایئرپورٹ پر رکنا تھا کہ ایک نوجوان نے جہاز میں
اور خوفناک ٹائم بم رکھ دیا۔ میں نے اسے چیک کر کے ناکا
اور اس نوجوان سے تفصیل پوچھنے کی فرصت نہیں مل سکی
کا موقع تھا البتہ میں نے اس سے یہ پوچھ لیا ہے کہ اس کا تعل
سے تھا۔ اس لئے میں آگے جانے کی بجائے یہاں رک گیا ہو
مجھے معلوم ہے کہ گاربی سے تمہارے خاصے گہرے اور قریبی
تعلقات ہیں۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ گاربی کو
موت کا مشن کس نے دیا ہے کیونکہ گاربی کے بارے میں
تو ہر آدمی جانتا ہے کہ وہ ایسے کاموں کی باقاعدہ بکنگ کرتا
عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس گاربی نے یہ کیا حماقت کی
بیڈ" ...... فرانسکو نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس نہ ہی گاربی کے خلاف کام کرنے کا وقت ہے
ہی میں اس کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہرحال وہ
ایک پیشہ ور گروپ ہے۔ مجھے وہ اصل پارٹی چاہئے" ...... عمرا
کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کر لیتا ہوں۔ گاربی تو اس معا

ل پسند ہے۔ وہ تو مر جائے گا لیکن پارٹی کے بارے میں
تائے گا البتہ اس کا نائب جیریکو میرا خاص آدمی ہے۔ اس
معلوم کر لیتا ہوں اور گاربی کی کوئی بات اس سے چھپی ہوئی
تی" ...... فرانسکو نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلا دینے
لو نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور
جوان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تو فرانسکو نے ہاتھ
ھنچ لیا۔ نوجوان نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے
تیار شدہ پیالیاں رکھیں ساتھ ہی سنیکس کی پلیٹیں بھی تھیں
خالی ٹرالی دھکیلتا واپس چلا گیا۔

نہیں لو گے" ...... عمران نے فرانسکو سے کہا۔

ہیں مجھ سے یہ کافی نہیں پی جاتی" ...... فرانسکو نے جواب دیا
ان بے اختیار مسکرا دیا۔ فرانسکو نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے
ں کرنے شروع کر دیئے۔

ں میں لاؤڈر کا بٹن ہو گا اسے بھی پریس کر دو تاکہ ہم بھی
باتیں سن سکیں" ...... عمران نے کہا اور فرانسکو نے اثبات
ہلا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر
رسیور اٹھا لیا۔

ی ڈاک کلب" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

نارابی سے فرانسکو بول رہا ہوں۔ جیریکو سے بات کراؤ"۔
نے کہا۔

"اس کا نمبر نوٹ کر لیں جناب وہ اس نمبر پر موجود، دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون گیا۔

" فرانسکو نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر کرنے شروع کر دیئے۔

" یس جیریکو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہیں مردانہ آواز سنائی دی۔

" فرانسکو بول رہا ہوں نارابی سے کیا تمہارا یہ فون محفوظ فرانسکو نے کہا۔

" اوہ ایک منٹ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے چونکے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں باس"...... چند لمحوں بعد جیریکو سنائی دی۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے گروپ کا ایک آدمی کار ایکریمیا جانے والی فلائٹ میں ٹائم بم رکھتے ہوئے پکڑا گیا کیا چکر ہے"...... فرانسکو نے کہا۔

" اوہ آپ کو کیسے اطلاع مل گئی باس اس آدمی کو تو گولی گئی ہے"...... جیریکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے پکڑنے والے کو گاربی کا نام بتا دیا تھا اور اس بات میرے ایک واقف کو بتا دی تھی"...... فرانسکو نے کہا۔

وہ تو کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ لوگ کہاں گئے
یریکو نے چونک کر پوچھا۔
یلن سلسلہ کیا ہے"...... فرانسکو نے کہا۔
نے انہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک لیا تھا۔ پہلے طیارے میں
پلاننگ کی گئی اور اس کے ساتھ ایکریمیا بھی لوگ ان
نے کے لئے تیار تھے لیکن یہ لوگ نارابی میں ہی اچانک غائب
اس لئے چیف اس سلسلے میں بے حد پریشان ہے۔ اگر آپ کو
سلسلے میں معلوم ہو تو آپ چیف کو بتا دیں۔ وہ بہرحال آپ کا
ت ہے"...... جیریکو نے کہا۔
وہ تو میرا دوست ضرور ہے۔ لیکن ظاہر ہے اس نے اس کام کے
ابا مال وصول کیا ہو گا اور وہ اصول پسند آدمی ہے۔ اس نے اس
ے میں کچھ نہیں بتانا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے اگر تم
ما پارٹی کے متعلق بتا دو تو کم از کم میں بھی اس پارٹی سے کچھ
مال کر سکتا ہوں"...... فرانسکو نے کہا۔
اوہ باس وہ پارٹی آپ کو کچھ نہیں دے گی وہ انتہائی خفیہ پارٹی
اس نے حامی بھی نہیں بھرنی"...... جیریکو نے کہا۔
ٹھیک ہے تو پھر میں گاربی سے بات کر لوں گا لیکن مجھے معلوم
ونا چاہیے اور سنو تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اور تمہیں بھی
معقول معاوضہ ملے گا۔ تم مجھے جانتے تو ہو کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں
سے پورا کرتا ہوں"...... فرانسکو نے کہا۔

"آپ کو بتایا جا سکتا ہے باس اور کسی کو بھی نہیں۔ پارٹی
گارنش ہے اور یہ گارنش ایک انتہائی خفیہ یہودی تنظیم بلیک
چیف ہے۔ اس گارنش نے یہ ٹاسک چیف کو دیا ہے"۔ جیر
کہا۔

"گارنش۔ تمہارا مطلب ہے گارنش آٹو موبائیلز والا گار
کوئی اور ہے"...... فرانسکو نے چونک کر کہا۔

"وہی باس۔ یہ آٹو موبائیلز کا دھندہ تو ایک پردہ ہے
نے کہا۔

"یہ بلیک فیس کیا ہے۔ کبھی اس کا نام تو نہیں سنا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم اور جو کچھ میں نے آپ کو بتایا ہے
بھی مجھے چیف نے ہی بتایا تھا۔ وہ گارنش کا بڑا گہرا دوست ہے
جیریکو نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا انعام تمہیں پہنچ جائے گا اور تم ا
اس فون کال کو ہی بھول جاؤ"...... فرانسکو نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور فرانسکو نے ر
رکھ دیا۔

"کیا تم مطمئن ہو یا مزید ٹرائی کروں"...... فرانسکو نے کہا۔

"نہیں تم بس مجھے اس گارنش کے بارے میں تفصیل بتا دو او
اس کے ساتھ میک اپ کا سامان، ہمارے لئے نئے لباس اور نئے

ات بھی تیار کرا دو اور بس تمہارا کام ختم"...... عمران نے
مکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم کارمن جاؤ گے اس گارنش کے پیچھے"...... فرانسکو نے

"ہاں میں اس بلیک فیس کے خلاف ہی کام کر رہا ہوں لیکن یہ
یم اس قدر خفیہ تھی کہ اس سے متعلق اصل آدمی کسی طرح
منے ہی نہیں آ رہا تھا۔ اب یہ گارنش سامنے آیا ہے تو اس سے مزید
صیلات معلوم ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا اور فرانسکو نے
ہات میں سر ہلاتے ہوئے گارنش کے بارے میں تفصیلات بتانی
راع کر دیں۔

گارنش اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گارنش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور لیا۔

"یس گارنش بول رہا ہوں"...... گارنش نے کہا۔

"گاربی بول رہا ہوں گارنش"...... دوسری طرف سے گاربی کی آواز سنائی دی تو گارنش بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں کیا ہوا۔ تم نے پھر رپورٹ ہی نہیں دی۔ میں تو انتظار کرتا رہ گیا"...... گارنش نے کہا۔

"سوری گارنش تمہارا کام نہیں ہو سکا۔ ہم پہلے ہی سٹیپ پر ناکام ہو گئے اور نتیجہ یہ کہ وہ لوگ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئے ہیں۔ چونکہ تم نے منع کر دیا تھا کہ ہم سامنے نہ آئیں اس لئے ہم کھل کر بھی کام نہیں کر سکتے تھے"...... گاربی نے کہا تو

نش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا آدمی طرح ناکامی کی بات کرے"...... گارنش نے کہا۔

ہوا یہ کہ میں نے ان لوگوں کے خاتمے کے لئے انتہائی ٹھوس وبہ بندی کی۔ اس منصوبے کے تحت پہلا سٹیپ اس طیارے فضا میں کریش کرانا تھا۔ اس طیارے نے کارمن سے روانگی کے نارابی ایئرپورٹ پر نصف گھنٹے کے لئے رکنا تھا۔ چنانچہ میرا ایک اس طیارے میں سوار ہو گیا اس کے پاس الیون الیون ٹائپ م بم تھا جس پر اس نے پینتالیس منٹ کا وقفہ فکس کرایا۔ ایک اس ٹائم بم کی آواز ویسے ہی بہت کم ہوتی ہے۔ دوسرا میرے آدمی نے اس پر اخبار لپیٹ دیا اور نارابی ایئرپورٹ پر طیارہ اترتے ہی اس نے ٹائم بم کو آن کر کے سیٹ کے نیچے رکھ دیا۔ پروگرام یہ تھا کہ یہ آدمی نارابی میں ڈراپ ہو جائے گا اور طیارہ جب دوبارہ پرواز ے گا تو جلد فضا میں ہی کریش ہو جائے گا کیونکہ ہمیں معلوم ہے نارابی میں نہ ہی طیارے کی صفائی کی جاتی ہے اور نہ ہی چیکنگ۔ ف اس میں فیول بھرا جاتا ہے اس لئے ہم پوری طرح مطمئن تھے ہمارا یہ اقدام کامیاب رہے گا۔ اس کے علاوہ ایکریمیا میں دو نیاں علیحدہ علیحدہ موجود تھیں تاکہ اگر کسی وجہ سے طیارہ فضا یں کریش نہ ہو سکے تو یہ لوگ ایئرپورٹ پر ان کا یقینی طور پر خاتمہ یں پھر ان دونوں پارٹیوں کو ان کے بارے میں تفصیلات مہیا

کر دی گئی تھیں اور یہ دونوں ہی اس کام میں بے پناہ مہارت
ہیں۔ اس لئے میں مطمئن تھا کہ کام مکمل ہو جائے گا لیکن
اطلاع ملی کہ نارابی ایئرپورٹ پر طیارے کے ہی اندر میرا آد
گیا ہے۔ اسے پکڑنے والا عمران تھا۔ اس نے وہ بم ٹریس
ناکارہ کر دیا تھا۔ جب مجھے علم ہوا تو میں نے فوری طور پر اس
ہلاکت کا حکم دے دیا۔ چنانچہ اسے سیکورٹی پولیس کی تحویل
گولی مار دی گئی لیکن یہ لوگ وہیں نارابی میں ہی ڈراپ ہو
اس کے بعد باوجود شدید کوشش کے ان کا سراغ نہیں لگایا جا
گاربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے انتہائی حماقت سے کام لیا ہے گاربی مجھے تم سے
نہ تھی کہ تم اس انداز میں کام کرو گے"...... گارنش نے
میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... گاربی نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ عمران دنیا کا خطرناک ترین
ایجنٹ ہے۔ اس کے باوجود تمہارے آدمی نے اس کی طیارے
موجودگی کے دوران بم آن کر دیا۔ وہ تو اڑتی چڑیا کے پر گن
آدمی ہے۔ اس سے ایسی باتیں کیسے چھپ سکتی تھی اور تمہارے
سے اس نے بہرحال اگلوا لیا ہو گا کہ وہ کس کے لئے کام
ہے"...... گارنش نے کہا۔

"میرا وہ آدمی میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا وہ میرے

سیکشن کا آدمی ہے۔ اس سیکشن کا کوئی تعلق مجھ سے نہیں ہے۔
یکشن کا کام۔ آفس، آدمی اور چیف سب علیحدہ ہیں اس لئے اس
لی تو فکر نہ کرو کہ وہ میرے یا میرے گروپ کے بارے میں کچھ
۔ بہرحال تمہاری یہ بات ٹھیک ہے کہ اس سے یہ حماقت ہو
۔ اسے اس بات کا انتظار کرنا چاہیئے تھا کہ یہ لوگ طیارے سے
یں پھر وہ بم آن کرتا لیکن اب کیا کرنا ہے۔ یا تو مجھے کھل کر
نے کی اجازت دے دو پھر میں اس گروپ کو پاتال سے بھی
اوں گا۔ یا پھر یہ مشن واپس لے لو۔ تمہاری دی ہوئی رقم
واپس کی جا سکتی ہے"...... گاربی نے کہا۔

ب اس کا ملنا محال ہے۔ رقم کی فکر مت کرو۔ بہرحال ٹھیک
اب مجھے کوئی اور انتظام کرنا ہو گا لیکن تم سامنے نہیں آؤ گے۔
مالہ اب یہ ٹریس کر رہے ہو گے کہ ان کے خلاف یہ اقدام کس
لیا ہے اس لئے تم بالکل لاتعلق ہو جاؤ"...... گارنش نے کہا اور
ے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

احمق آدمی بہرحال اب کیا کیا جائے۔ میرا خیال تھا کہ گاربی
یاب رہے گا لیکن شاید عمران کی قسمت ہر بار اس کا ساتھ دے
ہے"...... گارنش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا
اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ نمبر
ل تا رہا۔ پھر دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"پیگاس ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔
"کارمن سے گارنش بول رہا ہوں لارڈ صاحب
کراؤ"...... گارنش نے کہا۔
"لارڈ صاحب تو بفانا سپاٹ پر چلے گئے ہیں"......
سے کہا گیا۔
"اوہ اچھا"...... گارنش نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ
نے الماری کھول کر اس میں موجود ایک خصوصی ساخت
نکالا۔ اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر ایک فریکونسی ایڈ
پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو گارنش کالنگ لارڈ۔ اوور"...... گارنش نے
دیتے ہوئے کہا۔
"یس لارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
سنائی دی۔
"لارڈ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن
ہے اور وہ غائب ہو چکے ہیں۔ اوور"...... گارنش نے کہا۔
"اوہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... لارڈ نے سخت لہجے
تو گارنش نے اسے گاربی کو مشن دینے سے لے کر تھوڑی
گاربی سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔
"تم نے گاربی کا انتخاب تو درست کیا تھا گارنش لیکن
لوگ مقدر کے سکندر ہیں۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

ب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اب آپ حکم دیں تو ان کے خلاف کھل
لیا جائے۔ اوور"...... گارنش نے کہا۔
نہیں ایسا ہرگز مت کرنا۔ میں نے تو اس لئے تمہیں یہ
دیئے تھے کہ اگر یہ لوگ مارے جا سکتے ہیں تو اس سے خطرہ
ے گا لیکن اب نہیں اب تم بالکل خاموش ہو جاؤ۔ انہیں
ورت اصل بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے ورنہ وہ لامحالہ فائل
یچھے بھی دوڑ پڑیں گے اور دوسری بات یہ کہ وہاں پاکیشیا میں
پات پر قبضہ کر لیں گے۔ اس طرح ہمارا کام مکمل طور پر رک
ہ۔ ابھی تو انہیں اصل بات کا علم نہیں ہے اس لئے ہم کسی
قت وہاں سے دھات نکال سکتے ہیں جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے
تھا لیکن اگر انہیں اس بات کی معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو
حالات خراب ہو جائیں گے۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔
یکن لارڈ صاحب۔ اصل کام تو پھر بھی پاکیشیا میں ہی ہونا ہے
کام خاصا طویل ہو گا اس لئے ان کی ہلاکت ضروری ہے۔
گارنش نے کہا۔
نہیں کوئی جلدی نہیں ہے وہاں سے دھات کہیں بھاگ نہیں جا
ایکریمیا کے ان تمام سائنس دانوں کو بھی ہلاک کیا جا چکا ہے
اس بارے میں معمولی سا بھی علم تھا اس لئے اب یہ رپورٹ
ے پاس محفوظ ہے ہم جب بھی مناسب سمجھیں گے کام کر لیں
اوور"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اوور" ...... گارنش نے کہا تو دوسری طر
اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ آف کر دیا گیا تو گارنش نے بھی ایک
سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کاش لارڈ صاحب مجھے کھل کر کام کرنے کی اجازت
پھر میں دیکھتا کہ یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں" .... گارنش
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر ٹرانسمیٹر کو الماری
کر الماری بند کی ہی تھی کہ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی، گارنش
کر واپس مڑا اور اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس" ...... گارنش نے کہا۔

"سمتھ بول رہا ہوں سر۔ آپ کے مہمان آئے ہیں ایکریمیا
آٹو موبائیل انٹرنیشنل کارپوریشن کے جناب الیگزینڈر اور ا
ساتھی جناب مائیکل" ...... دوسری طرف سے اس کے ہاؤس
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"الیگزینڈر آیا ہے اوہ بغیر اطلاع کے بہرحال ٹھیک ہے
بٹھاؤ میں آرہا ہوں" ...... گارنش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مسئلہ ہو گیا الیگزینڈر کے ساتھ بغیر اطلاع کے تو
نہیں آتا" ...... گارنش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بیرونی دروا
طرف مڑ گیا۔

ی کارمن کے دارالحکومت کی ایک جدید نو آبادی کی طرف
لی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر عمران اور چوہان موجود
ن ایکریمی میک اپ میں تھے۔ عمران ایک گھنٹہ پہلے نارابی
نے ساتھیوں سمیت کارمن دارالحکومت پہنچا تھا اور یہاں ایک
میں انہوں نے کمرے لے لئے تھے اور پھر وہاں سے عمران
کو ساتھ لے کر ٹیکسی پر سوار ہو کر اس جدید کالونی کی طرف
چلا جا رہا تھا۔ اس کالونی میں گارنش کی رہائش گاہ تھی۔

"کیا وہ ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا" ...... چوہان نے بغیر کوئی نام
ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جب ایکریمیا سے اس کا دوست اس کی رہائش گاہ پر پہنچے گا تو
ملاقات کرے گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے وہ اب بات سمجھ گیا ہو۔

عمران نے یقیناً اس کے کسی ایکریمی دوست کا میک اپ
اور یہ بات بھی ظاہر تھی کہ عمران نے اس دوست کا کھ
فرانسکو کے ذریعے ہی لگایا ہو گا۔ ٹیکسی کالونی میں داخل
عمران نے ایک ریستوران کے قریب رکوائی اور اسے کرایہ
فارغ کر دیا اور پھر وہ دونوں اس ریستوران میں داخل
ریستوران کا ہال تقریباً خالی تھا۔ عمران اندر داخل ہوتے
کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک فون کرنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر موجود نوجو
کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... کاؤنٹر مین نے فون اٹھا کر عمران
کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس گارنش ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک م
سنائی دی۔

"الیگزینڈر بول رہا ہوں کیا صاحب گھر پر ہیں"...... عمر
کہا۔

"جی ہاں مگر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہم خود آ رہے ہیں وہیں تفصیل سے تعارف کرائیں
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر

ایک چھوٹا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھا اور واپس مڑ گیا۔
خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ ریستوران سے نکل کر وہ پیدل
ے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر عمران ایک کوٹھی کے گیٹ پر
رک گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

لون ہے"...... ستون پر موجود ڈور فون سے وہی مردانہ آواز
دی جس نے فون پر بات کی تھی۔

الیگزینڈر بول رہا ہوں کوٹھی کے گیٹ سے اور اب پورا تعارف
دوں۔ آٹو موبائیل انٹرنیشنل کارپوریشن ایکریمیا کا چیئرمین
یگزینڈر اور میرے ساتھ مسٹر مائیکل ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں
مہارے صاحب گارنش کا دوست ہوں اگر میں اسے اپنی آمد کی پہلے
طلاع دے دیتا تو وہ مجھے رسیو کرنے ائیرپورٹ پہنچ جاتا"...... عمران
نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ میں بات کرتا ہوں صاحب سے"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی پھر چند
منٹ بعد پھاٹک کھل گیا اور ایک مسلح آدمی باہر آ گیا۔

"آئیے جناب"...... اس آدمی نے عمران اور چوہان سے کہا اور
واپس مڑ گیا۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کے پیچھے چوہان تھا۔
کوٹھی کے برآمدے کے قریب ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"میرا نام سمتھ ہے جناب اور میں یہاں ہاؤس مینجر ہوں۔ آئیے"۔
اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے فون پر

اور ڈور فون پر بات کی تھی اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا
برآمدے میں تین مسلح افراد موجود تھے۔ لیکن وہ خاموش کھڑے
تھے پھر سمتھ انہیں ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ
میں لے آیا۔

"تشریف رکھیں۔ صاحب آ رہے ہیں"..... سمتھ نے
واپس مڑ گیا۔

"یہاں کافی مسلح افراد موجود ہیں۔ فرانسکو نے مجھے بتایا
گارنش بے حد وہمی آدمی ہے اس لئے مجھے یہ چکر چلانا پڑا۔
افراد کو بے ہوش کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا اور جیب سے
پسٹل نکال کر اس نے چوہان کی طرف بڑھایا۔ یہ گیس پسٹل تھ
میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس کے کیپسول
تھے۔

"صرف بے ہوش کرنا ہے یا تنویر والا ایکشن بھی کرنا
چوہان نے پسٹل کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
"گارنش صاحب تشریف لے آئیں پھر دیکھیں گے".....
نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ دروازہ کھلا
ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا لیکن اندر
ہوتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا جبکہ عمران اور چوہان دونوں ا
کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔
"آپ کون ہیں۔ آپ الیگزینڈر تو نہیں ہیں"..... آنے وا

نتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
میرا نام الیگزینڈر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ان کا نام
ں ہے اور ہمارا تعلق ایکریمیا سے بھی ہے اور آٹوموبائل
یشنل کارپوریشن سے بھی۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس
ریشن میں، میں چیف سیلز مینجر اور مائیکل میرا اسسٹنٹ ہے"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا تو گارنش نے بے اختیار ایک طویل
ں لیا۔

اوہ تو یہ بات ہے۔ میں سمجھا کہ چیئرمین الیگزینڈر آئے ہیں۔
ال تشریف رکھیں اور فرمائیں کہ یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور
اپ نے کوئی کاروباری بات کرنی ہو تو پھر آفس تشریف لے
ں کیونکہ میں اپنی رہائش گاہ پر کاروباری کام نہیں کرتا اور شاید
ے میری ملاقات بھی نہ ہوتی اگر مجھے یہ غلط فہمی نہ ہو جاتی کہ
چیئرمین ہیں اسی لئے تو میں حیران ہو رہا تھا کہ وہ اچانک بغیر
اع کے کیسے آ گئے"..... گارنش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
ہیں نے کوئی کاروباری بات نہیں کرنی صرف یہ پوچھنا ہے کہ
فیس کا اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ یہاں ہے یا کسی اور جگہ
عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو گارنش کی آنکھیں
ت پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے
لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک شاک اچانک لگ گیا ہو۔ عمران
اموش بیٹھا رہا لیکن گارنش نے واقعی اپنے آپ پر انتہائی حیرت انگیز

طور پر قابو پا لیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیا بکواس ہے۔ کون سا بلیک اور کیسا ہیڈ کوارٹر"...... گارنش نے اچھل کر کھڑے ہوتے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی بھی۔

"آپ کو شاک پہنچا ہے مسٹر گارنش تو میں معذرت خواہ مجھے تو پتہ چلا تھا کہ بلیک فیس نامی تنظیم کو بھاری مقد انتہائی جدید اسلحہ چاہئے اور میں پرائیویٹ طور پر یہ دھندہ ہوں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کی مدد سے سودا ہو جائے تو بھی حصہ دے دیا جائے گا"...... عمران نے بڑے سادہ سے کہا۔

"تمہیں یہ نام کس نے بتایا ہے اور میرے متعلق کس نے ہے کہ میں ایسی کسی تنظیم کو جانتا ہوں"...... گارنش نے چباتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں چلا گیا تھا دوسرے لمحے عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کنپٹی والی زوردار ضرب کھا کر گارنش یکلخت اچھل کر نیچے گرا اور سے پہلے کہ وہ اٹھتا چوہان کی لات حرکت میں آئی اور گارنش کی پر پڑنے والی اس کی لات کی ضرب نے اسے نہ صرف ایک بار پھر پر مجبور کر دیا تھا بلکہ اس بار وہ نیچے گرا اور اس کے جسم نے جھٹکا کھایا اور پھر ساکت ہو گیا۔

باہر جا کر پہلے گیس فائر کرو اور پھر یہاں موجود سب افراد کو ۔۔۔ اس نے جس طرح اپنے آپ پر فوری قابو پایا ہے۔ اس تا ہے کہ اس پر خاصی محنت کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا ان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا ہر نکل گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھا پھر نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی سانس روک لیا ۔ چوہان دروازے کے سامنے ہی ہاتھ میں گیس پسٹل لئے کھڑا اور عمران کو معلوم تھا کہ اس نے فائر کر دینا ہے۔ اس نے ازہ بند کیا اور واپس مڑ کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے ان روکا ہوا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور چوہان اندر آ گیا۔

نام اوور ہو گیا ہے"...... چوہان نے کہا تو عمران نے بے تیار سانس لیا اور چوہان سر ہلاتا ہوا واپس کمرے سے نکل گیا۔ ران نے جھک کر قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے گارنش کو اٹھایا اسے صوفے کی کرسی پر بٹھا کر اس نے بیلٹ کی سائیڈ میں موجود ہتھکڑی اتاری اور گارنش کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر اس نے اس کے دونوں ہاتھ جکڑ دیئے۔ یہ ہتھکڑی وہ خصوصی پر ساتھ لے آیا تھا۔ یہ ڈبل بٹن ہتھکڑی تھی اس لئے اسے ے خصوصی مشق کے عام حالات میں نہ کھولا جا سکتا تھا۔ اس کے تھ ہی عمران ایک بار پھر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور چوہان اندر داخل ہوا۔

"چھ افراد تھے جنہیں ختم کر دیا گیا ہے" ۔ چوہان
داخل ہو کر سپاٹ لہجے میں کہا۔
"یہ لو انٹی گیس۔ اسے سونگھا کر ہوش میں لے آؤ اور
سے بلیک فیس کے بارے میں معلومات حاصل کرو میں
تلاشی لیتا ہوں۔ شاید یہاں سے بلیک فیس کے بارے میں
مل جائیں" ۔ عمران نے کہا۔
"یہ معلومات والا کام آپ کریں۔ آپ مجھ سے زیادہ بہتر
میں کر سکتے ہیں۔ میں تلاشی لے لیتا ہوں اور یہ کام میں
زیادہ بہتر انداز میں کر لوں گا" ۔ چوہان نے مسکراتے
اور عمران بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس نے
کے ہاتھ سے شیشی لے کر اس کا ڈھکن کھولا اور اسے صوفے پر
گارنش کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی
اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ گارنش
بے ہوش تھا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دو
ہاتھ سے اس کے دونوں جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور پھر
سے بنا کر اس نے اس کے دانتوں پر انگلی پھیرنی شروع کر دی۔
خطرہ تھا کہ کہیں گارنش کے دانتوں میں کوئی زہریلا کیپسول
لیکن جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے ہاتھ ہٹانے اور پھر
جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کی جیب میں ایک
موجود تھا اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے پسٹل کو ایک طرف میز پر ر

وں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد
کے جسم سے حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے
نے ہاتھ ہٹا لئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک کرسی گھسیٹ
سامنے رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی ایک خفیہ جیب
تیز دھار خنجر نکال کر اپنی گود میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد
نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر لاشعوری طور پر اٹھنے
شش کی لیکن ہاتھ عقب میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ اپنا
برقرار نہ رکھ سکا اور دوبارہ دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔
تم۔ تم کون ہو"...... گارنش نے عمران کی طرف دیکھتے
خت لہجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد تربیت یافتہ آدمی تھا اس
ں نے حیرت انگیز طور پر اپنے آپ پر قابو پا لیا تھا۔
ای جسے ہلاک کرنے کے لئے تم نے گاربی کی خدمات حاصل کی
اور گاربی نے طیارہ فضا میں کریش کرانے کا منصوبہ بنایا
عمران نے بڑے سکون بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے
گارنش اس بار حقیقتاً اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے
شدید حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن ایک بار پھر اس نے اپنے
پر قابو پا لیا۔
کون گاربی اور کیسا طیارہ۔ یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔
ش نے کہا۔
تمہارا مطلب ہے کھل کر تعارف ہو جائے تاکہ تمہیں بار بار

اپنے آپ پر قابو پانے کی تکلیف نہ کرنی پڑے۔ تو پھر سنو میرا
عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میں اپنے ساتھیو
ساتھ یہاں اس لئے آیا تھا کہ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے
کروں کیونکہ اس سنڈیکیٹ نے میرے دوست کے ساتھ بے
کیا تھا اور میں نے اپنے دوست رالف کو درمیان میں
کوشش کی تھی کہ مصالحت ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا اس.
یہاں آنا پڑا۔ بہرحال یہاں پہنچنے کے بعد مصالحت ہو گئی۔
ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف مجھے کارروائی نہ کرنی پڑی لیکن
مسئلہ بھی اس دوران سامنے آگیا تھا۔ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ
جونی نے پاکیشیا میں اپنے گروپ کے چیف پرنس جیمز کو
قتل کے احکامات دے دیئے لیکن قدرت نے مجھے بچا لیا او
پرنس جیمز تک پہنچ گیا۔ پرنس جیمز کی رہائش گاہ کی تلاشی کے
مجھے ایک ایسی فائل مل گئی جس میں ایک منصوبہ موجود
کی تفصیل کچھ اس طرح تھی کہ پاکیشیا کے ایک علاقے میں
نایاب سائنسی دھات ٹاسیورم کو ایکریمیا کے خصوصی خلائی
نے ٹریس کیا لیکن اس کی رپورٹ ایکریمیا سے یہودیوں
تنظیم بلیک فیس لے اڑی اور بلیک فیس نے اس پرنس
دراصل وہاں سے یہ دھات نکالنے کی منصوبہ بندی کے لئے کہا
پرنس جیمز نے اس پہاڑی علاقے سے ملحقہ زرعی اراضی
حاصل کر لی جس طرح یہاں جونی نے میرے دوست سے

ی تھی۔ جن سے پاکیشیا میں اراضی حاصل کی گئی ان کا کوئی
لیشیا سیکرٹ سروس کے ایک رکن سے تھا اس رکن نے
ر کے یہ زمین واپس دلا دی اس طرح یہ فائل ملنے کے بعد
ت حال سامنے آگئی اور یہ بات میں نے معلوم کر لی کہ ریڈ
نڈیکیٹ کے پیچھے دراصل بلیک فیس تنظیم ہے۔ میں یہاں
اں مقصد کے لئے تھا کہ ریڈ ٹائیگر کے چیف جونی سے بلیک
ے کسی اہم آدمی کو ٹریس کروں گا اور پھر اس بلیک فیس سے
ات حاصل کی جائے گی تاکہ پاکیشیا کی دولت پاکیشیا ہی
سکے۔ مصالحت کے بعد میں اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا
لے جا رہا تھا تاکہ وہاں سے میک اپ کر کے اور نئے کاغذات
پس آکر بلیک فیس کے لئے کام کروں گا لیکن میری خوش
بلیک فیس نے از خود میرے خلاف کارروائی شروع کر دی۔
روائی تو قدرت نے ناکام کر دی لیکن مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ
والی کارمن کے گاربی گروپ نے کی ہے اور پھر گاربی گروپ میں
یک آدمی نے بھاری رقم کے عوض بتا دیا کہ گاربی کو یہ
تم نے دیا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا۔ اس کا مطلب ہے کہ
لیک فیس کے اہم آدمی ہو۔ یہ ساری تفصیل میں نے تمہیں اس
دی ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو اور تربیت یافتہ
تشدد تو برداشت کر لیتا ہے لیکن خواہ مخواہ تشدد برداشت کرنے
نہیں سوچتا اس لئے میں نے تمہیں تفصیل بتائی ہے کہ تاکہ

تم خواہ مخواہ کا تشدد برداشت نہ کرو اور مجھے صرف اتنا بتا
فیس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور رپورٹ کہاں ہو گی اور
خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا پھر مجھے اس بات کی فکر نہ ہو
یا تمہاری بلیک فیس کیا کرتی ہے اور کیا نہیں"
مسلسل بولتے ہوئے کہا تو گارنش نے بے اختیار ایک طویل
لیا۔

"تمہاری بات انتہائی احمقانہ ہے علی عمران۔ اگر تم
سے واقف ہوتے تو تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ بلیک فیس
عام سے بدمعاش کے ذریعے اس قدر اہم منصوبہ بندی
سکتی۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ پرنس جیمز جیسے آدمی کے پاس
اہم اور خفیہ تفصیلات موجود ہوں۔ ایسی تفصیلات جن کا
بھی نہیں ہے"...... گارنش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے واقعی حیرت ہوئی تھی کیونکہ اس نے بھی بلیک
بارے میں انکار کیا تھا اور پاکیشیا میں کسی کو علم ہی نہ ہو
ایسی دھات مل سکتی ہے۔ یہ تو اتفاقات تھے کہ ادھر
سنڈیکیٹ نے میرے دوست کے خلاف کارروائی کی اور ا
میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک رکن کے ملنے والوں
اس انداز میں حاصل کی گئی اور اس کے علاوہ جونی نے
ہلاکت کا آرڈر پرنس جیمز کو دے دیا۔ بہرحال یہ سب قدرت
ہیں اور اب یہ رپورٹ میں نے حاصل کرنی ہے"......

ہنتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے تو واقعی اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے اور نہ ہی
تعلق بلیک فیس سے ہے۔ میں نے بھی گاربی کی طرح
تھی"...... گارنش نے کہا۔

"اس نے یہ ٹاسک تمہیں دیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ایکریمیا کے گارنرز کے چیف نے"...... گارنش نے جواب دیا
ہے دروازہ کھلا اور چوہان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں
فائل موجود تھی۔ گارنش اس فائل کو دیکھ کر بے اختیار اچھل

"تہہ خانے میں ایک خفیہ سیف ہے یہ فائل ملی ہے۔ میرا
اس میں کوئی خاص معلومات موجود ہیں کیونکہ یہ کسی
کوڈ میں ہے"...... چوہان نے فائل عمران کی طرف
ھاتے ہوئے کہا۔

"یہ میری کاروباری فائل ہے اس میں ٹیکس سے بچنے کے لئے میں
ذاتی کوڈ کے تحت اندراجات کر رکھے ہیں لیکن تم نے اس سیف
اش کیسے کیا اور اسے کھولا کیسے"...... گارنش نے حیرت بھرے
میں کہا لیکن عمران اور چوہان نے اس کی کسی بات کا جواب نہ
عمران نے فائل کھولی اور اس کی نظریں فائل کے صفحات پر جم
ئیں۔

"تم یہاں اس کا خیال رکھو چوہان میں اسے اطمینان سے چیک

کرنا چاہتا ہوں" ... عمران نے کہا اور فائل سمیت اٹھ کر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر آکر وہ ایک کمرے میں آیا
کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے
قلم اٹھائے اور اس فائل پر جھک گیا لیکن کافی دیر تک
کرنے کے باوجود وہ اس عجیب و غریب کوڈ کا حل نہ تلاش
اس نے آنکھیں بند کر کے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔ وہ
کے سلسلے میں ہی سوچ رہا تھا اس کے لاشعور میں اس کوڈ کے
میں مانوسیت موجود تھی لیکن اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ یہ
کیوں ہے اور کس قسم کی ہے کہ اچانک سائیڈ پر پڑے ہو
کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ... عمران نے گارنش کے لہجے میں کہا۔

"لارڈ بول رہا ہوں گارنش" ... دوسری طرف سے ایک
آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے
اچانک دھماکہ سا ہوا۔ وہ لارڈ کی آواز پہچان گیا تھا۔
مشہور آدمی لارڈ پیرن تھا کٹر یہودی اور اس کے متعلق بتا
لارڈ پیرن یہودیوں کی بڑی بڑی خفیہ تنظیموں کی سرپرستی
لیکن یہ سرپرستی مالی امداد تک ہی مختصر تھی لیکن اب گارنش
انداز میں کال کرنے کا مطلب تھا کہ لارڈ پیرن بھی بلیک
ہی متعلق ہے۔

یس لارڈ" ... عمران نے گارنش کے لہجے اور آواز میں جواب
نے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی رپورٹ
... دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

نہیں۔ کوئی رپورٹ نہیں ملی" ... عمران نے گول مول سا
ب دیتے ہوئے کہا۔

وہاں پاکیشیا میں بھی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ جو اراضی وہاں ہمارے
ہوں نے خریدی تھی وہ حکومت نے ضبط کر لی ہے اور ہمارا ایک
ہی پکڑا گیا ہے۔ گو اس نے فوراً ہی خودکشی کر لی ہے لیکن
مجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ انہوں نے کیوں یہ کارروائی کی
انہیں تو ناسپورم کے بارے میں کسی قسم کی کوئی اطلاع بھی
ہے" ... لارڈ نے کہا۔

مجھے ایک رپورٹ ملی ہے جناب۔ جس نے مجھے بھی چکرا کر رکھ
... عمران نے کہا۔

کون سی رپورٹ" ... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کا گروپ جو پاکیشیا میں تھا جس کا چیف
رنس جیمز تھا اور جسے جونی نے وہاں عمران کو ختم کرنے کا حکم
... عمران نے کہا۔

تو اسے کیا ہوا ہے۔ وہ تو پورا گروپ ہی وہاں ختم کر دیا
... لارڈ نے کہا۔

"اس پرنس جیمز کی رہائش گاہ سے ایک فائل حکومت
ہوئی ہے جس میں ٹاسپورم دھات کے بارے میں نہ صرف
بندی موجود تھی بلکہ بلیک فیس کا نام بھی موجود تھا اور یہ
کہ یہ دھات ایکریمین سیٹلائٹ نے دریافت کی لیکن اس کی
بلیک فیس نے حاصل کر لی اور اس اراضی سے ملحقہ پہاڑی
میں وہ دھات موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے"......
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے وہاں پاکیشیا میں ایک آدمی کو کال کیا تھا۔
وزارت سائنس و معدنیات کے آفس سے یہ رپورٹ ملی"
عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ بات ہے۔ اب پتہ چلا کہ حکو
اس اراضی کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ لیکن
بغیر اس رپورٹ کے وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں وہ دھا
سے حاصل نہیں کر سکتے"...... لارڈ نے کہا۔

"وہ کیسے جناب۔ جب دھات وہاں موجود ہے تو ظاہر ہے
ماہر معدنیات بھی موجود ہوں گے۔ یہ دھات آسانی سے نکا
گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں گارنش۔ اگر یہ اتنا آسان ہوتا تو پھر ہمیں رپورٹ
کرنے کے لئے اتنی تگ و دو کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ

ساخت کی مشینری کے علاوہ نہیں نکل سکتی اور اس کے
کے لئے اس کی موجودگی کا صحیح سائنسی محل وقوع بھی
ہے۔ بہرحال یہ سائنسی پیچیدگیاں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ
ٹ کے بغیر یہ دھات نکالی ہی نہیں جا سکتی"...... لارڈ نے

"جناب ایک بات اور میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ یہ عمران اور
ساتھی کہیں اس رپورٹ کے پیچھے یہاں کارمن نہ آئے ہوں
جب حکومت کو اس کا علم ہو گیا ہے تو حکومت نے لامحالہ یہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دے دیا ہو گا اور یہ بات تو بہرحال
لوگ جانتے ہیں کہ ریڈ ٹائیگر سنڈیکیٹ کے پیچھے بلیک فیس
...... عمران نے کہا۔

اوہ اوہ۔ ہاں واقعی تم نے درست بات کی ہے جبکہ اس پرنس
تعلق بھی ریڈ ٹائیگر سے تھا تو لامحالہ وہ لوگ یہاں اسی لئے
وں گے لیکن بہرحال زیادہ فکر کی بات نہیں ہے اس لئے کہ
نے پہلے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر یہ رپورٹ بفانا ہیڈ کوارٹر میں
دی ہے اور بفانا کے بارے میں تو تم بھی جانتے ہو کہ وہاں
ی تو کیا جنگلی قبائل بھی داخل ہوتے ہوئے خوف کھاتے
لارڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اوہ۔ پھر تو یہ واقعی محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔
اں البتہ اب ہمیں کھل کر اس گروپ کے سامنے آنا پڑے گا

تاکہ اسے ٹریس کر کے ختم کیا جاسکے۔ اس کے بعد ہی
میں کچھ کیا جاسکتا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"لیکن جناب۔ جب وہاں حکومت کو اس کا علم ہو
وہاں سے یہ دھات اب کیسے نکالی جاسکے گی"...... عمران

"اس کے لئے اب طویل منصوبہ بندی کرنی ہو گی۔
میں دولت سے سب کچھ خریدا جا سکتا ہے اس لئے وہاں
ایسے افسران کو بھی خریدا جا سکتا ہے کہ اصل دھات
جائے اور نقلی وہاں سٹور کر دی جائے بہرحال یہ بعد کی
جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ ہمیں کوئی
ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ پھر میرے لئے کیا حکم ہے"...... عمران نے

"تم سامنے نہیں آؤ گے۔ مجھے ان لوگوں کو ٹریس کر
کوئی اور ایجنسی سامنے لانی پڑے گی اور وہ میں کر لوں گا"
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
رسیور رکھ دیا۔ بہت سی باتیں اس کال سے واضح ہو گئی
باقی باتیں وہ اس گارنش سے اگلوا سکتا تھا کیونکہ اب اسے
گیا تھا کہ گارنش کی حیثیت کیا ہے اس نے فائل بند کی اور
کر وہ کمرے سے نکلا اور واپس ڈرائنگ روم میں آ گیا جہاں
موجود تھا۔

"چوہان آفس میں فون موجود ہے۔ اسے اٹھا کر یہاں

باہر پہرہ دو۔ میں گارنش سے چند باتیں کر لوں"...... عمران

"اس فائل سے کچھ پتہ چلا"...... چوہان نے کہا۔
"نہیں اس سے تو کچھ پتہ نہیں چلا لیکن ویسے بہت کچھ پتہ چل گیا
عمران نے جواب دیا تو چوہان سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر

"تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کرا دیا ہے۔ تم نے ظلم کیا
ان کا کوئی تعلق نہیں تھا اس سارے سلسلے سے"...... گارنش
کہا۔

"تم جو فضا میں طیارہ کریش کرانا چاہتے تھے۔ اس طیارے
مسافروں کا کیا تعلق تھا اس سارے سلسلے سے"...... عمران نے
لہجے میں جواب دیا تو گارنش بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔
رب کہ اس کے پاس اس کا کیا جواب ہو سکتا تھا۔
"تمہارے لارڈ پیرن کا فون آیا تھا"...... عمران نے چند لمحے
وش رہنے کے بعد کہا تو گارنش بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مم مگر"...... گارنش نے اس بار
ملائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"لارڈ پیرن سے بڑی تفصیل سے باتیں ہوئی ہیں اور انہوں نے
وہ سب کچھ بتا دیا ہے جو میں تم سے پوچھنا چاہتا تھا اور یہ بھی مجھے
لوم ہو گیا ہے کہ پرنس جیمز کے پاس فائل کیسے پہنچ گئی تھی۔ اس

کے ساتھ مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ بلیک فیس کا
بفانا میں ہے اور رپورٹ بھی وہاں موجود ہے" ..... عمران
گارنش کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔
"لک کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
سب کچھ تمہیں کیسے بتا سکتا ہے" ..... گارنش نے کہا۔
"مجھے تو واقعی وہ کچھ نہ بتاتا البتہ تمہیں تو بتا سکتا تھا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے۔ لیکن میری تو بات ہی نہیں ہوئی اس سے
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر شدید
ہو۔

"میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں اس سے بات کی تھی
شاید معلوم ہو گا کہ مجھے اس کام میں خصوصی مہارت
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ وہاں بفانا میں تو ناممکن
ہے وہ نقلی آواز اور لہجہ فوراً چیک کر لیتا ہے" ..... گارنش نے
دیا۔

"بے چارہ کوئی بوڑھا سا ماسٹر کمپیوٹر ہو گا جس کی
غائب ہو چکی ہو گی۔ بہرحال اس کا مطلب ہے کہ تم بفانا کے
میں نہ صرف جانتے ہو بلکہ وہاں جا بھی چکے ہو اس لئے اب
اس بارے میں تفصیلات بتاؤ گے" ..... عمران نے کہا۔

مجھے کچھ نہیں معلوم" ..... گارنش نے کہا تو عمران نے ایک
سانس لیتے ہوئے جیب میں موجود وہ خنجر نکال لیا جو وہ فائل
نکلتے ہوئے کوٹ کی سائیڈ جیب میں رکھ چکا تھا۔
یا ہو مجھ پر تشدد فضول ہو گا۔ اس لئے میں تمہیں سچ کہہ رہا
مجھے کچھ نہیں معلوم" ..... گارنش نے کہا۔
تم نے کارسوما کا عمل کر رکھا ہے کہ تم پر تشدد فضول ہو گا"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا تو گارنش چونک پڑا۔
تو تمہیں کارسوما کے بارے میں بھی علم ہے" ..... گارنش نے
بھرے لہجے میں کہا۔
ہاں اور یہ بھی بتا دوں کہ موجودہ دور میں کارسوما ایک بیکار
قرار دیا جا چکا ہے۔ اب اس کا توڑ تلاش کر لیا گیا ہے تم کارسوما
عمل سے اپنے اعصاب کو مردہ کر لیتے اس لئے تشدد بیکار ہو جاتا
اب اعصاب کو زندہ آسانی سے کر لیا جاتا ہے۔ اب تو ذہنی
ں کا دور ہے۔ ٹرانس زیرو کا دور ہے لیکن مجھے اس کا بھی توڑ آتا
اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم سب کچھ سچ بتا
..... عمران نے کہا۔
تم جو چاہے کر لو لیکن جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں ہے تو پھر
کیا بتاؤں" ..... گارنش نے کہا۔
او کے۔ اب کارسوما کو بھی استعمال کر لو اور ٹرانس زیرو کو
عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ اس صوفے کی پشت پر آ گیا جس پر

گارنش موجود تھا۔ عمران نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر ا
زبردستی پیچھے کی طرف کیا اور دوسرے لمحے اس نے تیز دھار
سے اس کی پیشانی کی ایک سائیڈ کی کھال اس طرح کاٹنی
دی جیسے قصاب ذبح شدہ بکرے کی کھال اتارتے ہیں اور کمرہ
کے حلق سے نکلنے والی ہذیانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرا
کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا لیکن عمران اس طرح
میں مصروف تھا جیسے بچے اپنے کسی دلچسپ شغل میں مصروف
دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ یہ عذاب
لئے ناقابل برداشت ہے۔ نجانے یہ کیسا عذاب ہے"......
نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں تم کارسوما کا عمل کرو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں رک جاؤ۔ وہ بھی نہیں ہو رہا۔ رک جاؤ پل
جاؤ"...... گارنش نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے
پسینہ اس طرح بہہ رہا تھا جیسے آبشار گر رہا ہو۔

"ٹھیک ہے بولتے جاؤ ورنہ خنجر دوبارہ شروع ہو جائے گا
صرف پیشانی کی کھال ہے۔ اس طرح تمہارے پورے جسم
اتاری جا سکتی ہے اور ظاہر ہے اس سے تم مر بھی نہیں سکتے"
نے کہا۔

"رک جاؤ میں سچ کہہ رہا ہوں رک جاؤ میں سب کچھ بتا

لو جو میں جانتا ہوں"...... گارنش نے کہا تو عمران پیچھے ہٹا اور
امنے کے رخ پر آ کر اس نے خون آلود خنجر میز پر رکھا اور تیز تیز
اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھولا تو باہر
میں موجود چوہان چونک پڑا۔

"چوہان پانی کی دو بوتلیں اور ایک شراب کی بوتل لے آؤ"۔
ان نے کہا اور واپس آ کر سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ گارنش کی
لت ویسے ہی خراب تھی وہ کراہ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد چوہان اندر
خل ہوا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بوتلیں پکڑی ہوئی تھیں۔

"پہلے پانی اس کی پیشانی پر ڈالو تاکہ اس کی تکلیف بھی ختم ہو اور
ن نکلنا بھی بند ہو جائے اور پھر اسے شراب پلا دو تاکہ اس کے
اس و حواس ٹھکانے آ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ نے اس پر کیٹ چینگ کا عمل کیا ہے"۔ چوہان نے
راب اور پانی کی ایک بوتل میز پر رکھ کر پانی کی دوسری بوتل کا
حکن کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ورنہ یہ کارسوما کا عمل کر لیتا اور پھر مجھے زیادہ محنت کرنی
جاتی"...... عمران نے جواب دیا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر پانی کی دھار اس نے گارنش کی پیشانی پر ڈالنی شروع کر دی۔
سے جیسے پانی پڑتا گیا۔ گارنش کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو
لیا۔ ایک بوتل ڈالنے کے بعد چوہان نے شراب کی بوتل اٹھائی اور
سے کھول کر اس نے اسے گارنش کے منہ سے لگا دیا۔ گارنش

غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا۔ جب کافی مقدار میں شراب اس سے نیچے اتر گئی تو چوہان نے بوتل ہٹائی اور اسے بند کر کے دیا۔ اب گارتش کی حالت کافی سنبھل گئی تھی۔

"ٹھیک ہے تم باہر کا خیال رکھو۔ مجھے یقین ہے کہ اب مزید تشدد نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا اور چوہان سر ہلاتا چلا گیا۔

"تم۔ تم تیجانے کیا ہو۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا طرح کا تشدد بھی ہو سکتا ہے"...... گارتش نے ایک لمبا سا ہوئے کہا۔

"وقت ضائع نہ کرو اور بقاتا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بلیک فنیس کا ہیڈ کوارٹر افریقہ کے ایک ملک گاقی کے بقاتا میں بنایا گیا ہے۔ یہ سارا علاقہ خوفناک دلدلوں سے بھرا اور یہاں انتہائی خونخوار درندے بستے ہیں۔ یہ علاقہ مکمل طور پر ہے اور اس لئے پس ماندہ ہے کہ یہاں مہذب دنیا کا کوئی آدمی ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہاں دنیا کا سب سے خطرناک آد افریقی قبیلہ کانک رہتا ہے۔ یہ لوگ حد درجہ جنگلی وحشی اور خو ہیں۔ ان کا سردار البتہ بلیک فنیس کا خاص آدمی ہے۔ یہ ہیڈ زیر زمین بنایا گیا ہے اور یہودیوں نے اسے بنانے میں دس لگائے تھے اور اس قدر رقم خرچ کی تھی کہ شاید اس قدر رقم

ارٹر میں خرچ نہ کی گئی ہو گی۔ یہاں بلیک فنیس کی انتہائی لیبارٹری بھی ہے اور ہیڈ کوارٹر بھی۔ لارڈ چین بلیک فنیس کا ہے اور وہ زیادہ تر وہیں رہتا ہے۔ اس کا ایک خفیہ راستہ بقاتا تقریباً دس میل دور ایک علاقے ماگورا میں نکلتا ہے۔ وہاں بھی جنگلی قبیلہ رہتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ی حفاظتی آلات بھی اندر لگے ہوئے ہیں۔ میں ایک بار لارڈ کے وہاں گیا تھا خصوصی ہیلی کاپٹر پر ہم ماگورا میں اترے تھے اور پھر سے اس خفیہ زیر زمین راستے پر موجود ایک سپیشل کار کے ہیڈ کوارٹر گئے تھے۔ لیبارٹری تک البتہ میں بھی نہ گیا تھا اور نہ جانے دیا گیا تھا"...... گارتش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

راستے کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

تم یقین کرو یا نہ کرو لیکن حقیقت یہی ہے کہ سردار ماگورا مجھے ر دونوں کو ایک جھونپڑی میں لے گیا۔ اس کے بعد ہم بے ں کر دیئے گئے۔ پھر جب ہمیں ہوش آیا تو ہم ہیڈ کوارٹر میں تھے۔ ی پر البتہ ہم سپیشل کار کے ذریعے اس راستے سے نکل کر اس نپڑی میں پہنچے اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپس آ گئے"...... رتش نے جواب دیا۔

اس کا مطلب ہے کہ ماگورا اصل قبائلی نہیں ہیں"...... عمران نے

نہیں وہ اصل ہیں لیکن اس کا سردار اور اس کا نائب بلیک

فیس کے افراد اور تربیت یافتہ ہیں"...... گارنش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا لیفانا سے کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا

"نہیں وہاں سے کوئی راستہ نہیں ہے"۔ گارنش نے جواب

"لیکن یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری ہی راستہ ہو۔ وہاں مشینری سپلائی اور خوراک وغیرہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے اس بارے میں کبھی ہے"۔ گارنش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں سے صرف فون کیا جا سکتا ہے۔ وہاں فون رسیو جا سکتا"...... گارنش نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔ گارنش بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے لیکن بات منطقی طور پر غلط تھی جب فون کیا جا سکتا تھا تو رسیو بھی کیا جا سکتا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ون سائیڈڈ کال کی جا سکتی ہو وہاں سے فون کیا جا سکتا ہے تو وہاں رسیو بھی کیا جا سکتا" عمران نے کہا۔

"یہ فون کال سیٹلائٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔ شاید وہاں طور پر ایسی مشینری نصب کی گئی ہے کہ جس سے ایسا ہوتا گارنش نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا

اس کے لیے واقعی کوئی بات ناممکن نہیں تھی۔

"تم لارڈ کو رپورٹ کیسے دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر پر"...... گارنش نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر فریکونسی بغیر عمران کے پوچھے بتا دی اور عمران سنتے ہی سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر لائن بھی سیٹلائٹ کے ذریعے ملی گئی ہے۔

"لارڈ عام طور پر کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے رہائش گاہ کا علم نہیں ہے کیونکہ سنا ہے کہ وہ ساری دنیا گھومتا رہتا ہے۔ اس کی کوئی بیوی یا بچہ وغیرہ نہیں ہے اور ویسے یورپی ممالک اور ایکریمیا کے بڑے شہروں میں پین ہاؤس بھی ہوتے ہیں"۔ گارنش نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود اس کا حلیہ اور قد وقامت کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"او کے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے ظاہر ہے تم نے رہا ہوتے ہی ایک تو لارڈ کو ہمارے بارے میں رپورٹ دینی ہے اور دوسرا تم نے ہمارے خلاف یہاں کسی نہ گروپ کو حرکت میں لے آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر میں کسی قسم کا وعدہ کروں گا تو ظاہر ہے تم اس پر یقین نہیں کرو گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں یہ دونوں کام نہیں کروں گا کیونکہ لارڈ کو اگر میں نے بتا دیا کہ میری بجائے تم نے اس سے باتیں کی ہیں تو میری ہلاکت کا فوری آرڈر دے دیا جائے گا اور پھر مجھے

پوری دنیا میں چھپنے کا مقام نہیں ملے گا۔ میں تمہاری طرح
اپ کر سکتا ہوں اور نہ چھپ سکتا ہوں اور اگر میں تمہارے
کسی گروپ کو حرکت میں لے آیا تو یہ بھی لارڈ کے حکم
ورزی ہو گی جس کا نتیجہ بھی یقینی موت ہی نکلے گا۔ گارنش
۔۔ لا کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے لیکن یہ سن
تم نے ہمارے خلاف کسی قسم کی بھی کوئی حرکت کی تو پھر
لارڈ سے تو بچ جاؤ ہم سے نہ بچ سکو گے ۔۔۔ عمران نے کہا
کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کمرہ گارنش کے حلق سے نکلنے
سے گونج اٹھا۔ اس چیخ کی گونج ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ عمر
اس کی کنپٹی پر دوسری ضرب جڑ دی اور اس بار گارنش کے م
ادھوری چیخ ہی ڈوب گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے
جسم کو آگے کر کے اس کے ہاتھوں میں موجود کلپ ہتھکڑی
پھر ہتھکڑی کو دوبارہ اپنی بیلٹ کے ساتھ ہک کر کے اس نے
رکھا ہوا خون آلود خنجر اٹھایا اسے صوفے پر بے ہوش پڑے
گارنش کے لباس سے صاف کر کے جیب میں ڈالا اور پھر تیز
اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

۔۔ پیرن اپنے آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی
ے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا
اور جسم درمیانہ تھا لیکن اس کا چہرہ جسم کی مناسبت سے کافی
سوجا ہوا سا لگتا تھا۔ آنکھوں میں بھی سرخی تھی۔ سر درمیان سے
یا البتہ سائیڈوں پر بال موجود تھے۔ وہ کلین شیو تھا البتہ چہرے
۔ سے دیکھنے والے اس سے خاصے مرعوب ہو جایا کرتے تھے۔
ے ہاتھ میں فون کا رسیور تھا اور پھر اس نے جیسے ہی رسیور
ں پر رکھا سائیڈ پر موجود انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ نے
۔ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
یس ۔۔ لارڈ نے بھاری اور بارعب لہجے میں کہا۔
کنٹرول روم سے ولم بول رہا ہوں لارڈ ۔۔۔ دوسری طرف سے

ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے فون پر کارمن گارنش سے بات کی تھی دوسری طرف سے بولنے والا گارنش نہیں تھا"...... ولمر نے تو لارڈ باقاعدہ سیٹ سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو"...... لارڈ نے بے ساختہ لہجے میں میں حیرت کا عنصر غالب تھا۔

"سر، کمپیوٹر نے چیکنگ کی ہے جناب"...... دوسری کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ لیکن تم نے اس وقت کیوں نہیں بتایا اب رہے ہو"...... لارڈ نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کے مطابق ہر گھنٹے بعد ریکارڈنگ چیکنگ جناب۔ اس لئے اب یہ بات سامنے آئی ہے"...... دوسری کہا گیا تو لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ سنو اب ساتھ ساتھ چیکنگ کرتے میٹریل کی فکر مت کرو جو خرچ ہوتا ہے ہونے دو"...... کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ پیرن مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر

شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آتی رہی لیکن کسی نے نہیں اٹھایا تو لارڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز دی لہجہ بے حد سخت تھا۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ خوشامدانہ سا ہو گیا تھا۔

"گارنش کی طرف سے فون کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ فوراً اس رہائش گاہ پر پہنچو اور چیک کرو پھر مجھے وہیں سے ٹرانسمیٹر پر کال کر رپورٹ دو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ نے رسیور رکھ

"یہ کون ہو سکتا ہے جس کی آواز میں بھی نہیں پہچان سکا"۔ لارڈ بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ایک خیال کے آنے پر وہ بری اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ صرف ایک آدمی ہو سکتا ہے علی عمران۔ اوہ ویری بیڈ۔ عمران تھا تو ریئلی ویری بیڈ"...... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اب اسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اپنی یہودی فطرت سے کنٹرول روم کو خود ہی احکامات دیئے تھے کہ ریکارڈنگ کو

مسلسل چیک کرنے کی بجائے ایک گھنٹے بعد چیک کیا جا
میٹریل کی بچت ہو سکے لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا ک
سے واقعی بہت بڑی حماقت ہوئی ہے۔

"لیکن میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ نجانے کتنی دیر تک اسی طرح پیچ
کھاتا رہا اور غصے سے بڑبڑاتا رہا کہ میز کے کنارے پر موجود
سے کال آنا شروع ہو گئی۔ لارڈ نے بجلی کی سی تیزی سے
بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو سر راجر بول رہا ہوں۔ اوور"...... بٹن پریس
راجر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے جلدی بولو۔ اوور"...... لارڈ نے چیختے
لہجے میں کہا۔

"سر باس گارنش کی رہائش گاہ پر قتل عام کیا گیا ہے
ملازمین کو گردنیں توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے جب کہ باس
ڈرائنگ روم کے ایک صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں
پیشانی کی ایک سائیڈ کی کھال اس طرح کاٹ کر علیحدہ کی گئی
جیسے کسی جانور کی کھال اتاری جاتی ہے۔ یہاں میز پر پانی
بوتلیں جن میں سے ایک خالی اور ایک بھری ہوئی اور ایک
کی آدھی خالی بوتل بھی موجود ہے جب کہ پاس ہی فون بھی
ہے۔ ان کی رہائش گاہ کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔ اوور"......

بتاتے ہوئے کہا۔

نش کو ہوش میں لے آؤ۔ میں پانچ منٹ بعد فون کروں گا۔
ینڈ آل"...... لارڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی عمران تھا لیکن وہ وہاں پہنچ کیسے
لارڈ نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر پانچ منٹ
نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
ہے اور پھر دوسری طرف سے فوراً ہی رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گارنش کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... لارڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس گارنش بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے گارنش کی
سنائی دی۔

"سب کیا ہوا ہے۔ یہ عمران تم تک کیسے پہنچ گیا۔ اس نے تم
کیوں کیا ہے اور یہ سب کیا ہوا ہے"...... لارڈ نے حلق کے
چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے گارنش نے اپنے ہاؤس مینجر کی
۔ سے آٹو موبائیل انٹرنیشنل کارپوریشن کے الیگزینڈر کی آمد کی
ن سے لے کر اپنے ڈرائنگ روم میں جانے اور پھر وہاں عمران کی
روانی سے لے کر آخر میں اپنے بے ہوش ہونے تک کی پوری
یں بتا دی۔ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ عمران نے اسے بتایا تھا کہ
میرے لہجے میں لارڈ سے کھل کر باتیں کی ہیں اور اسے بفانا
لوارٹر کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں۔

"تم نے اسے میرے اور یہاں کے بارے میں کیا کیا بتا
لارڈ نے غراتے ہوئے پوچھا تو گارنش نے وہ سب کچھ سچ سچ
اس نے عمران کو بتایا تھا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب وہ یہاں بفانا پہنچے
نے کہا۔

"باس یہی تو میں نے اس کے لئے ٹریپ تیار کیا ہے وہ
پہنچے گا اور مارا جائے گا"۔۔۔ گارنش نے کہا۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے یہاں اب وہ لازماً آئے گا تو میں
نمٹ لوں گا۔ ورنہ ہم اسے کہاں کہاں تلاش کرتے پھرتے۔
ویسے تین گروپس کو اس کی تلاش میں لگا دیا تھا لیکن اب میں
منع کر دوں گا لیکن اس نے تمہیں زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے"
نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ میں تمہیں اس لئے زندہ چھوڑ کر جا رہا
کہ میں ہوش میں آکر لارڈ کو بتا دوں کہ وہ اپنی اور اپنے ہیڈ کو
حفاظت کا بندوبست کر لے"۔۔۔ گارنش نے جواب دیا۔

"نانسنس۔ وہ احمق ہے۔ اسے کیا معلوم کہ بلیک
ہیڈ کوارٹر کیا ہے۔ نانسنس۔ ٹھیک ہے اب میں اس سے
نمٹ لوں گا"۔۔۔ لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور
ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی
سے مسلسل پھڑک رہا تھا۔ اس کے منہ سے بار بار نانسنس

طرح نکل رہا تھا جیسے وہ اس لفظ کی باقاعدہ گردان کر رہا ہو۔ کچھ
اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انتھونی بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک
ؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ فوراً"۔۔۔ لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ
بلیک فیس کے ہیڈ کوارٹر کا چیف سیکورٹی آفیسر تھا اور ایکریمیا کی
تمام اہم ایجنسیوں میں کام کر چکا تھا۔

"بیٹھو انتھونی"۔۔۔ لارڈ نے کہا تو انتھونی انتہائی مؤدبانہ انداز
میں میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔۔۔ لارڈ
نے پوچھا تو انتھونی چونک پڑا۔

"یس سر۔ ان کی کارکردگی کی بہت تعریفیں سنی ہیں لیکن ان سے
واسطہ کبھی نہیں ہو سکا"۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"پھر تو علی عمران کے بارے میں بھی لازماً جانتے ہو گے"۔ لارڈ
نے کہا۔

"یس سر۔ اس کے بارے میں کون نہیں جانتا"۔۔۔ انتھونی نے
جواب دیا۔

"کیا تم عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکو گے"۔
لارڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں وہ کوئی مافوق الفطرت لوگ ہیں۔ اسی دنیا کے ہی انسان ہیں"۔۔۔ انتھونی نے بھرے لہجے میں جواب دیا تو لارڈ کے چہرے پر بے اختیار تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ مجھے صلاحیتوں کا علم ہے۔ اسی لئے تو تمہیں اس اہم ترین ہیڈ چیف سیکورٹی آفیسر بنایا گیا ہے اور تمہاری کارکردگی جسمانی ذہنی بھی دونوں لحاظ سے بے مثال ہے"۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"آپ کا شکریہ جناب۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے ا مسرت کا باعث ہیں"۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ بلیک فیس ہیڈ کوارٹر پر حملے کے لئے آ رہا ہے"۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"یہاں کیوں۔ وہ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔ انتھونی نے اس بار بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک رپورٹ ہے جو ہم نے ایکریمیا سے چوری کرائی ہے۔ میں پاکیشیا میں ملنے والی ایک انتہائی نایاب دھات کے بارے ایکریمیا کے خصوصی خلائی یا کی تجرباتی رپورٹ ہے"۔۔۔ نے کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے بارے علم ہے"۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

لارڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارمن میں آمد سے لے کر ملنے اور یہاں کے بارے میں گارنش سے معلومات حاصل کے بارے میں بتا دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ اب کیا چاہتے ہیں حکم دیں"۔۔۔ انتھونی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ وہ لوگ یہاں جیسے ہی پہنچیں انہیں ہلاک کر اور اس سلسلے میں پہلے سے انتظامات کر لئے جائیں"۔۔۔ لارڈ

"کیا مجھے کھل کر بات کرنے کی اجازت ہے"۔۔۔ انتھونی نے لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں کہو کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"باس یہ لوگ دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی ہے کہ یہ ہر ناممکن کو ممکن بنا لیتے ہیں سیکرٹ ایجنٹوں کو خصوصی طور پر اس کی تربیت دی جاتی ہے۔ اگر آپ یہاں خصوصی حفاظتی انتظامات کرائیں گے تو یہ انتظامات ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے اور وہ یہاں پہنچ جائیں گے"۔۔۔ انتھونی نے جواب

"کیا مطلب میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ تمہارا مطلب ہے کہ کوئی انتظام نہ کیا جائے اور انہیں یہاں کھلے عام آنے

اجازت دے دی جائے"...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"جی ہاں آپ میری بات کو درست طور پر سمجھے ہیں"
نے کہا تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ اوہ۔ یہ تو تنظیم سے غداری ہے کہ اسے دشمنو
کھول دیا جائے"...... لارڈ نے غصے کی شدت سے کانپتے
میں کہا۔
"نو سر یہ غداری نہیں ہے ان سے نمٹنے کا صحیح طریقہ
آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ یہ ہیڈ کوارٹر زیر زمین ہے۔ یہ
علاقے میں ہے۔ بفانا کا پورا علاقہ خوفناک اور خونی دلدلوں
ہوا ہے اور یہاں انتہائی خونخوار جنگلی درندے کثیر تعداد میں
ہیں اور ان سب سے زیادہ افریقہ کا سب سے خونخوار قبیلہ کا
یہاں رہتا ہے۔ اگر یہ لوگ یہاں آئے تو لامحالہ درندوں،
اور کانگوں سے نہ بچ سکیں گے یا پھر فرار ہو جائیں گے ا
درختوں پر ایسے آلات موجود ہیں کہ وہاں کے تمام واقعات یہ
کر چیک کئے جا سکتے ہیں اور کانگ کے سردار کو ٹرانسمیٹر پر
بھی دی جا سکتی ہیں۔ اب رہ گیا ماگورا کا علاقہ تو وہاں بھی یہی
حال ہے۔ ماگورا قبیلہ گو کانگ سے زیادہ مہذب ہے لیکن یہ
ویسا ہی خونخوار اور جنگلی ہے اور یہ علاقہ بھی انتہائی خطرناک
وہاں بھی اگر وہ آئے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ باقی رہا ہیڈ کوارٹر
ان کا داخلہ تو یہاں وہ کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے اور ...

...وارٹر کو تباہ کر سکتے ہیں ہم یہی کریں گے کہ ہیڈ کوارٹر کا
...سے بند کر دیں گے اور پھر ان کی موت کا تماشہ دیکھیں
...اپ باہر جو بھی انسانی حفاظتی اقدامات کریں گے اس سے
...فائدہ اٹھالیں گے"...... انتھونی نے کہا۔
"تم واقعی بے حد ذہین ہو لیکن بفانا میں بھی تو ہیڈ کوارٹر کا
راستہ موجود ہے۔ یہ لوگ اس سے فائدہ نہ اٹھالیں گے
...اسے اندر سے مستقل طور پر سیلڈ کر دیا جائے"...... لارڈ

...یں باس۔ یہ سب سے بہتر رہے گا۔ آپ جتنا انہیں کم چھیڑیں
...اتنا ہی زیادہ نقصان میں رہیں گے"...... انتھونی نے جواب

...ٹھ۔ اور اگر ہمیں کوئی خطرہ ہوا تو ہم ان کے خلاف حرکت میں
...سکتے ہیں ٹھیک ہے تو پھر یہ طے رہا کہ ہیڈ کوارٹر کو ان کے اس
...قے میں داخل ہوتے ہی سیلڈ کر دیا جائے اور پھر ان کی موت کا
...دیکھا جائے۔ او کے۔ تم جا سکتے ہو"...... لارڈ نے انتہائی
...ن لہجے میں کہا اور انتھونی اٹھا اس نے سلام کیا اور واپس
...زے کی طرف مڑ گیا۔

افریقہ کے انتہائی پسماندہ ملک گانی کے دارالحکومت
ایک ہوٹل میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ گا
انتہائی گھنے اور خطرناک جنگلوں کی وجہ سے پوری دنیا
تھا۔یہاں ابھی تک جدید دنیا کی تمام آسائشیں نہیں پہنچی
ے یہاں کا ماحول ابھی تک قدیم دور جیسا ہی تھا اس لئے
اس قدیم افریقی تہذیب کو دیکھنے کے لئے بھی پوری دنیا سے
پسند سیاح آتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ یہاں افریقی ماحول پر
بنانے والے بھی اکثر آتے تھے لیکن یہاں کی حکومت نے سیاحو
فلمیں بنانے والوں کے لئے گانی کے صرف چند علاقے مخصو
رکھے تھے جہاں انتہائی سخت حفاظتی اقدامات موجود تھے
بھی ان علاقوں سے باہر جانے کی اجازت نہ دی جاتی تھی
سب سے ترقی یافتہ اور جدید شہر بساک ہی تھا۔یہاں ایئرپو

ٹل بھی، کلب بھی اور پختہ سڑکیں بھی۔ یہاں کے لوگ
ترقی یافتہ بھی تھے لیکن اس کے باوجود یہاں کا مجموعی تاثر
ای تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت ایکریمی سیاحوں
پ میں تھے اور انہیں یہاں آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔
ں نے یہاں فلائٹس بدل بدل کر پہنچے تھے۔ ان دو دنوں میں
ے ساتھی تو شہر کی سیر کرتے رہے تھے جبکہ عمران اپنے طور پر
ا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے کوالکھ اس سے پوچھنے کی
ں تھی کہ وہ انہیں بتا دے کہ وہ کیا کرتا پھر رہا ہے لیکن
نے انہیں ٹال دیا تھا۔ آج بھی وہ عمران کے کمرے میں اکٹھے
یہی موضوع زیر بحث تھا۔
"ران صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اس مشن کو
دس سے فور سٹاز کو ٹرانسفر کر دیں"...... صدیقی نے کہا تو
ب اختیار چونک پڑا۔
"افریقہ ہے صدیقی صاحب۔یہاں پہنچ کر تو بڑے بڑے چمکتے
ے بھی بلیک ہو جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"تو کیا ہوا۔ ہم نام ہی تبدیل کر لیتے ہیں۔ فور سٹارز کی بجائے
اب ... سٹارز رکھ لیتے ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے
ب دیا۔
"ا ... کیا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کی سیر کریں اور تفریح کریں۔ واپسی پر آپکا
لے لیا جائے گا"...... صدیقی نے جواب دیا۔
"واپسی کیسے ہو گی"...... عمران نے اس بار انتہائی
میں کہا۔
"کیسے ہو گی کا کیا مطلب۔ یہاں ہم جس طرح آئے
واپس چلے جائیں گے"...... صدیقی نے جواب دیا۔
"یہی تو تمہیں غلط فہمی ہے۔ یہاں سے واپسی نہیں ہ
یہاں آنے والا درندوں یا آدم خور قبائلیوں کے پیٹ میں
اور ظاہر ہے اس کے بعد واپسی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"چلیئے آپ تو واپس چلے جائیں گے۔ کم از کم آپ دہا
فاتحہ خوانی کا تو بندوبست کر لیں گے"...... صدیقی نے جوا
باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔
"تمہارے چیف نے تو اس کے لئے ایک روپیہ بھی
اور میرے پاس بہرحال اتنی رقم نہیں ہے کہ تم چاروں
خوانی کے شاندار پر شکوہ فنکشن کا بندوبست کر سکوں اس
ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"تو پھر ہمیں بتائیں کہ آپ یہاں کیا کرتے پھر رہے
اپنے ساتھ شامل کریں۔ ہم یہاں تفریح کرنے تو نہیں آئے
نے کہا۔

بلیک سٹارز آ جائیں پھر بتاؤں گا"...... عمران نے جواب
باقی اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔
"بلیک سٹارز۔ وہ کون ہیں"...... صدیقی نے حیرت
لہجے میں کہا۔
"اور جوانا"...... عمران نے جواب دیا۔
"تو آپ نے ان دونوں کو یہاں کال کیا ہے۔ کیوں"۔
حیران ہو کر پوچھا۔
"بہرحال اصل ہوتے ہیں اور نقل نقل ہوتی ہے"۔ عمران
اتے ہوئے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ ہم واپس چلے جائیں"...... اس بار صدیقی
نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔
"وہ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ہے کہ اگر آپ کو ہماری صلاحیتوں پر اعتماد ہوتا تو آپ ان
کو نہ بلاتے"...... صدیقی نے کہا۔
"ہماری صلاحیتوں اور جوزف اور جوانا کی صلاحیتوں کا کیا
تم چاروں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہو"۔ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"آپ نے انہیں کیوں بلایا ہے"...... صدیقی نے کہا۔
"صدیقی۔ تم نے جو بات سوچی ہے یہ بات میرے ذہن میں
تھی اور مجھے تمہارے اس انداز میں سوچنے پر بے حد تکلیف

پہنچی ہے اس لئے اب کھل کر بات ہو جائے۔ میں نے گار
ملنے والی معلومات تمہیں بتا دی تھیں۔ گارنش سے ملنے سے
خیال یہی تھا کہ بلیک فیس کا ہیڈ کوارٹر کارمن میں ہی ہوگا
ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہ تھا کہ بلیک فیس نے ہ
یہاں گانی کے انتہائی خطرناک جنگلات میں بنا رکھا ہوگا۔
علاوہ وہاں دو علاقے ہیں۔ ایک بفانا اور دوسرا ماگورا۔ بتایا
ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا راستہ ماگورا میں ہے لیکن مجھے معلو
ہیڈ کوارٹر میں ہمیشہ دو سے زیادہ راستے رکھے جاتے ہیں۔ یہ
ہے کہ باقی راستوں کو بند رکھا جائے یا بند کرا دیا جائے
بات یہ کہ لامحالہ گارنش نے ہوش میں آنے کے بعد لارڈ
تمام تفصیلات بتا دی ہوں گی اور میں نے دانستہ اسے زند
تھا تاکہ وہ لارڈ کو یہ ساری باتیں بتا دے۔ اس سے میرا مطل
کہ لارڈ ان دونوں علاقوں کی حفاظت کرتا رہے گا جبکہ ہم
علاقے سے کارروائی کر لیں گے۔ اس طرح ہم اسے ڈاج
ہیں۔ یہاں آکر میں بڑی جدوجہد کے بعد ایسا نقشہ حاصل
کامیاب ہو گیا ہوں جس میں بفانا، ماگورا اور اس کے ارد گر
کی تفصیل سے نشاندہی کی گئی ہو۔ اس کے علاوہ میں نے ا
آدمی کا کھوج بھی لگا لیا ہے جو بفانا میں رہنے والے کانک قبی
ہے لیکن اب وہ مستقل طور پر یہاں رہائش پذیر ہے کیونکہ
اس کے والد کو قبیلے کے پجاری نے ایک غلطی کی بنا پر موت

تھی لیکن اس کا والد اور وہ وہاں سے فرار ہو کر یہاں پہنچ گئے
ہے۔ اب ان کی واپسی نہیں ہو سکی۔ میں نے بھاری دولت کے
ے اپنے ساتھ بطور گائیڈ لے جانے پر رضامند کر لیا ہے
اس کا والد تو فوت ہو چکا ہے اور وہ اکیلا ہے کیونکہ یہاں
سے ہٹ کر شادی کرنے کا رواج نہیں ہے اور اس کے قبیلے کا
یہاں نہیں رہتا اس لئے اس کی شادی نہیں ہو سکی۔ میں
یقین دلایا ہے کہ میں وہاں اس کے قبیلے سے اس کے لئے
لوئی لڑکی ساتھ لے آؤں گا۔ رقم سے زیادہ اسے یہ لالچ ہے۔
اسے یقین دلا دیا ہے کہ میں اس کا میک اپ اس انداز میں
کہ وہاں اسے کوئی نہ پہچان سکے گا۔ بہرحال ان ساری باتوں
میں نے اسے ساتھ چلنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ اس کا نام کونام
۔ وہ کانک قبیلے سے ہی تعلق رکھتا ہے اس سے ہمیں کانک
بارے میں تفصیلات بھی مل جائیں گی۔ اس سارے
کے بعد میں نے جوزف اور جوانا کو اس لئے کال کیا ہے کہ
ہے کہ ہم دو گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ تو بفانا
میں کام کرے تاکہ لارڈ اور اس کے آدمی مطمئن رہیں جبکہ
وپ علیحدہ رہ کر دوسرے علاقے میں کام کرے اس طرح
کوارٹر میں داخل ہونے کی سہولت پیدا کی جائے تاکہ وہاں سے
ت بھی حاصل کی جا سکے اور اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کیا جا
اب جوزف اور جوانا کی آمد کے بعد جس طرح تم چاہو گے اسی

طرح گروپ بنالیں گے ۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہو
دوسرا گروپ کہاں کام کرے گا اور کیا کرے گا۔
کسی راستے کا ہی علم نہ ہو گا تو وہ کیا کرے گا ۔۔۔۔۔ صدیقی
میں نے بتایا ہے کہ راستے لازماً ہوں گے اور جو قبیلے
ہیں انہیں لازماً ان کے بارے میں علم ہو گا۔ ان سے ا
کئے جا سکتے ہیں ۔ عمران نے کہا۔
لیکن ہمیں تو ان قبیلوں کی زبان ہی نہ آئے گی۔
قدیم افریقی زبان بولتے ہوں گے ۔۔۔ صدیقی نے کہا۔
کوئی بات نہیں۔ کام کرنے والے بہرحال کام تو کر
تم بین الاقوامی زبان استعمال کر لینا۔ میرا مطلب ہے
زبان ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
آئی ایم سوری عمران صاحب۔ میں نے صرف آپ
معلوم کرنے کے لئے یہ بات کی تھی ورنہ میرا مقصد ہرگز
قسم کا شک نہ تھا اور دوسری بات یہ کہ مجھے کیا سب کو معلو
ان جنگلات میں جوزف اور جوانا کی کیا حیثیت ہے اور وہ
فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ اب رہ گئی یہ بات کہ آپ دو
کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو یہ بات غلط ہے۔ ان جنگلو
گروپس بنانے کا مطلب ہو گا کہ دونوں کی موت۔ ہمیں نہ
کی زبان آئے گی اور نہ ہی ہمیں ان جنگلات کے خطرات کا
اور جوانا تو ہماری طرح شہری آدمی ہے بلکہ وہ ایکریمیا کا رہنے

۔۔۔ ہم سے بھی زیادہ شہری ثابت ہو گا اور جوزف آپ کے بغیر
نہیں کرے گا اس لئے آپ دونوں کا ایک گروپ میں ہونا
ہے۔ پھر جوزف سے بھی آپ ہی کام لے سکتے ہیں اور اگر آپ
ہی ایک گروپ میں ہوئے تو دوسرا گروپ قطعاً بے کار ہو جائے
۔۔۔ یہ گروپس والا سلسلہ تو ترک کر دیجئے کیونکہ ہم اکٹھا کام
۔۔۔ صدیقی نے کہا۔
۔۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے بہترین انداز میں سچوئیشن کا تجزیہ
۔۔ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ واقعی درست ہے۔ میں نے تو سوچا
۔۔۔ کو ایک گروپ کے ساتھ اٹیچ کر دوں گا اور میں خود
گروپ میں رہ کر کام کروں گا لیکن تمہاری یہ بات درست
جوزف علیحدہ رہ کر کام نہیں کر سکے گا اور واقعی یہ بات بھی
ہے کہ بغیر زبان جانے ان پسماندہ اور جاہل افریقیوں سے
۔۔ کے بارے میں معلوم کرنا بھی تمہارے یا جوزف کا کام نہیں
۔۔۔ ہم سب مل کر کام کریں گے لیکن اب مجھے پلاننگ
۔۔ سے کرنی ہو گی ۔ عمران نے کہا۔
۔۔ عمران صاحب۔ آپ نے میری بات کو اہمیت دے کر
مسرت بخشی ہے ۔ صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں

۔۔ ان صاحب آپ کا یہ پلان بنیادی طور پر ہی غلط ہے کہ آپ
قوں سے ہٹ کر دوسرے علاقوں میں ہیڈ کوارٹر کے راستے

تلاش کریں گے"...... اچانک نعمانی نے کہا تو عمران کے باقی سب ساتھی بھی چونک پڑے۔

"وہ کیسے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ لامحالہ لارڈ نے ہر اس علاقے میں ہماری چ
کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہو گا جہاں یہ راستے ہوں گے ا
آپ کا یہ سوچنا کہ اس علاقے میں جا کر آپ خاموشی سے راستہ
کر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے غلط ہے"......
کہا۔

"حیرت ہے۔ تم سب بھی کہیں جوزف کی طرح افریقہ ۔
مکانی کر کے پاکیشیا تو نہیں آئے تھے۔ یہاں آتے ہی تم س
دماغ روشن ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختی
پڑے۔

"ہم فور سٹارز ہیں عمران صاحب اور سٹار تاریکی میں ہی
اور افریقہ کو تاریک براعظم بھی کہا جاتا ہے"...... صدیقی
کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تو پھر میں یہاں آ کر کیا بن چکا ہوں کہ میرا ذہن تو الٹا ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک سٹار جو روشنی میں ہی نظر آ سکتا ہے"...... اس نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ پھر ا
پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

پ کی کال ہے جناب۔ مسٹر جوزف آپ سے بات کرنا چاہتے
دوسری طرف سے آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اچھا کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

ہیلو باس میں جوزف بول رہا ہوں۔ آپ کی ہدایت کے مطابق
اور جوانا یہاں پہنچ کر ہوٹل جازلینڈ میں کمرے لے چکے ہیں اور
س وقت وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... جوزف کی آواز
دی۔

ٹھیک ہے وہیں رہو۔ ہم سب وہیں آ رہے ہیں"...... عمران
اور رسیور رکھ دیا۔

بھی چلیں۔ ان دونوں شہزادوں کا استقبال بھی کر لیں اور
حتمی پروگرام بھی تشکیل دے لیں"...... عمران نے اٹھتے
اور سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ نیچے
جنگلات تھے۔ اس قدر گھنے کہ یوں لگ رہا تھا جیسے نیچے
چادر بچھی ہوئی ہو۔ پائلٹ سیٹ پر ایک نوجوان موجود تھا جبکہ
سیٹ پر لارڈ بیٹھا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹوں پر دو ا
ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں تھ
ان مشین گنوں کی نالوں کے ساتھ سیاہ اور سرخ رنگ
بندھے ہوئے تھے۔ سیاہ پر میں سرخ دھاریاں تھیں۔ دونو
جسموں پر خاکی رنگ کا لباس تھا۔ ان کے سروں پر ایک سیاہ
پٹی تھی جس میں سرخ دھاریاں بنی ہوئی تھیں اور اس پٹی
ویسا ہی سیاہ رنگ کا پر تھا جس پر سرخ دھاریاں موجود تھیں
کا لباس بھی خاکی تھا اور اس کے سر پر بھی پٹی اور اس کے
مخصوص پر موجود تھا جبکہ لارڈ کے جسم پر سیاہ رنگ کا چغہ تھا

خ دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ البتہ اس کے سر پر ان پروں
ہوا ہوا تھا اور لارڈ نے اپنے چہرے پر بھی سرخ رنگ کی آڑی
دھاریاں بنائی ہوئی تھیں۔ ہیلی کاپٹر پر بھی سرخ رنگ کی
یاں بنی ہوئی تھیں۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی جا
تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے درمیان قدرے خالی جگہ
لیا۔ پائلٹ واقعی بے حد تجربہ کار تھا جس نے اس جگہ ہیلی
اتار لیا تھا ورنہ شاید عام پائلٹ ایسی جرأت ہی نہ کرتا۔ ہیلی
تے ہی زمین پر اترا عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے دونوں افریقی
نیچے اترے۔ ان کے بعد لارڈ نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی ہر
سے ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دوسرے لمحے چار
تڑنگے افریقی جن کے جسموں پر چغے نما لباس تھے اور انہوں نے سر
وں کے تاج پہنے ہوئے تھے لارڈ کے سامنے رکوع کے بل جھک

ماجورا دیوتا کے اوتار ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں ..... ان
اس نے قدیم افریقی زبان میں بار بار کہنا شروع کیا۔
ماجورا دیوتا کا اوتار سردار کیمبو تمہیں دعا دیتا ہے کہ تمہارے
وں کی آبادی بڑھ جائے اور تمہارے قبیلے کی عورتیں ہمیشہ لڑکے
لرتی رہیں ..... لارڈ نے ہاتھ اٹھا کر افریقی زبان میں کہا اور وہ
ب ماجورا دیوتا کا نعرہ لگا کر سیدھے ہو گئے۔
آؤ ہمارے ساتھ ..... لارڈ نے کہا اور قبائلی ماجورا دیوتا کے

اوتار کو سلام کر کے آگے آگے چلنے لگے۔ ان کے پیچھے لارڈ
جبکہ ان کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح وہ دونوں افریقی
تھے۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر سے باہر ہی نہ آیا تھا۔ ڈھول ویسے ہی
تھے۔ پھر وہ سب ایک بڑی سی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔ ایک
جس پر شیروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں اس پر لارڈ بیٹھ گیا
کے دونوں ساتھی اس کے عقب میں کھڑے ہو گئے اور وہ
اس کے سامنے فرش پر بچھی ہوئی چیتوں کی کھالوں پر انتہائی
انداز میں بیٹھ گئے۔

"کانگ، ماگورا، میگانا اور نکندا قبیلے کے سردارو یہ دربار
اس لئے لگایا گیا ہے کہ ماجورا دیوتا نے مجھے ایک خطرے سے
ہے اور میں اس خطرے سے تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور
ہے کونگ شیطان کی طرف سے۔ کونگ شیطان نے تم
قبیلوں کے خلاف بڑی بھیانک سازش کی ہے۔ وہ مہذب
پانچ سات افراد کو شیطانی قوتیں اور آگ اگلنے والے ہتھیار
یہاں بھیج رہا ہے تاکہ وہ یہاں گھوم پھر کر چاروں قبیلوں پر
اثرات ڈال دیں اور ان اثرات کی وجہ سے پھر نہ ہی یہاں
ہوں گی اور نہ ہی تمہاری عورتیں بچے جنیں گی۔ اس طرح
قبیلے ختم ہو جائیں گے۔ ماجورا دیوتا نے کہا ہے کہ جیسے ہی
دنیا کے لوگ چاہے ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو وہ کسی
روپ میں یہاں کیوں نہ آئیں انہیں دیکھتے ہی ہلاک کر دینا۔

۔ ایک بھی بچ گیا تو پھر کونگ شیطان کی سازش پوری ہو
ن اس لئے اپنے قبیلوں میں اس کا اعلان کر دو اور اپنے اپنے
لو ہوشیار کر دو"...... لارڈ نے ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ تقریر کرتے
تھا۔

"کونگ شیطان کے آدمی کب آئیں گے۔ ماجورا دیوتا کے
ایک سردار نے پوچھا۔

"وہ کسی بھی وقت آسکتے ہیں"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"وہ کس چیز پر یہاں آئیں گے"...... ایک دوسرے سردار نے

"وہ اڑنے والے پرندے کے پیٹ میں بیٹھ کر بھی آسکتے ہیں اور
بھی آسکتے ہیں۔ گھوڑوں پر سوار ہو کر بھی آسکتے ہیں اور لوہے
گھوڑوں پر سوار ہو کر بھی آسکتے ہیں۔ وہ کونگ شیطان کے آدمی
اس لئے وہ کسی بھی طریقے سے آسکتے ہیں"...... لارڈ نے جواب

"کیا وہ سب مہذب دنیا کے لوگ ہوں گے یا ان میں افریقہ کے
بھی شامل ہوں گے"...... ایک اور سردار نے پوچھا۔

"وہ کسی بھی روپ میں آسکتے ہیں۔ کونگ شیطان کے آدمیوں
ئے روپ بھرنا مشکل نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری
ن اور تمہارے لباسوں میں آئیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سفید فام
آئیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مہذب دنیا کے لباس پہن کر آئیں اور

ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے لباس پہن کر آئیں۔ تم نے بہرہ
اجنبی کو چاہے وہ کوئی بھی ہو زندہ نہیں چھوڑنا۔" لارڈ۔
دیا۔

"ٹھیک ہے ماجورا دیوتا کے اوتار۔ تم نے ہم پر مہربانی ک
تمہارے حکم کی پوری تعمیل کریں گے" چاروں۔

"تم سے ماجورا دیوتا راضی رہے گا اور تمہاری آبادی بڑ
تم اور طاقتور ہو جاؤ گے" لارڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
سردار بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ ایک بار پھر رکوع
جھک گئے۔

"ماجورا دیوتا تم سے خوش ہے" لارڈ نے کہا اور ماج
کے نام کا نعرہ لگا کر وہ سیدھے ہو گئے اور پھر اسی طرح چلتے ہ
اس جھونپڑی سے نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے جس
جھونپڑی میں پہنچے تھے۔ یہ ڈھول اسی طرح چاروں طرف بج ر
لیکن ان کو بجانے والے نظر نہیں آ رہے تھے۔ پھر لارڈ اپنے
سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر
بلند ہوا اور درختوں سے اوپر نکلتے ہی وہ تیزی سے مڑ کر ادھر
جدھر سے آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر در
درمیان ایک کھلی جگہ پر اتر گیا اور لارڈ باہر نکلا۔ اس کے
افریقی ساتھی بھی باہر نکل آئے۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو" لارڈ نے ان دونوں سے

لوں سلام کر کے واپس مڑ گئے تو لارڈ ایک درخت کی طرف بڑھ
اس نے درخت کے تنے پر ایک جگہ ہاتھ رکھا تو تنے کی سائیڈ پر
ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا۔ حالانکہ
ہاڑیاں موجود تھیں۔ نیچے پختہ سڑک جاتی دکھائی دے رہی
نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد صندوق کے ڈھکن کی طرح
حصہ دوبارہ مل گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹھک کی آواز کے
اندر تیز روشنی پھیل گئی۔ سامنے ایک دیوار تھی۔ لارڈ نے
اپنا ہاتھ رکھا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں
گئی اور لارڈ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے
اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے عمران اور
یا سیکرٹ سروس کی یقینی موت کا بندوبست کر دیا تھا اور اسے
یقین تھا کہ اب جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر
چاروں طرف موجود ان قبیلوں میں سے کسی کے علاقے میں بھی
ہوں گے دوسرا سانس نہ لے سکیں گے کیونکہ سب قبیلے
ان سے جس کا نام یہاں کونگ تھا شدید نفرت کرتے تھے کیونکہ
اعتقاد تھا کہ کونگ کے اثرات سے عورتیں بچے جننا چھوڑ دیتی
اور ان قبیلوں میں تعداد ہی اصل اہمیت رکھتی ہے۔

ختم شد

افریقہ کے گھنے اور انتہائی خطرناک جنگلات میں
مکمل ہونے والا انتہائی ہنگامہ خیز ایڈونچر

بلیک فیس

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

- کیا انتھونی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل اپنی کارکردگی ثابت
- وہ لمحہ۔ جب عمران اور اس کے ساتھی خطرناک جنگل میں اندھی موت کا
- وہ لمحہ۔ جب عمران کو بلیک فیس کے مقابل اپنی ناکامی کا اعلان کرنا پڑا ــــ کیوں ــــ ؟
- انتھونی اور عمران کے درمیان ہونے والے مقابلے میں آخری فتح حاصل ہوئی۔ انتہائی حیرت انگیز انجام۔
- افریقہ کے گھنے جنگلات میں جوزف کی حیرت انگیز صلاحیتوں نے کھلائے ــــ ؟ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات

انتہائی دلچسپ۔ منفرد اور انوکھے مراحل سے بھرپور ــــ
تیز اور خوفناک ایکشن کے ساتھ ساتھ بے پناہ اور جان لیوا سسپنس

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

ڈبل مشن

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسا مشن ــــ جسے دو بار پورا کیا گیا ــــ کیسے ــــ ؟
کیا پہلی بار مشن مکمل نہ ہوا تھا ــــ یا ــــ ؟
ایک ایسا مشن ــــ جس میں پہلی بار شاگل نے پاکیشیا آکر فیلڈ میں کام کیا ــــ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔
ایک ایسا مشن ــــ جس میں شاگل نے پاکیشیا میں علی الاعلان اپنا مشن مکمل کر لیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بس ہو کر رہ گئے ــــ کیا وہ واقعی بے بس تھے ــــ یا ــــ ؟
ایک ایسا مشن ــــ جس میں شاگل اور مادام ریکھا بیک وقت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آئے اور پھر خوفناک ہنگاموں کا آغاز ہو گیا۔
ایک ایسا مشن ــــ جس میں کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی لیکن دراصل یہ ایک ایسا ٹریپ تھا جس کا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آخری لمحے

ان سیریز
یک فیس
کلیم

ہندباتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ بلیک فیس کا دوسرا اور آخری
آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ افریقہ کے گھنے اور انتہائی خطرناک
ت میں ہونے والی جان لیوا جدوجہد اس حصے میں اپنے پورے
کو پہنچ رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس کے مطالعہ
نے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط
ان کے جوابات بھی ملاحظہ کریجئے۔
ر سے شاہد مستوئی لکھتے ہیں۔ آپ کے سب کے سب ناول
منفرد اور لاجواب ہیں۔ آپ کے ناول پڑھ کر مجھے بھی سیکرٹ
ں میں شامل ہونے کا شوق پیدا ہوا ہے اور میرے نزدیک اس
منہ بھی آپ ہیں اس لئے اگر آپ صالحہ کو سیکرٹ سروس میں
کر سکتے ہیں تو مجھے بھی شامل کر لیں۔
محترم شاہد مستوئی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
یہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ صالحہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں
ہوئی ہے اور آپ ناول بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
دوں پر مبنی پڑھتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ صالحہ خاتون ہے اس
آپ بہرحال صالحہ کے سیکرٹ سروس میں شمولیت کا جواز اپنی
ت کے لئے تو پیش نہیں کر سکتے۔ جہاں تک میرے ایکسٹو

ہونے کا تعلق ہے تو ایکسٹو سے پہلے بہرحال ایکس ون بھی تو چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو کہلاتا ہے ورنہ ون نہ کہلاتا۔ اب ایکس ون کون ہو سکتا ہے یہ آپ خود سو

کبیر والا سے سید عباس علی زیدی لکھتے ہیں۔ " گذشتہ سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں اور آپ کے ناول تو اب م نشہ کی سی کیفیت بن چکے ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت کہ آپ ان دنوں صرف لیبارٹریوں، فارمولوں اور جنگی ایجا پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں جبکہ آپ نے اس سے پہلے بارکی، ہالو وال اور زیرو لاسٹری جیسے منفرد موضوعات پر بھی ناول میجر پرمود کو بھی آپ نے بالکل آؤٹ کر رکھا ہے اس درخواست ہے کہ میری اس شکایت پر ضرور غور کریں "۔

محترم سید عباس علی زیدی صاحب۔ خط لکھنے اور کرنے کا بے حد شکریہ۔ میجر پرمود اور عمران کا ایک مشتر پچھلے دنوں " ڈیتھ ریز " کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور انشاءاللہ میجر پرمود کے ناول آپ پڑھتے رہیں گے۔ جہاں تک شکایت لیبارٹریوں، فارمولوں اور جنگی ایجادات کے سلسلے تو سیکرٹ سروس کا دائرہ کار ہی دراصل یہی ہے۔ میری تو کوشش ہوتی ہے کہ منفرد موضوعات پر ناول لکھے جا بہرحال یہ جاسوسی ناول ہوتے ہیں اس لئے اس کے دائرہ مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ شکایت پیدا نہ ہو۔

نکلا کینٹ سے مزمل محمود صاحب لکھتے ہیں۔ " گذشتہ ایک سال سے آپ کا قاری ہوں اور آپ کے بیشتر ناول پڑھ چکا ۔ آپ کے ناول واقعی لاجواب ہوتے ہیں۔ گذشتہ دنوں آپ کا ناول " فنک سنڈیکیٹ " پڑھا اس کے حصہ دوم میں ایک جگہ فنک سے عام سی باتیں کرتا ہے لیکن آپ نے لکھا ہے کہ یہ وہاں موجود فنک کی بیٹی اور اس کے اسسٹنٹ کی سمجھ میں آرہی تھیں جبکہ ایسی عام سی باتیں ان کی سمجھ میں کیوں نہیں آ رہیں۔ امید ہے آپ وضاحت کریں گے "۔

محترم مزمل محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد یہ۔ آپ نے جس الجھن کا ذکر کیا ہے اس سلسلے میں آپ کو صفحہ کا حوالہ دینا چاہئے تھا تاکہ مجھے معلوم ہو سکتا کہ کن باتوں پر آپ الجھن پیش آئی ہے۔ ویسے فنک کے بارے میں لکھا گیا تھا کہ وہ ائی ذہین اور فوری طور پر بات کی تہہ تک پہنچ جانے والا آدمی تھا لئے ہو سکتا ہے کہ عمران نے کوئی ایسی اشاراتی باتیں کی ہوں بظاہر تو عام سی لگتی ہیں لیکن فنک تو ان کی تہہ تک پہنچ گیا ہو مگر کی بیٹی اور اس کا اسسٹنٹ اسے نہ سمجھ سکے ہوں۔ اس اشارے بعد مجھے یقین ہے کہ جب آپ اس صفحے کو دوبارہ پڑھیں گے تو کی الجھن خود بخود دور ہو جائے گی۔

ڈسکہ سے افتخار احمد بھنگل لکھتے ہیں۔ " ہمیں آپ کے ناول بے حد

پسند ہیں اور آپ چند باتوں میں جو خطوط اور ان کے جواب
کرتے ہیں وہ بھی بے حد دلچسپ ہوتے ہیں۔ آپ اکثر لکھتے
جب عمران جولیا کو تنگ کرتا ہے تو کبھی کبھی وہ اسے تھپڑ
مارنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ہر بار وہ اپنی کوشش میں
جاتی ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ اگر عمران کو تھپڑ لگ جا
آئندہ جولیا کو تنگ نہیں کرے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے۔

محترم افتخار احمد بھگل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند
بے حد شکریہ۔ جہاں تک جولیا کے تھپڑ اور بیگ مارنے
کے بچ نکلنے کی بات ہے تو محترم پہلی بات تو یہ ہے کہ مقابلہ
ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جولیا کا ارادہ بھی حقیقتاً اسے تھ
مارنے کا نہیں ہوتا یہ صرف جھلاہٹ کا ردعمل ہوتا ہے۔ باقی
بات کہ اگر کبھی عمران کو جولیا کا تھپڑ لگ گیا تو وہ آئندہ
تنگ نہ کرے گا تو یہ بات نوجوانوں کی نفسیات کے خلاف
آپ نوجوان ہیں تو یہ بات آپ خود سمجھ جائیں گے ورنہ
نوجوان سے پوچھ لیں وہ آپ کو بتا دے گا کہ اس کے بعد
ہے۔

والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم اے

بڑی سی خاکی رنگ کی دو جیپیں خاصی تیز رفتاری سے ایک نیم
سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلی جیپ کی
یونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر مقامی آدمی اور
یڈ ناگورم بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور نیلے رنگ
یٹن موٹے کپڑے کی شرٹ تھی۔ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا
ے ہوئے تھے جبکہ پیچھے آنے والی دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ
یان سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر نعمانی اور خاور بیٹھے
ے تھے۔ ان سب کے جسموں پر بھی جینز کی چست پتلونیں اور سیاہ
ے کی جیکٹیں تھیں۔ دونوں جیپوں میں سوار عمران اور اس کے
ی اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ انہوں نے ایکریمی میک اپ
کلومت بساک سے نکلتے ہی ختم کر دیئے تھے البتہ ناگورم کے
ے کے خدوخال عمران نے میک اپ کر کے اس انداز میں بدل

دیئے تھے کہ وہ اب بحیثیت ٹاگورم نہ پہچانا جا سکتا تھا البتہ
مقامی ہی تھا۔ ٹاگورم چونکہ کانگ قبیلے سے فرار ہو کر بساک
اس لئے اس کا میک اپ ضروری تھا ورنہ قبیلے والے اسے دیکھتے
ہلاک کر سکتے تھے اور ٹاگورم نے جب آئینے میں میک اپ
اپنا چہرہ دیکھا تو وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا تھا کیونکہ
اطمینان ہو گیا تھا کہ اب قبیلے والے اسے کسی صورت بھی نہ
سکیں گے۔ یہی بات تھی کہ میک اپ سے پہلے وہ سہما ہوا او
سا تھا لیکن میک اپ کے بعد اس میں بے پناہ اعتماد آ گیا تھا او
وہ پوری طرح بااعتماد اور مطمئن نظر آ رہا تھا۔ عمران نے
تجویز پر عمل کرتے ہوئے فیصلہ کیا تھا کہ وہ سیدھے ماگورا پہنچیں
جہاں اس ہیڈ کوارٹر کا راستہ ہے اور پھر اس راستے سے ہیڈ کوار
داخل ہو کر وہاں سے رپورٹ بھی حاصل کریں گے او
ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا پلان بھی مکمل کریں گے۔ ٹاگورم
ماگورا کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا اس لئے عمران نے اس
میں کئی گھنٹوں تک بیٹھ کر اس سے تفصیلات حاصل کی
خاص طور پر ماگورا قبیلے کے افراد کی تعداد، ان کی زبان،
رسوم و رواجات، ان کے دیوتا وغیرہ۔ یہ سب باتیں اس نے
سے معلوم کی تھیں اور اس کے بعد عمران نے بساک سے
اسلحہ اور خشک خوراک خریدی تھی۔ یہ سب کچھ دونوں جیسوا
رکھے ہوئے تھیلوں میں موجود تھا۔ انہیں بساک سے سفر

یار گھنٹے گزر چکے تھے اور اس وقت وہ ایک علاقہ ٹاکس کے
پہنچنے والے تھے۔ ٹاکس ایک چھوٹا سا قصبہ تھا لیکن اس قصبے
گرد ایک خاص قسم کی قیمتی لکڑی کے وسیع قدرتی جنگلات
لئے ٹاکس میں اس لکڑی کو سٹاک کرنے اور فروخت کرنے
مار کاروباری ادارے تھے۔ لیکن یہ سب ادارے مقامی
ملکیت تھے کیونکہ حکومت گانی نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ
کے مالک مقامی افراد ہی ہو سکتے ہیں کسی غیر ملکی کو یہاں
م کا کاروبار کرنے کی اجازت نہ تھی البتہ خریدنے والوں میں
وگ شامل تھے اور ٹاکس آنے کے لئے ہمیشہ جیپیں استعمال
تھیں۔ یہ دونوں جیپیں بھی عمران نے بساک سے کرائے پر
نے کے لئے حاصل کی تھیں اور ٹاکس میں ایک آدمی کی
عمران نے حاصل کر لی تھی۔ یہ آدمی ٹاکس قصبے میں واقع
ں ٹاکس لینڈ کا مینجر گاڈش تھا۔ عمران کا پروگرام تھا کہ
یپیں ٹاکس میں گاڈش کے پاس چھوڑ کر وہ آگے پیدل جائیں
نکہ ٹاکس سے دس پندرہ میلوں کے بعد انتہائی خوفناک گھنے
ناک درندوں سے پر جنگلات شروع ہو جاتے تھے۔ یہ ایسے
تھے جہاں شکاری بھی جانے سے گھبراتے تھے کیونکہ یہاں
ندگی کو کسی قسم کا کوئی تحفظ حاصل نہ تھا۔ یہاں نہ قانون
جانتا تھا اور نہ یہاں قانون نافذ کرنے والا کوئی ادارہ تھا۔
وحشی اور خونخوار جنگلی قبائل رہتے تھے یا درندے اس لئے

عمران کو معلوم ہوا تھا کہ خطرناک جنگلوں کے آغاز میں
طرف سے بڑے بڑے بورڈ لگا دیئے گئے تھے جن میں خبردا
کہ آگے جانے والے اپنی ذمہ داری پر جا سکتے ہیں۔

"ٹاکس آنے والا ہے جناب"...... اچانک ٹاگورم
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سڑک
میں داخل ہو گئی۔ یہ قصبہ لکڑی کے بنے ہوئے مکانات پ
جہاں سب مقامی افراد ہی گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

"ہوٹل ٹاکس لینڈ کہاں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ قصبے کے آخر میں ہے جناب"...... ٹاگورم نے جوا

"کیا تم وہاں گئے ہو کبھی"...... عمران نے چونک کر

"جی ہاں جناب۔ میں جب قبیلے سے فرار ہوا تھا تو ٹا
تھا اور پھر میں نے ٹاکس کے اس ہوٹل میں ہی ایک
ملازمت کی تھی۔ اس کے بعد بساک گیا تھا"...... ٹاگور
دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹاگورم کے
پر عمران ٹاکس لینڈ ہوٹل کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ پختہ
لیکن تھی ایک منزلہ البتہ خاصے وسیع رقبے میں پھیلی
یہاں کئی جیپیں موجود تھیں اور ہوٹل سے آنے اور ہو
والوں میں زیادہ تعداد غیر ملکیوں کی ہی تھی۔ عمران
سائیڈ پر روکی اور اس کے پیچھے چوہان نے بھی دوسری جی
اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

بیگ اٹھانے ہیں"...... چوہان نے ہی عمران سے پوچھا۔
ہیں پڑے رہنے دو اور جیپیں لاک کر دو"...... عمران نے کہا تو
نے سر ہلا دیا۔ پھر عمران کے کہنے پر جوزف نے پہلی جیپ کو
دیا جبکہ چوہان نے دوسری جیپ بند کر کے لاک کی اور پھر وہ
وٹل کے ہال میں داخل ہو گئے۔ خاصا بڑا ہال تھا لیکن وہاں
افراد کی تعداد خاصی کم تھی۔ ایک طرف کافی بڑا کاؤنٹر تھا جس
مقامی مرد موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی
ی بڑھ گیا۔

ی فرمائیے جناب"۔ ایک آدمی نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

مینجر گاوش سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

وہ تو جناب مصروف ہیں کاروباری سلسلے میں"۔ کاؤنٹر مین نے
اب دیا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ ٹال رہا ہے۔
بساک کے ہوٹل ڈائمنڈ کے مینجر بنا تم کو جانتے ہو"۔ عمران

ں سر۔ جی سر۔ انہیں کون نہیں جانتا سر"...... کاؤنٹر مین نے
کر کہا۔

تو انہوں نے ہمیں بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

مینجر صاحب اپنے آفس میں موجود ہیں جناب۔ دائیں ہاتھ پر
ری کے آخر میں ان کا آفس ہے جناب"...... اس بار کاؤنٹر مین
کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنے ساتھیوں سمیت

اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ گاوش کے
موجود تھے۔ خاصا بڑا آفس تھا لیکن اسے سادہ انداز میں سجایا
گاوش ادھیڑ عمر مقامی آدمی تھا۔ بتاتم کا حوالہ اس لئے بھی
ثابت ہوا تھا۔

"جی صاحب فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں ...
فقرات کی ادائیگی کے بعد گاوش نے کہا۔

"ہم نے ماگورا جانا ہے۔ ہمارے پاس دو جیپیں ہیں
رہیں گی۔ واپسی پر ہم انہیں لے لیں گے۔ تب تک آپ
رکھیں اگر اس سلسلے میں کوئی رقم آپ طلب کریں تو وہ
کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے کہا تو گاوش کے چہرے
کے تاثرات ابھر آئے۔

"رقم کی کوئی بات نہیں جناب اور آپ کی جیپیں بھی
گی لیکن ماگورا کا علاقہ تو گانی کا سب سے خطرناک ترین
آپ وہاں کیا کرنے جارہے ہیں"...... گاوش نے کہا۔

"کیا تم کبھی ماگورا گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہو

"جی نہیں۔ لیکن میں یہاں کا رہنے والا ہوں مجھے تو
میں پوری طرح علم ہے"...... گاوش نے جواب دیا۔

"کیا تم یہودی ہو"...... عمران نے کہا تو گاوش بے
پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"نہیں جناب میں یہودی نہیں ہوں۔ کیا آپ یہ

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم الحمد للہ مسلمان ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے مجھے کیوں یہودی کہہ دیا۔ میں تو یہودیوں پر لاکھ
ت بھیجتا ہوں۔ یہودیوں نے بڑے طویل عرصے تک گانی پر
لئے رکھا وہ یہاں کی تمام دولت پر قابض رہے تھے اور انہوں
یاں مقامی لوگوں پر اس قدر بھیانک ظلم توڑے ہیں کہ یہاں
ں کا نام لینا ہی لوگوں کو مشتعل کر دیتا ہے"...... گاوش نے
یا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو گاوش ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ماگورا علاقے میں
ں کی ایک انتہائی خفیہ تنظیم جسے بلیک فیس کہا جاتا ہے نے
یہ زمین ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر ویسے تو بقانا میں
ن اس کا راستہ ماگورا سے جاتا ہے۔ یہ تنظیم ہمارے ملک میں
۔ تخریبی کارروائی کر رہی ہے اس لئے ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کو
ڑنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ کا تعلق پاکیشیا کے کسی سرکاری ادارے سے ہے"۔
نے کہا۔

ں۔ ظاہر ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ پاکیشیا کے ایک آدمی پرنس آف ڈھمپ کو جانتے
گاوش نے کہا تو عمران تو کیا اس کے سارے ساتھی بے
نک پڑے۔

"ہاں جانتے ہیں۔ لیکن تم کیسے جانتے ہو"۔ عمران کے
حیرت تھی کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قد
علاقے میں رہنے والا آدمی اس طرح پرنس آف ڈھمپ کا نام
گا۔

"میں ایکریمیا کے شہر ناراک میں دس سال رہا ہوں۔ وہا
بہت بڑا علاقہ ہے بلیک ٹاؤن۔ یہ ساری آبادی سیاہ فام لو
ہے۔ وہاں بڑے بڑے جرائم پیشہ افراد رہتے ہیں۔ جب میں
تو وہاں ایک آدمی چیری تھا جو وہاں کا سب سے بڑا بدمعاش
وہاں پاکیشیا کا پرنس آف ڈھمپ پہنچ گیا اور اس پرنس آف
نے اس چیری کا وہ حشر کیا کہ پورا بلیک ٹاؤن کانپ اٹھا
خوفناک لڑاکا سمجھا جاتا تھا لیکن پرنس آف ڈھمپ تو چھ
چھلاوہ۔ میں نے خود وہ فائٹ دیکھی ہے اور مجھے آج بھی وہ
ہے جیسے ابھی میرے سامنے ہو رہی ہو۔ مجھے تو مارشل ار
خاصی دلچسپی رہی ہے لیکن صاحب وہ پرنس آف ڈھمپ کی
ہے۔ بس میں بتا نہیں سکتا اور پھر مجھے پتہ چلا کہ پرنس آف
پاکیشیا کا مشہور آدمی ہے اور کسی سرکاری ادارے سے وابست
اب آپ نے اتنے طویل عرصے بعد پاکیشیا کا نام لیا تو میرے
پرنس آف ڈھمپ آگیا اس لئے پوچھ لیا تھا"۔ گاوش
بتاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے
کیس یاد آگیا تھا جو اس نے بلیک ٹاؤن میں مکمل کیا تھا۔

کیا تم پرنس آف ڈھمپ سے ملنا چاہو گے"...... عمران نے
اتے ہوئے کہا۔
یں۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے جناب"۔ گاوش نے چونک کر

پرنس آف ڈھمپ تمہارے سامنے موجود ہے"...... عمران نے
گاوش بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
اوہ اوہ۔ کیا مطلب۔ یعنی کہ...... "گاوش کی حالت واقعی
لی شدت سے خراب ہو رہی تھی وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ
ن کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔
ہاں میں میک اپ میں تھا۔ یہاں اصل شکل میں ہوں"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا تو گاوش تیزی سے اٹھ کر میز کے پیچھے
اور اس نے انتہائی عقیدت سے عمران کے ہاتھ پکڑے اور چو
م لیا۔
ارے ارے۔ کیوں مجھے گنہگار کر رہے ہو"...... عمران نے
ے ہوئے لہجے میں کہا۔
میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت تھی جناب۔ میرے
بھی نہ تھا کہ آپ سے اس طرح ملاقات بھی ہو سکتی ہے۔
ب آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس پر مجھے یقین آگیا ہے۔ اب
ے اس سلسلے میں مزید تعاون کروں گا۔ آپ میرے ساتھ

آئیں ہم علیحدہ کمرے میں بیٹھیں گے۔ میرے ساتھ آئیں
نے کہا تو عمران سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
"آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے مشرو
ہوں"...... گاؤش نے عمران کے ساتھیوں کو رکتے دیکھ
پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر اندرونی دروازے سے دوسری
گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک کمرہ تھا۔
"تشریف رکھیں پرنس میں آپ کو یہاں اکیلا اس لئے
ہوں کہ میں آپ کو ایک خاص بات بتانا چاہتا ہوں"
نے کہا تو عمران سرہلاتا ہوا بیٹھ گیا جبکہ گاؤش بھی اس
کرسی پر بیٹھ گیا۔
"پرنس جس اڈے کی بابت آپ نے بتایا ہے مجھے
بارے میں معلوم ہے۔ یہ بات تو آپ نے بتائی ہے
یہودیوں کی کسی خفیہ تنظیم کا ہے ورنہ پہلے یہی بتایا
ایکریمیا حکومت یہاں کی حکومت سے مل کر یہاں خفیہ
ہے۔ اس اڈے کے لئے تمام لیبر مقامی لوگوں سے ہی
تھی اور اس سلسلے میں بڑے وسیع علاقے پر حکومت کے
گھیرا ڈال کر حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ وہاں رہنے والے
کو وہاں سے منگوایا گیا تھا اور اس سارے علاقے میں
کا بھی قتل عام کیا گیا تھا جو بچ گئے تھے وہ بھاگ گئے تھے
ہیلی کاپٹروں پر مشینری یہاں آتی رہی۔ ایک سال تک

لیبر میں بطور سپروائزر شامل تھا۔ بہرحال جب اڈا تیار ہو
ے طور پر کام کرنے والے تمام افراد جب واپس گئے تو
، ایسی خوفناک بیماری لگ گئی کہ ان میں سے ایک بھی
سکا تھا۔ میں اس لئے بچ گیا کہ میں کام کے درمیان میں
ڈنٹ کا شکار ہو گیا۔ میری ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ میں علاج
ماک گیا اور پھر وہاں سے ایکریمیا چلا گیا۔ جب اڈا بن گیا
ں ایکریمیا میں ہی تھا اور پھر وہاں مجھے جب اس بیماری کی
تو میں واپس نہ آیا۔ پھر تقریباً دو سال بعد میں واپس آیا تو
اڈے کے بارے میں کچھ جانتا ہی نہ تھا حتیٰ کہ حکومت
اس اڈے کے بنانے میں تعاون کرتے رہے وہ سب
لاک ہو گئے۔ میرے بارے میں شاید انہیں معلوم ہی
مجھے کسی نے نہ پوچھا اور نہ ہی خوف کی وجہ سے میں
س بارے میں کچھ بتایا۔ پھر میں نے یہاں ہوٹل بنا لیا۔
یہ ہے کہ اس سارے علاقے کے سردار یہاں آتے رہتے
شراب پینے آتے ہیں کیونکہ انہیں شراب کا چسکا لگ چکا
قبائلی اپنے کسی قدیم مذہب کی وجہ سے شراب سے
ہیں اس لئے سردار یہاں چھپ کر آتے ہیں۔ وہ مجھے
وض رقم تو نہیں دے سکتے کیونکہ وہاں رقم وغیرہ کا کوئی
ہے البتہ قیمتی جانوروں کی کھالیں وہ مجھے دے دیتے ہیں
روخت کر کے بے تحاشا رقم حاصل کر لیتا ہوں۔ دو روز

پہلے ماگورا کا سردار یہاں آیا تھا۔ اس نے باتوں باتوں میں
ماجورا دیوتا کے اوتار نے انہیں بتایا ہے کہ کونگ شیطان ۔
اجنبی افراد کے روپ میں ان علاقوں میں آنے والے ہیں
کوئی بھی اجنبی چاہے وہ کوئی بھی ہو اسے ہلاک کر دیا جائے۔
سن کر بے حد حیران ہوا کیونکہ ان علاقوں میں کسی اجنبی
کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ لیکن اب آپ نے ماگورا جانے
کی ہے تو اب یہ بات میری سمجھ میں آئی ہے کہ وہ شاید
بارے میں ہی بات کر رہا تھا اس لئے اب آپ کا وہاں جانا
خطرناک ہو گا جس علاقے میں اڈا بنایا گیا ہے اس کے گر
رہتے ہیں۔ کانک، ماگورا، میگانا، نکندا اور ان چاروں کے
کو یہی بات بتائی گئی ہے" ...... گاوش نے جواب دیا۔
"یہ ماجورا دیوتا کا اوتار کون ہے" ...... عمران نے
ہوئے پوچھا۔
"کوئی پجاری ہی ہو گا۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے اور
کبھی ان دیوتاؤں میں دلچسپی لی ہے" ...... گاوش نے جواب
"کیا کسی سردار کو تم یہاں بلا سکتے ہو" ...... عمران نے
"اوہ نہیں۔ وہ لوگ اپنی مرضی سے آتے ہیں ہمارا تو
طرح رابطہ ہی نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی وہاں جاتا ہے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ انہیں وہاں ہماری آمد کی

کام انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہے۔ یہ پجاری
کا ہی کوئی آدمی ہو گا جو اوتار بنا ہوا ہو گا" ۔ عمران نے کہا۔
اہر ہے۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے" ...... گاوش نے کہا۔
نے اس اڈے کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ تم اس بارے میں
ت بتا سکتے ہو" ...... عمران نے کہا۔
اکل بتا سکتا ہوں۔ آپ پوچھیں میں بتاتا ہوں" ...... گاوش
دیا تو عمران نے اس سے سوالات کرنے شروع کر دیئے
عمران کو اس اڈے کی صحیح ماہیت کا علم ہو گیا لیکن اس کے
سے معلوم ہو گیا کہ اڈے کے ماگورا کے علاوہ بھی دو راستے
تھے۔ ایک بفانا کے علاقے میں اور دوسرا نکندا کے علاقے
ظاہر ہے اگر انہیں ان کی آمد کی اطلاع مل گئی ہے تو یہ
تے بھی بند کر دیئے گئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ ماگورا
ی اندر سے کلوز کر دیا گیا ہو۔
ن قبیلوں کے سرداروں میں سے کوئی سردار ہاتھ لگ
ں کے میک اپ میں ہم آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔
ردار کے حکم کے بغیر قبائلی کسی کو ہلاک نہیں کر
عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔
و رابطہ نہیں ہو سکتا البتہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ ماگورا کا
ام سب سے مہذب سردار ہے۔ میں نے ایک بار اس
جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر دیکھا تو میں چونک پڑا۔

میرے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ کسی لارڈ نے اسے یہ دیا ہے
وہ اس پر اس لارڈ سے باتیں کرتا ہے۔ میں یہ سن کر حیران رہ
ایک وحشی قبائلی کس طرح ٹرانسمیٹر کو آپریٹ کر لیتا ہے اس
میں نے اس میں دلچسپی لے کر مزید پوچھ گچھ کی تو مجھے پتہ چلا
فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں بلیک ٹاؤن میں رہا ہوں
ٹرانسمیٹر چونکہ عام استعمال ہوتے ہیں اس لئے مجھے ان سے
واقفیت ہے اس لئے مجھے اس کی فریکونسی کا بھی علم ہے۔ یہاں
ٹرانسمیٹر موجود نہیں ہے البتہ بساک سے منگوایا جا سکتا ہے۔
ٹرانسمیٹر ہو تو اس پر اس سردار سے رابطہ کیا جا سکتا ہے"۔ گاوش
کہا۔

"ٹرانسمیٹر تو ہمارے پاس ہے لیکن فکسڈ فریکونسی کے
بات ہوتے ہی وہ لارڈ بھی کال سن سکتا ہے"..... عمران نے

"جی نہیں۔ اول تو وہ کال نہیں سن سکے گا کیونکہ یہ
فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نہیں ہے بلکہ نو وے ہے۔ یعنی
فریکونسی علیحدہ ہو گی اور سردار کی علیحدہ اس لئے کال صرف
سنے گا البتہ جب وہ اس کا نو وے والا بٹن پریس کرے گا تو
لارڈ بھی سن سکے گا۔ دوسری بات یہ کہ بات اس سے میں
اس لئے اگر لارڈ سن بھی لے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا
بہرحال لارڈ جو بھی ہو اسے معلوم ہی ہو گا کہ سردار یہاں آتے
رہتے ہیں"..... گاوش نے کہا۔

"تم اسے یہاں بلا لو گے"..... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ وہ ایک خاص شراب پینے کا
شوقین ہے اور یہ شراب ایکریمیا سے آتی ہے اور انتہائی مہنگی
ہے اس لئے کبھی کبھار ہی میسر آتی ہے۔ میں اسے بتاؤں گا
کا کافی ذخیرہ میرے پاس آگیا ہے تو وہ بھاگا ہوا آئے گا لیکن
ہے پرنس کہ آپ نے اسے ہلاک نہیں کرنا ورنہ اس کا
انتقام لینے پر تل جائے گا اور پھر میں کسی صورت بھی نہ
ں گا۔ یہ لوگ انتہا درجے کے وحشی ہیں"۔ گاوش نے کہا۔
"تم فکر مت کرو۔ تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ یہ تو ممکن ہی
کہ تم ہم سے اس قدر تعاون کرو اور ہم اپنے محسن کو تکلیف
[illegible]..... عمران نے کہا۔
"واقعی عظیم آدمی ہیں پرنس۔ بہرحال میں نے تو اس لئے
دیا تھا تاکہ آپ کے ذہن میں یہ بات ہو"۔ گاوش نے کہا۔
ہے۔ آؤ"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور گاوش بھی
ہوا۔ پھر وہ واپس آفس میں آگئے۔ یہاں عمران کے ساتھی

"جیب سے ٹرانسمیٹر لے آؤ"..... عمران نے جوزف سے
سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
"کب تک یہاں پہنچ جائے گا"..... عمران نے گاوش سے
دوبارہ میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"وہ تو ظاہر ہے رات کو ہی آئے گا۔یہاں سے کافی فاصلہ
گاوش نے کہا۔

"تو پھر ہمارے لئے یہاں کمرے بک کر دو۔ اس کا ہم
باقاعدہ معاوضہ دیں گے"...... عمران نے کہا تو گاوش نے
میں سر ہلا دیا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔
لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کسماؤ یہ میرے مہمان ہیں۔ انہیں ہوٹل کے سب سے
کمرے دے دو یہ وہاں رہیں گے اور ان کی ہر لحاظ سے خدمت کر
گاوش نے کہا۔

"جی صاحب"...... کسماؤ نے جواب دیا۔

"تم لوگ کمروں میں آرام کرو۔ میں نے گاوش سے مل
ورک کرنا ہے۔ اب ہماری روانگی کل ہی ہو سکے گی"......
نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور کر
ساتھ کمرے سے باہر چلے گئے۔ البتہ تھوڑی دیر بعد جوزف آیا
کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔

"تم بھی دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا کر آرام کرو"
عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا

"کیا فریکونسی ہے"...... عمران نے پوچھا تو گاوش نے
فریکونسی بتا دی۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر
گاوش کے سامنے رکھ دیا۔

بول رہا ہوں ٹاکس سے۔ اوور"...... گاوش نے قدیم
میں بار بار کال کرتے ہوئے کہا۔

بوسے بول رہا ہوں۔ بولو"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی
ی آواز سنائی دی۔ اس نے جس طرح آخر میں بولو کہا
ران سمجھ گیا کہ اس لارڈ نے اسے اوور کی بجائے یہ لفظ

ہے۔ کالی بلی کی دس بوتلیں میرے پاس آئی ہیں۔
۔وٹو بھی آنے والا ہے اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ وہ
کرتا ہے اور اسے پتہ تو بہرحال چل جائے گا اور میں
کر سکتا اس لئے میں نے تمہیں اس مشین پر بلایا
رات آسکو تو آجاؤ اور یہ دس کی دس بوتلیں لے جاؤ۔
نے کہا۔

۔ اکٹھی دس۔ اوہ یہ تو دیوتا کا کرم ہے لیکن میرے
تنی کھالیں بھی نہیں ہیں کہ میں دس کالی بلیوں کے
ے سکوں۔ بولو"...... سردار بوسے نے کہا۔

مت کرو۔ مجھے تم پر اعتماد ہے اور پھر میں نے تمہیں
ہے۔ تم یہ بوتلیں لے جاؤ۔ کھالیں جب چاہے لے
یہ چاہتا ہوں کہ یہ دس بوتلیں تمہیں ہی مل
...... گاوش نے کہا۔

تم واقعی اچھے دوست ہو۔ میں تمہیں اتنی کھالیں دوں

گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ کالی بلیاں رکھنا۔ بولو...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن جلدی پہنچو۔ اوور اینڈ آل"...... گاوش اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب رات کو کسی بھی وقت سردار بوے تو یہاں پہنچ جا لیکن آپ کیا کریں گے"...... گاوش نے کہا۔

"میں اس سے اس ماجورا دیوتا کے اوتار کے بارے میں حاصل کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ اس سے کس حیثیت سے ملیں گے"۔ گاوش نے

"تم فکر مت کرو یہ سارے کام ہو جائیں گے اور تم پر لو نہ آنے گی۔ البتہ جب وہ یہاں پہنچ جائے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... عمران نے کہا اور گاوش نے اثبات میں سر ہلایا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے میں آپکو خود اپکے کمرے تک چھوڑ آؤں"۔ گاوش نے

"ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں چلا جاؤں گا" مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ پرنس کے ساتھ چلنا ہی میرے لئے" گاوش نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر کرسی پر نیم دراز لارڈ پیرن بے چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یس کم ان"...... لارڈ نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا کیونکہ یہ کے آرام کا وقت تھا اور اس وقت وہ کسی قسم کی ڈسٹربنس پسند نہ کرتا تھا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور لارڈ چیف سکیورٹی انتھونی کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انتھونی کی اس اس وقت آمد کسی خطرے کی علامت ہی ہو سکتی تھی۔

"کیا بات ہے خیریت ہے۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں"...... لارڈ نے ان لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ فوری طور پر تو خطرے والی کوئی بات نہیں البتہ ایک اطلاع ملی تھی۔ میں نے سوچا کہ آپ سے اس سلسلے میں فوری

احکامات لے لیۓ جائیں" ..... انتھونی نے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوۓ کہا۔

"بیٹھو اور بتاؤ کیا ہوا ہے" ..... لارڈ نے کہا تو انتھونی سامنے رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"سر مجھے اندازہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی خطرناک علاقے کے قریب قصبے ٹاکس پہنچ کر ہی علاقے میں داخل ہوں گے اس لئے میں نے وہاں خاص آدمی تعینات کر دیئے تھے اور انہیں خصوصی ٹرانسمیٹر دے دیئے تھے تاکہ وہ وہاں آنے والوں کی نگرانی کر رہیں اور مشکوک افراد کے بارے میں اطلاعات دے سکیں تاکہ اندھیرے میں نہ رہیں۔ تھوڑی دیر پہلے میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ دو بڑی سی خاکی رنگ کی جیپوں پر سوار آٹھ افراد ٹاکس پہنچے ہیں جن میں دو سیاہ فام افریقی نژاد ہیں۔ پانچ افراد ایشیائی ہیں جبکہ ایک مہماں کا مقامی آدمی ہے" ..... انتھونی نے کہا تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ایشیائی۔ اوہ یہ یقیناً وہی پاکیشیائی ہی ہوں گے" ..... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ وہی لوگ ہیں ورنہ ایشیائیوں کی یہاں آمد کا کیا مقصد تھا۔ یہ لوگ ٹاکس لینڈ نامی ہوٹل پہنچے اور سیدھے اس کے گاوش کے آفس میں گئے اور پھر وہاں کافی دیر تک رہے اس کے بعد انہیں وہاں کمرے دے دیئے گئے۔ اب ایک اور بات سامنے آئی

ہے۔ ..دم نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کی ہے۔ یہ کال ماگورا کے ...ے کو کی گئی ہے" ..... انتھونی نے کہا۔

"..سردار بوے کو کس نے کال کیا ہے اور کس طرح اس کی فریکونسی کا کسی کو کیا علم ہو سکتا ہے" ..... لارڈ نے انتہائی ...بھرے لہجے میں کہا۔

"...کو معلوم نہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ قبیلوں کے سردار ...پر ٹاکس جاتے رہتے ہیں۔ وہ وہاں سے غیر ملکی شراب لے ...اور یہ شراب انہیں گاوش ہی مہیا کرتا ہے۔ اس کے بدلے ...کھالیں اسے دے آتے ہیں۔ چونکہ اس میں کوئی خطرے والی ...نہیں ہوتی اس لئے میں نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ...حال یہ کال اس گاوش نے کی اور سردار بوے کو بتایا کہ اس ...ایکریمیا کی نایاب شراب بلیک کیٹ کی دس بوتلیں آئی ...سردار بوے فوراً پہنچے اور یہ بوتلیں لے جائے"۔ انتھونی نے

"...اس سے کیا ثابت ہوا" ..... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں

"...بات تو یہ ہے کہ یہ کال اس وقت ہوئی جب عمران اور ...ساتھی گاوش کے پاس تھے۔ دوسری بات یہ کہ گاوش کے ...ٹرانسمیٹر نہیں ہے اور ٹرانسمیٹر پر کال اس نے عمران کے ...پہ"۔ انتھونی نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ گاوش عمران کا ساتھی ہے لیکن :
ممکن ہے۔ عمران پاکیشیا کا رہنے والا ہے جبکہ یہ یہاں کا مقا؛
ہے"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گاوش کے بارے میں مجھے علم ہے کہ یہ طویل عرصہ
میں گزار چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران ایکریمیا سے
لئے کسی خاص آدمی کی ٹپ لے کر آیا ہو اور یہ دونت کے پسند
ہوتی"۔ انتھونی نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے
سردار بوے گیا ہے یا نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

" اسے یہ شراب اس قدر پسند ہے کہ کال ملتے ہی وہ روانہ
ہے۔ مجھے جب کال کے بارے میں بتایا گیا تو اس وقت تک
بوے روانہ ہو چکا تھا"...... انتھونی نے کہا۔

" لیکن سردار بوے کو وہاں بلا کر وہ لوگ اس سے کیا
کریں گے"...... لارڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ سردار بوے سے اس راستے کے بارے میں تفصیلا
حاصل کر سکتے ہیں جو ہیڈ کوارٹر کا راستہ ہے اور یہ بھی ہو
عمران یا اس کا کوئی ساتھی سردار بوے کے میک اپ میں
جائے۔ اب آپ خود ان قبائلیوں کو جانتے ہیں کہ سردار
کیسے تسلیم کرتے ہیں اس لئے جب یہ سردار کہے گا کہ یہ
دوست ہیں اور مہمان ہیں تو کون قبائلی اسے ہاتھ لگائے

یونان سے یہاں کارروائی کر سکتے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔
ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی خوفناک سازش ہے۔ اوہ تو یہ
انداز میں کام کرتے ہیں۔ میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا
ے آدمیوں کے پاس وہاں اسلحہ نہیں ہے۔ اس ہوٹل کو
وگ موجود ہیں اڑا دو"...... لارڈ نے کہا۔

" پریشان نہ ہوں۔ میری یہاں موجودگی کے بعد یہ لوگ
بھی کیوں نہ کر لیں زندہ بچ کر نہیں جا سکتے لیکن وہاں
ڈنا ہمارے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے"۔ انتھونی نے کہا۔

ہے۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو یہاں اس
پہنچ جائیں گے"۔ لارڈ نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

یہ بات نہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ یہ لوگ
یوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ انہوں
سردار بوے کو کور کیا ہے حالانکہ ہم سوچ بھی نہ سکتے
بھی ممکن ہو سکتا ہے لیکن اگر ہم نے وہاں ان پر حملہ کیا
گا کہ عام سے لوگوں کے ہاتھوں یہ مر تو نہ سکیں گے
معلوم ہو جائے گا کہ ہم ان کی طرف سے پریشان ہیں
یہ ہو گا کہ یہ نیا راستہ منتخب کر لیں گے۔ ایسا راستہ کہ
علم تک نہ ہو سکے گا۔ لیکن اب ہمارے حق میں بہت سے
نا۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمیں ان کی آمد کا علم
لوگ وہاں کی نسبت یہاں زیادہ آسانی سے ہلاک کئے

سکتے ہیں اور ہمیں اس وقت تک انہیں ہلاک کرنے کی بھی
نہیں ہے جب تک یہ ہمارے لئے کوئی یقینی خطرہ نہ بن جا
ایسا ہوا تو میں نے اس کے انتظامات کر لئے ہیں۔ مخصوص
میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کر
آلات خفیہ طور پر نصب کر دیئے گئے ہیں۔ ماگورا قبیلے
چار تربیت یافتہ افراد ان کے میک اپ میں پہنچ چکے ہیں
وقت ان پر انتہائی جدید آلات سے فائر کھول سکتے ہیں۔ ان
خصوصی ٹرانسمیٹر موجود ہیں جن کی مدد سے ہم انہیں
دے سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس سردار بوے کا نا
خاص آدمی ہے ہم اس کی مدد سے انہیں اصل روپ میر
اور پھر آپ جانتے ہیں کہ قبائلی ان کا کیا حشر کریں گے۔
یہ کہ ہمارا راستہ اندر سے بند ہے اور اسے باہر سے کسی
نہیں کھولا جا سکتا اور باہر سے چاہے ایٹم بم ہی کیوں نہ
راستہ نہیں کھل سکتا اس لئے ہمیں ان کے خلاف فوری
کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ ہم جس قدر خاموش ر
لوگ اسی قدر ناکامی سے دوچار رہیں گے البتہ ہم ساتھ سا
کرتے رہے گے اور جب صحیح موقع ہو گا تو ان کا خاتمہ بھی
کیا جا سکتا ہے۔ میں تو صرف آپ کو یہ رپورٹ دینے آیا تو
کیساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہیں"...... انتھونی نے کہا۔
تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اس قدر خطرناک

پینے کی کیا ضرورت ہے جیسے ہی یہ یہاں پہنچیں ان پر فائر
.... لارڈ نے کہا۔
اتنی آسانی سے مرنے والے لوگ نہیں ہوتے لارڈ صاحب۔
ر چلا سکتے ہیں اور ماگورا قبیلے کو بھی ہمارے خلاف کر سکتے
انتھونی نے کہا۔
ے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ماجورا دیوتا کے اوتار کے
گ انگلی بھی ٹیڑھی نہیں کر سکتے"۔ لارڈ نے جواب دیا۔
تا ہوں لیکن آپ کو جلدی کیا ہے۔ ان کا تماشہ دیکھیں
گا ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا"..... انتھونی نے کہا۔
ہے۔ تم واقعی ان کا صحیح مقابلہ کر سکتے ہو۔ اوکے جیسا
کرو لیکن مجھے ساتھ ساتھ حالات سے باخبر ضرور رکھنا"۔

...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا
لیا۔

، واقعی حیرت انگیز انداز میں کام کرتے ہیں۔ بھلا کون
کہ سردار بوے کو یہ اس انداز میں وہاں کال کر لیں
ٹھیک ہے انتھونی ان کا صحیح مقابل ہے".... لارڈ نے
کہا اور پھر سامنے میز پر پڑا شراب سے بھرا گلاس اٹھا کر

عمران دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ا
ادھیڑ عمر لیکن صحت مند قبائلی کو کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس
ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل تھی اور وہ اسے بار بار منہ سے
شراب کے بڑے بڑے گھونٹ پینے میں مصروف تھا۔ اس نے
ہی دوسری کرسی پر گاوش بیٹھا ہوا تھا۔ اس قبائلی کے جسم پر
کھال لپٹی ہوئی تھی اور سر پر پرندوں کے پروں کا تاج تھا۔
پر ایک جدید مشین گن اور اس کا میگزین بھی موجود تھا۔
پیروں میں جانور کی کھال کے جوتے تھے۔ اس کے چہرے
رنگوں کی لکیروں سے آڑے ترچھے نشانات بنے ہوئے تھے
اس جدید مشین گن کے دیسے وہ ہر لحاظ سے قدیم وحشی قبا
ہی نظر آ رہا تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی گاوش
استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو قبائلی نے چونک کر پہلے گا

زان کو دیکھا لیکن وہ اپنی جگہ سے اٹھا نہ تھا۔
میرا نام سردار عمران ہے اور میں شانگو دیوتا کے بڑے پجاری
بولا بیٹا ہوں۔ وہی شانگو دیوتا جس کے حکم پر سورج چمکتا
رختوں پر پھل پکتے ہیں "...... عمران نے اپنا تعارف خود
ے کہا تو قبائلی بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
۔ میرا نام بوے ہے۔ میں ماگورا قبیلے کا سردار ہوں۔ میں
کے بڑے پجاری کے منہ بولے بیٹے کو سلام پیش کرتا
دیوتا تو سب دیوتاؤں کا سردار ہے "...... قبائلی نے
بل جھکتے ہوئے کہا۔
جاؤ سردار بوے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ری پر بیٹھ گیا جبکہ گاوش کے چہرے پر حیرت کے تاثرات
یکن وہ بولا نہیں تھا۔ سردار بوے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا
اس طرح عقیدت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا
انسان کے روپ میں واقعی کوئی دیوتا ہو۔
بوے۔ بڑے پجاری مایو کو اطلاع ملی ہے کہ تمہارے
جنبی لوگوں نے زمین کے نیچے اڈا بنایا ہوا ہے "۔ عمران

ے پجاری مایو کو درست اطلاع ملی ہے لیکن یہ اجنبی نہیں
نورا دیوتا کے اوتار سردار گیمبو اور اس کے آدمی رہتے ہیں۔
جس کی برکتوں سے عورتیں نر بچے پیدا کرتی ہیں اور جن

کی وجہ سے قبیلے طاقتور ہوتے ہیں"...... سردار بوے نے
دیتے ہوئے کہا۔
"ماجورا دیوتا کے اوتار سردار گیمبو کے پاس آگ اگلنے
ہتھیار بھی ہیں جیسا کہ یہ تمہارے پاس ہے۔ اور کیا کیا
عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ اس کے پاس آگ اگلنے والے ہتھیار بھی ہیں اور اس
پاس سبز جنگلوں کو آگ لگانے والے ہتھیار بھی ہیں اور ایسے
بھی ہیں جن سے جھیلوں اور دلدلوں کے پانی خشک ہو جاتے
اور جب سے ماجورا دیوتا کا اوتار ہمارے علاقے میں رہنے لگا ہے
سب کی طاقت میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے"...... سردار بوے
جواب دیا۔
"کون کون سے قبیلے کو ماجورا دیوتا کا اوتار برکتیں دیتا
عمران نے پوچھا۔
"میرے قبیلے ماگورا کے علاوہ کانک، میگانا اور نکندا قبیلے
سے برکتیں حاصل کرتے ہیں اور کونگ شیطان اس کی وجہ
اپنے منحوس سائے نہیں ڈال سکتا"...... سردار بوے نے جوا
"کیا اوتار تمہارے سامنے آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ سردار عمران ماجورا دیوتا کا اوتار سردار گیمبو ہمارے
آتا ہے۔ کچھ روز پہلے سردار گیمبو نے ہم چاروں قبیلوں کے سر
کو اکٹھا کیا اور پھر وہ اڑنے والے پرندے کے پیٹ میں بیٹھ کر

میں بتایا کہ کونگ شیطان کے اجنبی آدمی ہمارے قبیلوں
الے ہیں تاکہ ہم پر اپنے منحوس سائے ڈال سکیں اور اس
حکم دیا کہ ہم اپنے علاقے میں کسی اجنبی کو نہ گھسنے دیں جو
ئے اسے فوراً ہلاک کر دیں"...... سردار بوے نے جواب

اوتار کا حلیہ اور قدوقامت کیا ہے"...... عمران نے پوچھا اور
کیوں پوچھ رہے ہو۔ سردار عمران"...... سردار بوے میں
حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
نے بڑے پجاری کو یہ ساری باتیں بتائی ہیں"...... عمران
سردار بوے نے حلیہ بتانا شروع کر دیا اور عمران سمجھ گیا
لارڈ پیرن ہے کیونکہ حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں
پہلے بساک میں گارنش سے معلوم کر چکا تھا۔
میری ملاقات سردار گیمبو سے ہو سکتی ہے"...... عمران نے
بوے بے اختیار چونک پڑا۔
سردار عمران۔ چاروں قبیلوں نے حلف اٹھایا ہے کہ کسی
ہے وہ خود کوئی اوتار ہی کیوں نہ ہو اپنے اپنے علاقے میں
نے دیں گے کیونکہ ماجورا دیوتا کا اوتار اگر غضب ناک ہو
طاقت رکھتا ہے کہ ایک لمحے میں پورے قبیلے کو آگ میں
ے۔ ایک بار وہ ایسا کر چکا ہے۔ جب کانک میں رہنے
چھوٹے قبیلے کراتو کے سردار نے اس سے گستاخی کی تھی تو

اس پورے قبیلے کو خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ نے گھیر لیا تھا اور
قبیلہ اس آگ میں جل کر راکھ ہو گیا تھا"...... سردار بوے
جواب دیا۔ اس کے لہجے میں خوف کی لرزش موجود تھی۔
"لیکن اگر شانگو دیوتا کا بڑا پجاری چاہے تو اس سے بھی بڑا
عذاب نازل کر سکتا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا
"ہاں کر سکتا ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ ماجورا دیوتا ہمیں
پاپانا کے عذاب سے بچا لے گا۔ ہمیں معلوم ہے کہ ماجورا دیوتا
دیوتا کا چھوٹا بھائی ہے لیکن شانگو دیوتا رحم دل ہے جبکہ ماجورا
بے رحم ہے اس لئے ہم ماجورا دیوتا کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں
سکتے"...... سردار بوے نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن میں اپنے ساتھیوں سمیت سردار گیمبو سے ملنا چاہتا ہوں
یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"میں ابھی واپس جاؤں گا اور جا کر سردار گیمبو کو تمہارا
دے دوں گا اگر اس نے ملنا ہو گا تو وہ خود یہاں آئے گا"
بوے نے کہا۔
"اگر میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے علاقے میں
جاؤں تو کیا تم ہم پر بھی ہتھیار اٹھاؤ گے"...... عمران نے
بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں سردار۔ ہم نے حلف اٹھا رکھا ہے اور ہم ایسا ہی
چاہے خود شانگو دیوتا ہی کیوں نہ آ جائے ہم حلف پورا کر

نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ
تھا کہ ان قبیلوں پر لارڈ نے ایسا اثر ڈال رکھا ہے کہ یہ لوگ
احکامات سے معمولی سا بھی انحراف نہیں کر سکتے اور نہ
کرنے کا سوچ سکتے ہیں۔
ہمارے قبیلے میں کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
مارا قبیلہ سب قبیلوں سے بڑا اور طاقتور ہے۔ ہم شیروں اور
کے شکاری ہیں"...... سردار بوے نے انتہائی فخریہ لہجے میں

ئب سردار کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔
ردار۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سردار بوے نے
کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔
تمہارے مخالف خاندان سے ہے"...... عمران نے کہا۔
تم واقعی بڑے پجاری کے منہ بولے ہو جو تمہیں سب
ہے۔ ہاں نائب سردار رکوما میرے مخالف خاندان کا ہے۔
شش ہے کہ وہ میری جگہ بڑا سردار بن جائے لیکن اس کا
ا بڑا نہیں جتنا بڑا میرا خاندان ہے اور پھر میرے سر پر سردار
تھ رکھا تھا اس لئے وہ باوجود کوشش کے میری جگہ نہیں
...... سردار بوے نے جواب دیا۔
اکیلے آئے ہو۔ کیا نائب سردار رکوما اور اس کے آدمی
تمہیں اکیلا پا کر تم پر حملہ نہیں کرتے"...... عمران نے

کہا تو سردار بوے بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سردار بوے ہوں۔ سردار عمران۔ مجھے جنگل کے ان راستوں کا علم ہے جہاں سردار رکوما اور اس کے آدمی پہنچ ہی سکتے۔ میں تو یہاں کالی بلی کا مشروب پینے آیا ہوں۔ ویسے یہ نھلیہ ہے کہ نائب سردار رکوما اور اس کا خاندان یہاں سے قریب رہتا لیکن وہ مجھے نہیں پا سکتے"...... سردار بوے نے کہا اور عمران اثبات میں سرہلا دیا۔

"نائب سردار رکوما اور اس کے خاندان کے آدمیوں کی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سرخ پر۔ ان کے خاندان کی نشانی سرخ پر ہیں جبکہ ۔ان کی نشانی سفید پر ہیں"...... سردار بوے نے جواب دیا

"ٹھیک ہے۔ میں اب جا کر بڑے پجاری کو بتا دوں گا اور یقین ہے کہ بڑا پجاری شانگو دیوتا کی برکتیں تم پر اور تمہار خاندان پر ہی بھیجے گا کیونکہ تم واقعی بڑے سردار ہو"...... عمران اٹھتے ہوئے کہا اور سردار بوے نے بھی کھڑے ہو کر اور رکوع بل جھکتے ہوئے عمران کا شکریہ ادا کیا اور عمران گاوش کو اپنے آنے کا کہہ کر کمرے سے باہر آگیا۔

"پرنس شاید آپ کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا"...... گاوش نے آتے ہی کہا۔

"نہیں کافی مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ مجھے اس نائب سردا

دینا ہو گا۔ سردار بوے سے مزید کچھ کہنا فضول ہے۔ کیا تم ر رکوما کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

پرنس۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ مجھے تھا۔ یہ بات بھی پہلی بار مجھے معلوم ہوئی ہے"...... گاوش دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

مزید کیا کرنا ہے"...... گاوش نے کہا۔

سیں۔ اسے واپس بھجوا دو ہم کل صبح اس علاقے میں داخل ور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا تو گاوش میں سرہلا دیا اور مڑ گیا جبکہ عمران اپنے کمرے کی طرف مڑ ں کے ساتھی موجود تھے۔

گھنے درختوں کے درمیان ایک بڑی سی جھونپڑی کے اندر
جل رہی تھی اور لکڑی کے ایک بڑے سے تخت کے اوپر لار
ماجورا دیوتا کے اوتار کا خاص لباس اور انداز اختیار کئے آلتی
مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں سردار
بیٹھا تھا جبکہ تخت کی سائیڈ پر انتھونی ہاتھ میں مشین گن پکڑے
تھا۔ سردار بوے ابھی تھوڑی دیر پہلے جھونپڑی میں داخل ہوا تھا
لارڈ اور انتھونی کافی دیر سے یہاں موجود تھے۔ انتھونی نے
اطلاع دی تھی کہ سردار بوے کے ساتھ ٹاکس لینڈ ہوٹل میں
نے علیحدہ کمرے میں ملاقات کی ہے اس کے بعد سردار بوے
روانہ ہو گیا ہے۔ اس پر لارڈ نے یہ مخصوص لباس پہنا اور یہ
مخصوص ماسک پہن کر اور سر پر پروں کا تاج رکھ کر وہ انتھونی
ماگورا قبیلے کی اس جھونپڑی میں پہنچ گئے تھے اور لارڈ کے حکم پر

کو حکم دے دیا گیا تھا کہ سردار بوے جیسے ہی واپس آئے
یا جائے کہ سردار گیمبو اپنے ساتھی سمیت اس سے ملاقات
بڑی جھونپڑی میں موجود ہے کیونکہ لارڈ اور انتھونی دونوں
کہ سردار بوے اور عمران کے درمیان ہونے والی باتیں
یں تاکہ عمران کی آئندہ پلاننگ معلوم کی جا سکے۔
بوے۔ مجھے ماجورا دیوتا نے اطلاع دی ہے کہ تم ٹاکس
شیطان کے بڑے پجاری سے ملے ہو اور اس نے تم سے
...... لارڈ نے ہاتھ اٹھا کر بھاری لہجے میں کہا تو سامنے
سردار بوے یکلخت سجدے میں گر پڑا۔
جورا دیوتا کی اطلاع کو غلط کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا
لیکن ٹاکس میں میری ملاقات کونگ شیطان کے پجاری
لکہ شانگو دیوتا کے بڑے پجاری مایو کے منہ بولے بیٹے
ے ہوئی ہے۔ میں کالی بلیاں لینے وہاں گیا تھا۔ سردار
ر اٹھا کر انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا تو لارڈ نے انتھونی کی
تھونی نے لارڈ کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔
ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تمہارے اور اس کے
تیں ہوئی ہیں۔ ہر لفظ بتاؤ تاکہ ماجورا دیوتا کو بتا کر
تمہارے قبیلے کے لئے معافی کی درخواست کی جا سکے
تا تمہارے اور تمہارے قبیلے کے لئے بہت غضبناک
... لارڈ نے بھاری لہجے میں کہا تو سردار بوے ایک بار

پھر سجدے میں گرا اور اس نے گڑگڑا کر معافیاں مانگنی
دیں۔

"معافی مل جائے گی بشرطیکہ تم سب کچھ بتا دو"......
ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو سردار بومے نے سجدے سے سر اٹھایا
اس نے سردار عمران سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل
شروع کر دی چونکہ قبائلی لوگوں کی یادداشت انتہائی تیز
اس لیے وہ واقعی لفظ بلفظ تمام گفتگو کو دوہرائے چلا جا رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ماجورا دیوتا کو ملنے والی اطلاع
تھی۔ یہ سردار عمران شانگو دیوتا کے بڑے پجاری کا منہ بولا
تھا بلکہ کونگ شیطان کا بڑا پجاری تھا اور یہ وہی لوگ ہیں
ہلاک کرنے کا حکم ماجورا دیوتا نے دیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ سردار مجھے معلوم نہ تھا۔ مجھے معلوم ہوتا تو میں
وہیں خاتمہ کر دیتا"...... سردار بومے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ اور جا کر اپنے پورے قبیلے کو اکٹھا کر کے انہیں نے
سے حکم دے دو کہ وہ ان اجنبیوں کو دیکھتے ہی ہلاک کر دیں
نے کہا تو سردار بومے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ وہ رکوع کے بل جھکا
سے چلتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

"سردار رکوما کو بلاؤ انتھونی یہ عمران لازماً اس سردار ر
دے کر دونوں خاندانوں کو لڑوائے گا"...... لارڈ نے ا
مخاطب ہو کر کہا۔

لارڈ"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر
کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی۔
بھی آ جائے گا۔ لارڈ"...... انتھونی نے اندر داخل ہو کر کہا۔
حیرت ہے کہ یہ عمران کس قدر ذہین آدمی ہے۔ اب دیکھو
آدمی ناکس میں متعین نہ کرتے تو وہ نجانے کیا گل کھلا
لارڈ نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔
ہ۔ مجھے چونکہ ان لوگوں کے کام کرنے کا طریقہ معلوم
میں نے یہ انتظامات کئے تھے"...... انتھونی نے جواب دیا
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جھونپڑی کا
اور ایک نوجوان جس کے سر پر سرخ پروں کا تاج تھا اور
جسم پر چیتے کی کھال تھی اندر داخل ہوا اور لارڈ کے سامنے
جھک گیا۔

اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دیتے ہیں نائب سردار
رڈ نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بھاری لہجے میں کہا تو نائب
یک بار پھر رکوع کے بل جھکا اور پھر وہ تخت کے سامنے
نو ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔
ردار رکوما کیا تمہیں ماجورا دیوتا کا پیغام مل چکا ہے کہ
کوئی اجنبی داخل نہ ہو اور جو داخل ہو اسے فوری
ئے"...... لارڈ نے کہا۔
ر گیمبو اور میں نے اپنے خاندان کے سب افراد کو حکم

دے دیا ہے اور ہم سب سیاہ چیتوں کی طرح ہوشیار ہیں"
سردار رکوما نے کہا۔

"سنو رکوما آٹھ اجنبی ٹاکس میں موجود ہیں اور شاید کل
علاقے میں داخل ہوں گے۔ سردار بوے ٹاکس لینڈ میں ان
سردار عمران سے مل چکا ہے۔ اس نے سردار بوے کو ہمارے
بھڑکانے کی کوشش کی لیکن سردار بوے نے عقلمندی سے کام
اس سے کسی قسم کے تعاون سے انکار کر دیا۔ ماجوری دیوتا
بتایا ہے کہ سردار عمران جو اپنے آپ کو غلط طور پر شانگو
بڑے پجاری بابو کا منہ بولا بیٹا کہتا ہے دراصل کونگ شیطا
پجاری ہے اور چاہتا ہے کہ ماجورا دیوتا ماگورا قبیلے کو آگ
بھسم کر دے۔ سردار بوے کے انکار کے بعد وہ اب شانگو
بڑے پجاری کے منہ بولا بیٹے کے روپ میں تم سے ملنا چاہ
اس کی کوشش ہو گی کہ وہ تمہیں سردار بوے کے خلاف
دونوں خاندانوں کو آپس میں لڑوا دے اگر تم نے یا
خاندان کے کسی آدمی نے اس سے تعاون کیا تو پھر تم
خاندان ماجورا دیوتا کے غضب کا شکار ہو جائے گا اور تمہارے
خاندان کو آگ میں بھسم کر دیا جائے گا"...... لارڈ نے
لہجے میں کہا۔

"معافی سردار گیمبو۔ معافی"...... نائب سردار رکوما
سجدے میں گر کر معافیاں مانگنے لگا۔

لو اور سنو اپنے تمام خاندان کو بتا دو کہ اگر ان اجنبیوں میں
بھی زندہ رہ گیا تو ماجورا دیوتا کا غضب تم پر ٹوٹ پڑے گا۔
کر دو فوراً جیسے ہی یہ نظر آئیں ان سے باتیں مت کرو
ہلاک کر دو"...... لارڈ نے کہا۔

کی تعمیل ہو گی سردار گیمبو۔ حکم کی تعمیل ہو گی"۔ نائب
نے ایک بار پھر سجدے میں گرتے ہوئے کہا۔

اور جا کر اپنے خاندان کے تمام آدمیوں کو حکم دے دو۔
لارڈ نے کہا تو نائب سردار رکوما اٹھا اس نے سلام کیا اور
مڑ کر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

مطمئن ہو انتھونی"...... لارڈ نے تخت سے نیچے اترتے
سے مخاطب ہو کر کہا۔

۔اب انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم نے ان کے خلاف
ہے۔ وہ اطمینان سے نائب سردار کو تلاش کریں گے
گے"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ
سر ہلا دیا اور پھر لارڈ پہلے جھونپڑی سے باہر آیا جبکہ
انداز میں چلتا ہوا اس کے پیچھے تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت خطرناک علاقے کی ۔
تھا۔یہاں واقعی بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے تھے جن پ
طرف سے انتباہ موجود تھا کہ اس کے بعد انتہائی خطرناک
اس لئے وہاں کوئی نہ جائے ورنہ وہ زندہ واپس نہ آسکے گا۔
یہ اپنی جیپوں پر یہاں پہنچے تھے۔ گاوش ان کے ساتھ آیا
ایک آدمی بھی ساتھ تھا تاکہ واپسی میں وہ دونوں جیپیں
سکیں۔ ٹاگورم کو عمران نے وہیں ٹاکس میں ہی چھوڑ
سردار بوے سے ملاقات کے بعد اب اس کی ضرورت باقی
البتہ عمران نے اسے بھاری رقم دے دی تھی۔ عمران ا
ساتھیوں کے کاندھوں پر مشین گنیں موجود تھیں جب
جیپوں میں مشین پسٹلز کے علاوہ بے ہوش کر دینے ا
پسٹلز اور انتہائی طاقتور بم بھی موجود تھے۔ عمران اور ج

ساتھیوں نے پشت پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے
ئے تھے جن میں انتہائی پیچیدہ اسلحہ اور میگزین موجود تھا۔
۔ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ یہ قبائلی انتہائی وحشی
ہوتے ہیں آپ ان پر اعتماد نہ کریں یہ کسی بھی وقت اعتماد
دے سکتے ہیں"...... گاوش نے عمران سے مخاطب ہو کر

معلوم ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے واقعی ہماری
انشاء اللہ واپسی پر تم سے ملاقات ہو گی"...... عمران نے
ہوئے کہا تو گاوش نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں
مصافحہ کیا۔ اس کے ساتھیوں کو سلام کیا اور اپنے ساتھی
اشارہ کر کے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ساتھی دوسری
بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں مڑ کر تیزی سے
درختوں میں غائب ہو گئیں۔
صاحب آپ نے بتایا ہے کہ آپ اس نائب سردار رکوما
کریں گے لیکن کیا اس طرح آپ اتنے بڑے قبیلے کو ختم
...... صدیقی نے کہا۔
تم نہیں کئے جا سکتے۔ انہیں البتہ مطیع کیا جا سکتا ہے"۔
مسکراتے ہوئے کہا۔
ز وہ مطیع نہ ہوئے تب"...... صدیقی نے کہا۔
مطیع ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس دیئے۔

"باس۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"...... عمران سے مخاطب ہو کر کہا

"ماگورا قبیلے کو ہم نے اپنا مطیع بنانا ہے۔ رات کو ما
سردار بوسے سے ملاقات ہوئی تھی لیکن اس نے مطیع ہ
صاف انکار کر دیا تھا۔ اس پر میں نے سوچا کہ اس کے نائب
رکوما کو قابو کیا جائے۔ مجھے معلوم ہے کہ قبائلی زندگی میں
خاندان کا سردار ہوتا ہے وہ خاندان جنگل کے درمیان
جس خاندان کا نائب سردار ہوتا ہے وہ علاقے کی سرحدوں پر ر
اس لئے نائب سردار اور اس کے آدمی لامحالہ اس علاقے کی سر
پر پھیلے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح ہم انہیں آسانی سے لو
ہیں۔ لیکن مجھے ٹاکس لینڈ ہوٹل میں شک پڑا تھا کہ ہما
باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی۔ اس لئے میں نے صبح ایک آدمی
گھیر لیا اور پھر اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس اڈے کے چیف
آفیسر انتھونی کے آدمی ہیں یہاں اس کے چار آدمی موجو
باقاعدہ ہماری نگرانی کرتے رہے ہیں اور خصوصی
ہمارے متعلق رپورٹ انتھونی کو دیتے رہے ہیں۔ سردار
ہونے والی ملاقات کی رپورٹ بھی اس انتھونی کو دی گئی
ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ انتھونی خاصا ہوشیار آدمی
نے یقیناً سردار بوسے کو بلا کر اس سے ساری بات چیت

یہ قبائلی یادداشت کے لحاظ سے بے حد تیز ہوتے ہیں اس
نے لامحالہ میرے اور اپنے درمیان ہونے والی تمام گفتگو بتا
اور اس گفتگو کے سامنے آنے کے بعد لازماً وہ سمجھ گیا ہوگا
ئب سردار رکوما کو استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہو
اس نے راتوں رات اس نائب سردار کو بلا کر اسے مزید
دی ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پہلے اس نائب
کسی آدمی کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کروں۔ اگر تو
درست ثابت ہوا تو پھر اس لحاظ سے آگے کا لائحہ عمل
جائے اور اگر درست ثابت نہ ہوا تو پھر دوسرے انداز سے
ئے اس لئے جوزف تم اپنے ساتھ جوانا کو لے جاؤ اور سرحد
جو آدمی تمہیں نظر آ جائے اسے بے ہوش کر کے یہاں لے
ور جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

باس آؤ جوانا"...... جوزف نے کہا۔

جوزف جنگل کا پرنس ہے اس لئے جوزف کے احکامات کی
ی نہ کرنا ورنہ اندھیرے سے آنے والی گولی یا تیر تمہیں
سکتا ہے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

اگر آپ مجھے اکیلا جانے دیں تو زیادہ بہتر ہوگا"۔ جوزف

کوئی بات نہیں جوزف میں تمہارے کسی ارادے کے
یں کروں گا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایک سے دو بہتر ہیں جاؤ اور جس قدر جلد ہو سکے واپس
ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے"...... عمران نے کہا تو جوزف
جوانا سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور چند لمحوں بعد وہ گھنے
اور جھاڑیوں میں غائب ہو گئے۔

"عمران صاحب صورت حال اچھی معلوم نہیں ہو رہی۔
کچھ بھی کیوں نہ ہو ہم بہرحال ایک پورے جنگلی قبیلے کا مقابلہ
کر سکتے اور جب تک یہ جنگلی قبیلہ ختم نہیں ہو گا ہم اس اڈے
کسی طرح بھی داخل نہ ہو سکیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ درندوں
قبائلیوں سے بھرے ہوئے اس جنگل میں ہم بغیر ان لوگوں
ٹکرائے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے"...... عمران نے

"عمران صاحب کیا ہم ہیلی کاپٹر پر وہاں نہیں پہنچ سکتے
چوہان نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو تو فضا میں ہی میزائلوں سے اڑایا جا سکتا
ہمیں اترنے ہی کیوں دیں گے اور بفرض محال اگر ہم اتر بھی
تب بھی بہرحال اس قبیلے سے تو ٹکراؤ ہو گا ہی ہی"...... ع
جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن اس کے
سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نہیں تھے البتہ
چہرے پر اس طرح اطمینان تھا جیسے اس کے لئے یہ کوئی
بات نہیں تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک جوزف

کھائی دیئے تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ جوانا نے ایک
کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔

یہ قریب ہی مل گیا تھا ایک درخت پر موجود تھا۔ ویسے اگر
اسے مارک نہ کر لیتا تو مجھے کبھی اس کی موجودگی کا پتہ ہی نہ
..... جوانا نے قریب آ کر اس قبائلی کو گھاس پر لٹاتے ہوئے
قبائلی کے جسم پر جنگلی بھینسے کی کھال تھی البتہ اس کے سر
کی کھال کی پٹی بندھی ہوئی تھی جس میں سرخ رنگ کا
باقاعدہ باندھا گیا تھا۔

ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے جھک کر
اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس
جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو
تھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس قبائلی
کھول دیں اور پھر وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔ اس کے چہرے پر
ساتھ ساتھ خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

کیا نام ہے"...... عمران نے کہا تو قبائلی بے اختیار اچھل
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے
کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ عمران
یں بات کرے گا۔

تم کون ہو۔ اوہ اوہ تم وہی کونگ شیطان کے آدمی ہو۔
تم"...... اس قبائلی نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق کونگ شیطان سے نہیں ہے بلکہ ماجورا دیوتا اوتار سردار گیمبو سے ہے۔ ہم تو خود کونگ شیطان کے ساتھیوں تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو اس قبائلی چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن تم نے مجھے کیوں پکڑا ہے۔ کونگ شیطان کے اجنبیوں کے لئے چھپا ہوا تھا"...... قبائلی جواب دیا۔

"تم نے اپنا نام نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام شامبو ہے"...... قبائلی نے جواب دیا۔

"تم نائب سردار رکوما کے خاندان سے ہو"...... عمران پوچھا تو شامبو بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم ماجورا دیوتا سردار گیمبو کے آدمی ہو کیونکہ سردار گیمبو نے ہمارے سردا رات کو بلا کر حکم دیا تھا کہ ہم اپنے علاقے میں کسی اجنبی چھوڑیں"...... شامبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے اب اطمینان تھا۔

"نائب سردار رکوما کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنی جھونپڑی میں ہو گا۔ وہ سردار ہے وہ اپنی جھونپڑی رہتا ہے"...... شامبو نے جواب دیا۔

"ہم نے اسے ماجورا دیوتا کے اوتار سردار گیمبو کا ایک

بنا ہے لیکن ہم تمہارے علاقے میں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم علاقے سے باہر رہ کر کونگ شیطان بیوں کو تلاش کریں۔ کیا تم سردار رکوما کو یہاں لے آ سکتے عمران نے کہا۔

وہ آ جائے گا وہ ماجورا دیوتا کے اوتار سردار گیمبو کی بات سننے و زمین کی آخری تہہ تک بھی جا سکتا ہے"۔ شامبو نے جواب

ٹھیک ہے جا کر اسے یہاں بلا لاؤ لیکن اور کسی کو معلوم نہ سردار گیمبو کے پیغام کی اہمیت ختم ہو جائے گی"...... عمران

یک ہے میں سردار کو لے آتا ہوں"...... شامبو نے کہا اور گیا اور پھر دوڑتا ہوا درختوں اور جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔

کا پروگرام کیا ہے"...... صدیقی نے الجھے ہوئے لہجے میں

خیال ہے کہ اس سردار رکوما کو یہاں بلا کر اس کا میک جائے تو پھر وہ باقی سب کو گرفتار کر کے وہاں لے جائے لو یہی بتائے کہ سردار گیمبو نے نیا حکم دیا ہے کہ سب کو نے کی بجائے گرفتار کیا جائے اس طرح ہم وہاں پہنچ جائیں جیسے حالات ہوں گے ویسے کر لیا جائے گا"...... عمران نے

" نہیں باس۔ یہ لوگ اس طرح نہیں کریں گے جس طر
سوچ رہے ہیں یہ انتہائی وحشی لوگ ہیں یہ صرف اسی حکم
گے جو انہیں دیا گیا ہے۔ یہ ہمیں دیکھتے ہی نیزوں سے
گنوں سے چھلنی کر دیں گے"...... جوزف نے کہا۔

" تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے پہلی بار الجھے ہ
لہجے میں کہا۔

" آپ اس سردار رکوما سے اس اڈے کے راستے کے بار
تفصیل معلوم کر لیں۔ اس کے بعد ساری بات مجھ پر چھوڑ دیں۔
آپ کو وہاں تک لے جاؤں گا"...... جوزف نے کہا۔

" نہیں جوزف یہ لوگ اس سارے علاقے میں پھیلے ہوئے
گے۔ پھر سردار رکوما کے آدمی سرحد پر ہوں گے۔ اس بڑے
بوے کا بڑا خاندان تو اندر ہو گا۔ ہم ان سے کسی صورت بھی
بچ سکتے اور اگر ہم نے فائر کھول دیا تو پھر ہمیں بالکل اس طرح
جائے گا جس طرح شیر کا شکار کیا جاتا ہے"...... عمران نے
دیا۔

" عمران صاحب آپ کسی دیوتا کا چکر چلا دیں۔ کسی بہت
دیوتا کا"...... اس بار چوہان نے کہا۔

" میں نے اس سردار بوے کے ساتھ بات چیت کے
کوشش کی تھی لیکن اس لارڈ نے ماجورا دیوتا کا اس قدر
بٹھایا ہوا ہے کہ وہ شانگو دیوتا کی بھی بات نہیں مان رہے

ایک سلسلہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے بات کرتے
نک چونک کر کہا۔
یا"...... سب نے چونک کر کہا۔
ے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ اس سردار رکوما کو آنے دو
ں گا کہ کیا اس پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے

وہ سردار یہاں آ جائے گا۔ میرا تو خیال ہے کہ نہیں آئے
ہان نے کہا۔
وہ آ جائے گا۔ البتہ وہ سردار بوے شاید نہ آتا"...... عمران
پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہی شامبو اکیلا واپس آتا دکھائی
بے اختیار چونک پڑا۔
رکوما نے کہا ہے کہ وہ علاقے سے باہر نہیں آ سکتا اور
نے کہا ہے کہ ماجورا دیوتا کے اوتار نے بڑے سردار
ذریعے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ان اجنبیوں کی تعداد سات یا
لئے وہ یہاں نہیں آئے گا۔ میں نے چونکہ تم سے وعدہ کیا
میں تمہیں بتانے آیا ہوں"...... شامبو نے جواب دیا تو
ی سادگی پر بے اختیار مسکرا دیا۔
شکریہ شامبو۔ سردار رکوما کو غلط فہمی ہوئی ہے اور اب
ں کے نتیجے میں وہ سرداری سے ہاتھ دھو بیٹھے گا"۔ عمران
یا تو شامبو بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ کیسے۔ وہ تو نائب سردار ہے اور جب تک وہ زندہ ۔
نائب سردار ہی رہے گا"...... شامبو نے کہا۔
"تم نے جو یہ پر لگا رکھے ہیں۔ کیا تم سردار رکوما کے خاص
ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں میں سردار رکوما کا خاص نائب ہوں"...... شامبو
جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اگر سردار رکوما کی سرداری ختم ہو جا
اس کی جگہ تم سردار بنو گے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں لیکن اس کی سرداری تو ختم نہیں ہو سکی۔ البتہ
سردار بومے ہلاک ہو جائے تو وہ بڑا سردار بن سکتا ہے اور پھر میں
کی جگہ نائب سردار بن جاؤں گا"...... شامبو نے کہا۔
"لیکن سردار بومے تو بڑے خاندان کا ہے جب کہ تم اور
رکوما چھوٹے خاندان کے ہو۔ پھر سردار رکوما بڑا سردار کیسے بن
ہے"...... عمران نے کہا تو شامبو بے اختیار چونک پڑا۔
"تمہیں یہ بھی معلوم ہے البتہ چھوٹا سردار ہی بڑا سردا
جب وہ بڑا سردار بنتا ہے تو اس کا تعلق خود بخود بڑے خاند
جاتا ہے"...... شامبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ماجورا دیوتا کا اوتار سردار گیمبو سنا ہے زمین کے اندر
عمران نے کہا۔
"ہاں وہ زمین کے اندر رہتا ہے اور وہ جب چاہے قبیلے

ر دیتا ہے اس لئے سب قبیلے والے اس کا حکم مانتے ہیں"۔
نے جواب دیا۔
تمہیں یہ بتایا جائے کہ وہ اصل سردار گیمبو نہیں ہے بلکہ
، تو پھر"...... عمران نے کہا۔
ہیں نقلی سردار ہو ہی نہیں سکتا ورنہ ماجورا دیوتا اسے ہلاک کر
شامبو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
دیوتا کا بڑا پجاری کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
دیوتا کا بڑا پجاری سردار گیمبو ہی ہے۔ وہ سردار بھی ہے
ی بھی اور اب میں جا رہا ہوں ورنہ سردار مجھے ہلاک کرا
...... شامبو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا درختوں اور
غائب ہو گیا۔
...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی بے
پڑا۔
ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ ہم کسی اور علاقے میں
اور کوئی صورت نہیں رہی ورنہ یہاں تو قدم قدم پر موت
نابل ہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔
ل ہمیں پہنچنا تو اس قبیلے میں ہی ہو گا"...... چوہان نے کہا
نے اثبات میں سرہلا دیا۔
آپ بے فکر رہیں میں آپ کو صحیح سلامت وہاں تک پہنچا
...... جوزف نے کہا۔

"وہ کس طرح"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ہم ان کا مقابلہ کریں گے اور جو راستے میں آئے گا اسے ہلاک
دیں گے"...... جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں ان کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں میں ہو
خوفناک درندے بھی ہوں گے اور ہم کس کس سے بچ سکتے ہیں
آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ واپس ٹاکس چلے جائیں اور وہاں
جیپیں لے کر بساک پہنچ جائیں تاکہ انہیں یہ یقین ہو جائے
مایوس ہو کر واپس چلے گئے ہیں اور پھر کسی نئے روپ میں
آئیں"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب ایک ترکیب میرے ذہن میں آ رہی ہے
بار نعمانی نے کہا۔
"یہی کہ ہم درندے بن کر جنگل میں داخل ہو جائیں
نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔
"نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ میرے ذہن میں ایک تر
آئی ہے کہ کیوں نہ ہم ماگورا قبیلے کے لوگوں کے میک اپ میں
داخل ہوں"...... نعمانی نے کہا۔
"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ کھالیں اور پر بھی چل جائیں گے
لوگ ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اور پھر سوائے
اور میرے اور کوئی ان کی زبان نہیں جانتا"...... عمران نے
"پھر تو آپ نے جو کچھ سوچا ہے وہ بھی کوئی حل نہیں

روپ میں یہاں پہنچیں۔ بہرحال ہم مارک کر لئے جائیں
...... صدیقی نے کہا اور عمران کی پیشانی پر شکنیں سی پڑ گئیں۔
ابری طرح الجھ کر رہ گیا تھا۔ حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ
یڈی میڈ کھوپڑی بھی فیل ہو گئی تھی۔
ران صاحب کیا آپ کو لارڈ کے حلیہ اور قدوقامت کا علم
چانک خاور نے پوچھا۔
ر ہم میں سے کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے"...... عمران
ور نے بے اختیار ہونٹ سکیڑ لئے۔
بظاہر کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا"...... چند لمحوں بعد عمران
یل سانس لیتے ہوئے کہا۔
نویر کے قول پر عمل ہونا چاہئے کہ کام شروع کر دیا جائے
د بن جایا کرتے ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے
بے اختیار ہنس پڑے۔
آپ سب یہاں ٹھہریں میں جھونپڑی میں جا کر اس سردار
اتا ہوں"...... جوزف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔
لوم ہے کہ جنگل کی فضا نے تمہیں بے چین کر رکھا ہے
گیمبو جنگل کے کسی درخت کے نیچے بیٹھا چلہ نہیں کاٹ
اسے اٹھا کر لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے عمران اچانک اچھل پڑا۔
کہتے ہیں بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
"کیا مطلب۔ کیا کوئی ترکیب سمجھ میں آ گئی ہے"......
ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں جوانا تم اپنا تھیلا اتار کر نیچے رکھو"...... عمران نے
جوانا نے اپنا تھیلا اتار کر نیچے رکھ دیا۔ عمران نے اسے کھولا
کے اندر سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا باکس نکال
نے تھیلا بند کر دیا۔
"جوزف اسے لو اور علاقے کے کچھ اندر جا کر اسے کسی در
سب سے اوپر والی شاخ کے ساتھ اس طرح باندھو کہ یہ کسی
نہ آسکے اور باندھنے کے بعد اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن پ
دینا"...... عمران نے وہ باکس نما آلہ جوزف کی طرف بڑھاتے
کہا۔
"یہ کیا ہے عمران صاحب"...... سب نے حیران ہو کر
"دیوتا کی زبان، شانگو دیوتا کی زبان"...... عمران نے
ہوئے کہا۔
"اوہ۔ یہ کوئی لاؤڈ سپیکر ہے شاید"...... نعمانی نے کہا۔
"یہ لاؤڈ سپیکر نہیں ہے بلکہ لاؤڈ کھسر پھسر ہے"
مسکراتے ہوئے کہا۔
"لاؤڈ کھسر پھسر کیا مطلب"...... سب نے حیران ہو
"ایک لفظ ہے کھسر پھسر جس کا مطلب ہوتا ہے"

سر کو وسیع رینج میں لاؤڈ کر کے پھیلا دیتا ہے"...... عمران نے

آپ اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں"...... نعمانی نے
کر پوچھا۔
گیمبو کے بارے میں شکوک پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ
ایک بار بھی مشکوک ہو گئے تو بات بن جائے گی"۔
کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جوزف آلہ
ئے تیزی سے دوڑتا ہوا اندرونی علاقے کی طرف بڑھ گیا پھر
تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔
نے اسے کافی اندر لگا دیا ہے باس۔ وہاں واقعی بہت سے
وہیں لیکن وہ مجھے نہیں دیکھ سکے"...... جوزف نے کہا اور
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا
ا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا پھر اس نے
ن آن کر دیا۔
دیوتا کا اوتار گیمبو تم سے مخاطب ہے ماگورا کے سردار د
لوگو۔ میری بات غور سے سنو۔ ماجورا دیوتا کا نقلی اوتار
تے میں زمین کے اندر چھپا ہوا ہے جب کہ ماجورا دیوتا کا
تمہارے جنگل کے باہر ٹاکس کی طرف موجود ہے۔ سردار
روار رکوما دونوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سرپنچوں
والے علاقے میں آئیں اور ماجورا دیوتا کے اصل اوتار

سے ملیں ورنہ ماجورا دیوتا تم پر اپنی برکتیں بند کر دے گا او
عورتیں بچے جننا بند کر دیں گی"...... عمران نے کہا اور پھر
آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ بٹن دبایا اور ایک
وہی پیغام دوہرانا شروع کر دیا۔ اس طرح اس نے تین بار
اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔
"کیا وہ آئیں گے"...... نعمانی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے
یقین نہ آ رہا ہو۔
"وہ پہلے شامبو کو بھیجیں گے"...... عمران نے کہا اور
اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد واقعی شام
آتا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔
"یہ تم نے سرداروں کو پیغام دیا تھا یا کوئی اور ہے"
نے قریب آ کر کہا۔
"ہاں میں نے پیغام دیا ہے کیونکہ ماجورا دیوتا تم پر غضبناک
چکا ہے۔ تم نے اس کے نقلی اوتار کو اصل اوتار مان لیا ہے"
نے جواب دیا۔
"لیکن تمہاری آواز وہاں سارے جنگل میں کیسے سنائی
تھی"...... شامبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"دیوتا ماجورا چاہے تو یہ آواز پوری دنیا میں بھی سنائی
ہے۔ تم بتاؤ سردار بوے اور سردار رکوما کیا کہتے ہیں"
نے سرد لہجے میں کہا۔

نہوں نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ بے حد پریشان ہیں ان کی سمجھ میں
ہا کہ وہ کیا کریں اور کیا نہ کریں"...... شامبو نے کہا۔
نہیں جا کر کہہ دو کہ وہ اگر اپنے قبیلے کو بچانا چاہتے ہیں تو
مقابلے پر نہ آئیں اور ماجورا دیوتا کو اپنا فیصلہ صادر کرنے
د اصل ہو گا وہ خود بخود جیت جائے گا اور جو نقل ہو گا اس پر
تا کا قہر ٹوٹ پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
میرے ساتھ آؤ۔ سردار تم سے ملنا چاہتے ہیں لیکن وہ باہر
...... شامبو نے کہا۔
انہیں یہاں بلا لاؤ۔ ہم ماجورا دیوتا کا حلف دیتے ہیں کہ
نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔
ہے۔ میں جا کر انہیں کہہ دیتا ہوں"...... شامبو نے کہا
سے مڑ کر واپس چلا گیا۔
کے اس آلے نے واقعی کام دکھا دیا۔ لوگ مشکوک ہو گئے
مانی مسکراتے ہوئے کہا۔
ہم پر آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالیں گے"...... عمران نے
نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

انتھونی اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے مے
خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس کے خاص آد
قبائلیوں کے روپ میں قبیلے میں موجود تھے۔ وہ تھے تو انت
آدمی لیکن قبائلیوں کے روپ میں تھے۔ ان کے پاس خصوصی
کے ٹرانسمیٹر تھے اور وہ انتھونی کو وقفے وقفے سے رپورٹیں د
تھے۔ اس کے آدمی نے اسے بتایا تھا کہ شامبو کو عمران اور ا
ساتھیوں نے اغوا کر لیا تھا اور پھر شامبو نے واپس آکر سرد
باہر جانے کے لئے کہا لیکن سردار رکوما نے باہر جانے او
کسی قسم کا تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جس پر ا
اختیار مسکرا دیا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ عمران اور اس کے
کے پاس اب علاقے میں داخل ہونے کا کوئی راستہ باقی
اس نے ان کے تمام راستے بند کر دیئے تھے اس لئے وہ یہ

تھا کہ یہ لوگ مایوس ہو کر بہرحال واپس جائیں گے اور پھر
یں وہ اپنے آدمیوں کی مدد سے ان پر تابڑ توڑ حملے کرا کر ان کا
کرا دے گا۔ ابھی وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے
نا شروع ہو گئی اور انتھونی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر

ہیلو ہیلو تھرٹی ون کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔
انتھونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
س۔ ایک حیرت انگیز بات ہوئی ہے۔ پورے جنگل میں
سرگوشیاں پھیل گئی ہیں جس میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ماجورا
اوتار سردار گیمبو نقلی ہے اور اصل سردار علاقے سے باہر
طرف موجود ہے اور اگر بڑے سردار اس سے جا کر نہ ملے تو
ا کا غضب ان پر ٹوٹ پڑے گا۔ ان سرگوشیوں سے تمام
حد پریشان نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری
لہا گیا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔
ویری بیڈ تو یہ سائنسی حربہ استعمال کیا ہے انہوں نے۔
و یہ جنگلی اور وحشی لوگ مشکوک ہو جائیں گے۔ اوور"۔
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
باس۔ وہ لوگ ان سرگوشیوں سے واقعی انتہائی خوفزدہ ہو
انہوں نے شامبو کو ان کے پاس بھیجا ہے پھر شامبو نے
بتایا کہ وہ سردار اور نائب سردار کو باہر بلوا رہے ہیں اور

انہوں نے کہا ہے کہ ماجورا دیوتا نقلی اوتار کی وجہ سے غضبناک
گیا ہے اس لئے وہ درمیان سے ہٹ جائیں تو یہ لوگ خود ہی
نقلی اوتار سے نمٹ لیں گے اور ماجورا دیوتا خود ہی اصلی اور نقلی
فیصلہ کر دے گا لیکن سردار بوے نے کہا کہ یہ لوگ غلط کہتے
کیونکہ اس سردار عمران نے اسے پہلے بتایا ہے کہ وہ شانگو
اوتار ہے اور اب وہ کہہ رہا ہے کہ وہ ماجورا دیوتا کا اوتار ہے
نے کہا ہے کہ کوئی اوتار اتنی جلدی دیوتا نہیں بدل سکتا اس لئے
آدمی ہی نقلی ہے۔اوور"...... تھرٹی ون نے تفصیل بتاتے ہوئے
تو انتھونی کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت اور اطمینان
تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ یہ سردار بوے تو واقعی عقلمند ہے۔ پھر کیا
اوور"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن سردار رکوما اور دوسرے قبائلیوں نے سردار سے کہا
دیوتاؤں کا معاملہ ہے دیوتا آپس میں جانیں کہ کون نقلی ہے اور
اصل ورنہ قبیلے والے خواہ مخواہ مارے جائیں گے۔چنانچہ طویل
کے بعد متفقہ طور پر یہ طے ہوا ہے کہ قبیلے والے سردار گیمبو کے
کی خلاف ورزی بھی نہ کریں اور ان لوگوں کو بھی کچھ نہ کہ
چنانچہ شامبو کو کہا گیا ہے کہ وہ انہیں شازلی پٹی والا راستہ
دے۔ یہ لوگ شازلی پٹی والے راستے سے جہاں چاہیں جا سکتے
لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر یہ شازلی پٹی سے باہر نکلے

ان کو ہلاک کر دیں گے۔چنانچہ اب شامبو ان کے پاس
میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔اوور"...... تھرٹی ون نے

لی پٹی۔اوہ اسے تو پار کرنا بے حد مشکل ہے۔وہاں تو نہ
یلی دلدلیں ہیں بلکہ وہ سارا علاقہ انتہائی خوفناک درندوں
بھرا ہوا ہے۔وہاں سے تو کوئی انسان کسی صورت بھی زندہ
سکتا۔اوور"...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
والوں نے سردار بوے سے یہ بات کہی تھی لیکن سردار
کہا کہ اگر یہ واقعی ماجورا یا شانگو دیوتا کے اوتار ہیں تو پھر
نہیں ہو گا ورنہ ظاہر ہے یہ مارے جائیں گے۔ اس پر
والے مان گئے۔اوور"...... تھرٹی ون نے جواب دیا۔
تو ایک لحاظ سے سردار بوے نے ان کا خاتمہ ہی کر دیا
ل ادھر سے کسی صورت بچ کر ہی نہیں جا سکتے لیکن ایک
لہ ادھر ہمارا اسپلائی سپیشل دے ہے۔ یہ لوگ کہیں اسے
لیں۔اوور"...... انتھونی نے کہا۔
اول تو وہ ٹریس ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ زہریلی دلدلوں
ہے اور اگر ٹریس بھی ہو جائے تو باہر سے وہ کھل نہیں
لئے آپ اس بارے میں کیوں فکر مند ہوتے ہیں۔اوور"...
نے کہا۔
ہے۔ بہرحال اگر ایسا ہوا بھی ہی تو میں انہیں خود

سنبھال لوں گا۔ اوور اینڈ آل" ...... انتھونی نے کہا اور ٹرا
کر دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ
کنٹرول روم میں جا کر وہ شازلی پٹی پر چیکنگ کے انتظامات ا
البتہ اس کے ذہن میں بار بار یہ خیال ابھر رہا تھا کہ عمران
کے ساتھی بہرحال علاقے میں داخل ہونے میں کامیاب ہ
اور یہی بات انتھونی کے نقطہ نظر سے اس کے خلاف جاتی تھی
اس کے ساتھ پرابلم یہ تھا کہ وہ خود باہر نکل کر ان کا مقا
سکتا تھا کیونکہ اس طرح اڈے کا راستہ کھولنا پڑتا اور یہ انتہائی
تھا۔

اور اس کے ساتھی خطرناک علاقے سے باہر موجود تھے۔
کا پیغام لے کر گیا تھا اور اسے گئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ
لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔
خیال ہے عمران صاحب اب یہ شامبو واپس نہیں آئے
صدیقی نے کہا۔
یہ قبائلی پیغام ضرور دیتے ہیں اس لئے وہ واپس تو ضرور
تہ پیغام کیا ہوتا ہے یہ دوسری بات ہے" ...... عمران نے
اور پھر دس پندرہ منٹ بعد شامبو واپس آتا دکھائی دیا تو وہ
کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔
دیر لگا دی تم نے شامبو" ...... عمران نے اس کے قریب
مکراتے ہوئے کہا۔
کے سردار اور بڑے قبیلے کے سردار فیصلہ کر رہے تھے اور

اب انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے"...... شامبو نے سپاٹ
جواب دیا۔
"کیا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے اشتیاق بھرے
پوچھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی اشتیاق تھا۔
"قبیلے نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ اگر شازلی پٹی سے گزر کر
جا سکتے ہیں جہاں ماجورا دیوتا کا اوتار سردار گیمبو رہتا ہے اس
میں قبیلہ آپ کے مقابلے پر نہیں آئے گا لیکن اگر آپ لوگ ش
سے ہٹ گئے تو پھر قبیلہ آپ سے پوری قوت سے لڑے گا اور
فیصلہ ہو جائے گا کہ اصل اوتار کون ہے تو پھر قبیلہ اصل ک
کرے گا"...... شامبو نے جواب دیا۔
"شازلی پٹی کیا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
"یہاں سے سورج نکلنے کی طرف سرخ پتوں والے د
جنگل ہے۔ یہ جنگل اس جگہ تک چلا جاتا ہے جہاں اوتار ر
اس جنگل کو ہم شازلی پٹی کہتے ہیں۔ اس شازلی پٹی میں
درندوں کی کثرت ہے کیونکہ اس جنگل میں ہم شکار نہیں
مقدس جنگل ہے البتہ اس جنگل میں جگہ جگہ انتہائی زہریلے
بھی ہیں"...... شامبو نے جواب دیا۔
"اس جگہ کی کیا نشانی ہے جہاں یہ نقلی اوتار رہتا ہے
نے پوچھا۔
"جہاں یہ مقدس جنگل ختم ہوتا ہے اس کے بعد ا

ہے جس پر کوئی درخت نہیں ہے صرف جھاڑیاں ہیں۔ اس
کی جڑ میں سے اوتار باہر آتا ہے اور اسی پہاڑی کی جڑ میں گھس
کر غائب ہو جاتا ہے"...... شامبو نے جواب دیا۔
"کیا اس شازلی پٹی یا اس سرخ مقدس جنگل میں بھی کبھی اوتار
کوئی آدمی گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں۔ وہ مقدس جنگل ہے۔ وہاں قبیلے کے مرجانے والوں کی
رہتی ہیں۔ وہاں کوئی نہیں جاتا روحیں اسے ہلاک کر دیتی
شامبو نے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ سردار بوسے نے جان بوجھ کر یہ فیصلہ کیا
ہمیں یہ روحیں ہلاک کر سکیں"...... عمران نے مسکراتے
کہا۔
"ہاں۔ سردار بوسے تمہیں جھوٹا سمجھتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ پہلے
اس سے کہا تھا کہ تم شانگو دیوتا کے اوتار ہو اب تم کہہ رہے
تم ماجورا دیوتا کے اوتار ہو اس لئے تم جھوٹے ہو۔ لیکن قبیلے
دیوتاؤں کی اس لڑائی میں نہیں آنا چاہتے اور اس مقدس جنگل
میں دیوتاؤں کے اوتاروں کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں اس لئے
کیا گیا ہے"...... شامبو نے جواب دیا تو عمران نے بے
ایک طویل سانس لیا۔ سردار بوسے کی یہ بات واقعی درست
یہاں ٹاکس لینڈ ہوٹل میں اس نے واقعی اسے اپنا تعارف شانگو
کے اوتار کے طور پر کرایا تھا۔ اس وقت اسے ان حالات کا

اندازہ ہی نہ تھا۔ اب یہاں حالات کی بنا پر اسے اپنے آپ کو ما
دیوتا کا اوتار کہنا پڑا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ سردار بوے اگر ماکو
قبیلے کو ماجورا دیوتا کے غضب کا شکار بنانا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے
ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو شامبو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس
چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا۔ کیا واقعی ایسا ہو جائے گا"...... شامبو نے
بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ سردار بوے احمق ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ
نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اس نے اپنے طور پر ہمیں ہلاک کرنے
سازش کی ہے لیکن اب وہ اور اس کا قبیلہ اس کا نتیجہ بھگتے گا"۔ عم
نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

" آپ ماجورا دیوتا کو کہہ کر قبیلے کو معافی دلا دیں سردار عم
سردار بوے کی غلطی کی سزا قبیلے کو نہ دیں"...... شامبو نے ا
منت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ تو اسے ضرور ملے گی۔ میں نے تو کوشش کی ہے کہ وہ
ہو جائے۔ ہم جائیں اور وہ نقلی اوتار لیکن سردار بوے کو عقل
نہیں ہے۔ وہ اصل اوتار کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ ٹھیک ہے
جاؤ اب ہم جائیں اور یہ نقلی اوتار اور تمہارا قبیلہ"...... عمران
مزید سرد ہو گیا۔

۔ جناب قبیلہ سردار بوے کے حکم پر مجبور ہے۔ آپ وعدہ
اپ کو ایک بات بتا سکتا ہوں جس سے آپ کو کوئی
گا اور آپ وہاں تک پہنچ جائیں گے جہاں آپ جانا چاہتے
مبو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

یا بات"...... عمران نے پوچھا۔

س شازلی پٹی کے درمیان میں ایک دلدل ہے جسے ہم
ل کہتے ہیں۔ اس دلدل کے اندر سے ایک راستہ ایسا
، سردار گیمبو اور اس کے آدمیوں کے لئے گورے رنگ
لے جائی جاتی ہیں"...... شامبو نے کہا تو عمران کی
، اختیار چمک ابھر آئی۔

ے عورتیں کیسے لے جائی جاتی ہیں اور تمہیں کیسے
ت"...... عمران نے پوچھا۔

رے قبیلے کو معلوم ہے۔ عورتیں پہلے یہاں لائی جاتی
موجود ہیں۔ یہاں سے سردار بوے انہیں اپنے ساتھ
پھر ایک عورت کو وہ اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور باقی
اس دلدل میں لے جاتا ہے۔ یہ دلدل ویسے تو انتہائی
ہریلی ہے لیکن اس دلدل کے قریب ایک درخت ہے
کا رنگ تو سرخ ہے لیکن یہ سرخی بہت ہلکی ہے اس
دور سے ہی نظر آ جاتا ہے۔ اس درخت کی ایک شاخ
ل کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ اس شاخ پر چڑھ کر جب

اس کے جوڑ پر پیر مارا جاتا ہے تو دلدل کے درمیان سے ایک
نکل آتی ہے۔ اس پہاڑی کا منہ شیر کی طرح ہے۔ پھر یہ منہ
ہے تو وہ عورتیں اس منہ میں چلی جاتی ہیں۔ منہ بند ہو جا
یہ پہاڑی نیچے دلدل میں غائب ہو جاتی ہے۔ پھر جب
واپس آتی ہیں تو اسی طرح سردار بوے وہاں جاتا ہے اور ان
کو وہاں سے وصول کر کے انہیں اپنے پاس لے آتا ہے۔ پھر
عورت سمیت انہیں یہاں لا کر چھوڑ دیتا ہے۔ پھر جب نی
آتی ہیں تو انہیں اسی طرح لے جاتا ہے"...... شامبو نے کہا۔

"کیوں وہ ان عورتوں کو عام راستے سے کیوں نہیں
عمران نے پوچھا۔

"اوتار کا یہ حکم ہے جناب۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ مقدس
ہیں اس لئے وہ انہیں خفیہ رکھتا ہے۔ عام راستے سے تو
دوسرے ساتھیوں کو بھی ان کا علم ہو سکتا ہے"
جواب دیا۔

"تو یہ سردار بوے اس لئے اس نقلی اوتار کا ساتھی بنا
عمران نے کہا۔

"جناب وہ اس لئے بھی بنا ہوا ہے کہ اگر وہ اوتار سے
کرے تو اوتار کے وہ آدمی جو ماگورا بنے ہوئے ہیں وہ اسے
دیں گے"...... شامبو نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک

"اوتار کے آدمی ماگورا بنے ہوئے ہیں۔ کیا مطلب

جناب چار آدمی ایسے ہیں اصل ماگورا نہیں ہیں لیکن وہ بنے
ماگورا ہیں۔ سب قبیلے والے ان کے بارے میں جانتے ہیں
وتار کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ان کے پاس ایسے چھوٹے
ڈبے ہیں جن کی مدد سے وہ اوتار کے آدمی انتھونی کو سب
بتاتے رہتے ہیں۔ اب بھی قبیلے کے فیصلے کے بارے میں ان
ایک آدمی نے انتھونی کو بتایا ہے۔ میں نے خود اسے ایک
کے پیچھے ڈبے سے باتیں کرتے ہوئے سنا ہے۔

مطلب ہے اس شازلی پٹی سے ہمارے گزرنے کے
...... عمران نے کہا۔

جناب"...... شامبو نے جواب دیا۔

تم نے اس کی ساری باتیں سنی ہیں"...... عمران نے

تو نہیں سنیں نجانے وہ کب سے باتیں کر رہا تھا۔ میں تو
ں سے گزرا تو میں نے سن لیا"...... شامبو نے جواب دیا۔
نیں سنی ہیں وہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو شامبو نے اپنی
ت کی بنا پر لفظ بلفظ ساری بات دوہرا دی۔
ہے۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔ اب سردار بوے کو
کیا جا سکتا ہے اور تمہارے قبیلے کو بھی۔ اب تم جا سکتے
عمران نے کہا تو شامبو نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر

دوڑتا ہوا درختوں میں غائب ہو گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس شازلی پٹی پر ہم پر حملہ کیا جا
گا"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ہمارے ہلاک کرنے کی ایک گہری سازش ہے"
عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر"...... صدیقی نے کہا۔

" پھر کیا۔ ہم وہاں جائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ بہرحال
آگے بڑھنے کا راستہ مل گیا ہے۔ جوزف ہمارے ساتھ ہے ا
انہیں اس پوائنٹ کا علم نہیں ہے کہ جوزف ہمارے ساتھ ہے
لئے وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم عام انداز میں اس جنگل سے گزریں
بہرحال اب تیاری کرو ہم نے اس دلدل تک پہنچنا ہے"......
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اپنے مخصوص آفس میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس
شراب کا گلاس تھا اور وہ گھونٹ گھونٹ شراب پینے میں
کہ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ لارڈ
ر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا
یس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
وا۔ لارڈ اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

ن۔ تم کیسے آئے"۔ لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اور اس کے ساتھی جنگل میں داخل ہونے میں کامیاب
لارڈ اور ماگورا قبیلے نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کر لیا
جوان جس کا نام مارٹن تھا، نے کہا تو لارڈ بے اختیار
ہو گیا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ اوتار گیمبو کے حکم کی خلاف
سکتے ہیں۔ وہ انتھونی کہاں ہے۔ وہ کیا کر رہا ہے"۔

لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس کنٹرول روم میں ہیں۔ وہ وہاں ان کی نگرانی کر کے انتظامات کرا رہے ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیوں وہ انہیں ہلاک کیوں نہیں کرا رہا۔ یہ ہے"...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو مارٹن نے اسے عمران اس ساتھیوں کی طرف سے شامبو کے ذریعے ہونے والی بات کی تفصیل بتا دی۔

"شازلی پٹی۔ اوہ اوہ۔ وہاں تو ہمارا خفیہ سپلائی ہے"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی پوائنٹ کے ذریعے تو باس وہاں نگرانی کے انتظام رہے ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملات بگڑ گئے ہیں۔ ویری نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس اس نے میز پر رکھا اور سامنے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے کر دیئے۔

"یس۔ کنٹرول روم"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں۔ انتھونی سے بات کراؤ"...... لارڈ نے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارٹن جانے کا اشارہ کیا اور مارٹن سلام کر کے مڑا اور کمرے سے گیا۔ لارڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔

سر۔ میں انتھونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد انتھونی ز سنائی دی۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ سردار بوے کیوں علیحدہ ہو گیا ، ہمارے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت کیسے کر لارڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

نے تو انتہائی عقل مندی سے کام لیتے ہوئے ہمارے کے منہ میں دھکیلا ہے ورنہ اس عمران اور اس کے ہمارے نقلی اوتار ہونے اور اپنے اصلی ہونے کا ایسا کہ قبیلہ ہمارے خلاف بھی ہو سکتا تھا"...... انتھونی نے

ے خلاف ہو سکتا تھا میں اس پورے قبیلے کو جلا کر ...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

ہو سکتا تھا باس لیکن اس طرح باقی قبیلے بھی ہمارے تے اور اس کا فائدہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی اٹھاتے وہ یقینی موت کی دلدل میں داخل ہو رہے ہیں"۔

علوم ہے کہ ہمارا وہاں خفیہ سپلائی پوائنٹ ہے۔ اگر ی نظروں میں آ گیا تو"...... لارڈ نے کہا۔

ی دلدل کے اندر ہے باس۔ پھر وہاں سردار بوے بھی جو انہیں اس پوائنٹ کا راز بتائے گا۔ اس کے علاوہ

پوائنٹ تو اس وقت کھل سکتا ہے جب ہم اندر سے چاہیں
کھل سکتا ہے اور پاس یہ شازلی پٹی انتہائی خوفناک
بھری ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنے درندوں کو ہلاک کریں گے
تو شاید پوری فوج کے پاس بھی نہیں ہوگا۔ اس کے علا
قدم پر زہریلی دلدلیں ہیں۔ وہاں کی ہوا بھی زہریلی ہے
یہ کسی طرح بھی کراس نہیں کر سکتے۔ ان کی موت
انتھونی نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے لیکن تم وہاں نگرانی کے لئے کیا
ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"میں نے وہاں ایسے آلات درختوں پر نصب کرا دیے
سے ہم کنٹرول روم میں بیٹھ کر پوری شازلی پٹی کو سکرین پر
سکیں گے اس طرح مجھے معلوم ہو جائے گا کہ ان کی موت
ہے اور کب"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اگر
تب"...... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بھی کیا ہوگا وہ گھوم پھر کر واپس چلے جائیں گے"
نے جواب دیا۔

"نہیں انتھونی اب تم خود انہیں عام لوگ سمجھ رہے
کہ پہلے تم خود کہتے تھے کہ یہ لوگ عام نہیں ہیں"...... لارڈ

"عام تو نہیں ہیں لیکن جناب۔ یہ شازلی پٹی تو خاص

...... انتھونی نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم وہاں ایسے آلات نصب کرا دو جو
ٹنٹ پر ہی کہ اگر یہ لوگ یہاں تک پہنچ جائیں تو تم انہیں
ہم سے یقینی طور پر ہلاک کر سکو"...... لارڈ نے کہا۔

"تو ہیں اور نصب بھی کئے جا سکتے ہیں لیکن اس طرح لنک
ئے گا"...... انتھونی نے کہا۔

"ہوا۔ اس طرح ان کی موت تو یقینی ہو جائے گی"۔ لارڈ
دیا۔

"یک ہے جیسے آپ حکم دیں میں آرچر میزائل نصب کرا دیتا
... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک رہیں گے اس طرح یہ بچ نہ سکیں گے"...... لارڈ
مطمئن لہجے میں کہا۔

"یقین ہے جناب کہ یہاں تک نوبت ہی نہ آئے گی۔
کسی نہ کسی طرح یہ بچ بھی گئے تب بھی آرچر میزائل سے
گے"...... انتھونی نے کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ میں ان کی وجہ سے
لر رہ گیا ہوں"...... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب
ہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے میز پر رکھا
کا گلاس اٹھایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔

عمران اور اس کے ساتھی گھنے جنگل میں تیزی سے آگے جا رہے تھے۔ آگے جوزف تھا اس کے پیچھے عمران اور پھر باقی تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ جوزف چوکنے انداز میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کا انداز بالکل جیسے کوئی درندہ شکار کی بو سونگھ کر آگے بڑھ رہا ہو لیکن ساتھ ساتھ اس کی کوشش ہو کہ شکار تک اس کی آہٹ جبکہ عمران بڑے مطمئن انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ ابھی تک پٹی کے سرخ درختوں کا جنگل انہیں نظر نہیں آیا تھا لیکن انہیں کوئی درندہ بھی نظر نہ آیا تھا اس لئے وہ اطمینان سے رہے تھے۔ اچانک جوزف ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں قریب ہی کوئی انسان موجود ہے باس"۔

ان۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم جو تمہارے قریب ہیں ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

ں بات نہیں کر رہا۔ ایک منٹ"...... جوزف نے کہا ساتھ ہی اس نے غوطہ لگایا اور تیزی سے دائیں طرف کی گھستا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کسی انسان کی ہلکی سی چیخ اس بار عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل

مطلب ہے کہ واقعی یہاں کوئی قبائلی موجود تھا اور اس تا رہی ہے کہ یہاں باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے"۔ عمران لمحے جوزف کسی آدمی کو کاندھے پر اٹھائے واپس آتا

چھپا ہوا تھا"...... جوزف نے اسے عمران کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔ یہ شامبو کی طرح کا قبائلی تھا۔

میں لے آؤ تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ یہاں کیا کر رہا ان نے کہا تو جوزف نے جھک کر اس کا ناک اور منہ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس قبائلی کے جسم کے تاثرات نمودار ہوئے تو جوزف سیدھا ہو گیا اور پھر نکھیں کھلیں اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر ات ابھر آئے تھے۔

"جب سردار بوے نے کہہ دیا ہے کہ ماجورا دیوتا کے ا
راستے میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے گی تو تم یہاں کیوں بیٹھے
تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کوئی رکاوٹ تو نہیں ڈال رہا تھا سردار۔ میں تو
لئے موجود تھا کہ سردار بوے نے مجھے حکم دیا تھا کہ جب
پٹی میں داخل ہو جاؤ تو میں اسے اطلاع دوں تاکہ وہ اپنے
یہاں پہنچا دے۔ اس کا خیال تھا کہ تم واپس آ جاؤ گے
قبائلی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آخر اس شازلی پٹی میں ایسی کیا بات ہے کہ ہر شخص ا
خوفزدہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم سردار کو معلوم ہو گا"...... اس قبائلی

"سردار یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے پوچھا

"وہ اپنے چار ساتھیوں سمیت یہاں سے کچھ دور
قبائلی نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو قبائلی نے تفصیل
شروع کر دی۔

"جوزف تم جوانا کے ساتھ جاؤ اور اس سردار کو
اس کے ساتھیوں کو بے شک ہلاک کر دینا۔ اب ا
اصل بات معلوم کرنی ہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ اور بتاؤ کہ سردار کہاں ہے"

کر اس قبائلی کو بازو سے پکڑا اور تیزی سے مڑ کر اسے بھی
ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے تھا۔

صاحب صرف درندوں کا اس قدر خوف نہیں ہو سکتا۔
ی تو زندگی ہی درندوں کے درمیان گزرتی ہے"۔ چوہان

خیال ہے کہ بلیک فیس نے اس پٹی پر کوئی خاص آلات
رکھے ہیں جن کے ذریعے وہ اندر بیٹھے وہاں سے گزرنے
ہلاک کر سکتے ہوں گے اس لئے یہ لوگ اس پٹی سے اس
ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

ر اگر ہاتھ لگ گیا تو معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا

یباً آدھے گھنٹے بعد جوزف کے کاندھے پر سردار بوے بے
عالم میں لدا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

ہوا فائرنگ کی آوازیں تو سنائی نہیں دیں جب کہ جتنی
ماری واپسی ہوئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ
موجود تھا"...... عمران نے کہا۔

کیلا تھا۔ میں نے اسے دبوچ لیا اور پھر بے ہوش کر کے اسے
لے آئے ہیں اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا"۔ جوزف نے
ان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جھک
وش پڑے ہوئے سردار بوے کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں

سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرک
تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف سیدھا ہو گیا۔

"تم ادھر ادھر ہو کر پہرہ دو۔ ہو سکتا ہے کہ اچانک قبائلی
حملہ کر دیں کیونکہ جنگل میں ان کا مواصلاتی نیٹ ورک بہت
ہوتا ہے انہیں اطلاعات مل جاتی ہیں"...... عمران نے کہا تو
جوانا کے ساتھ ساتھ چوہان اور خاور بھی سائیڈوں میں چلے
کہ اب وہاں عمران کے ساتھ صدیقی اور نعمانی رہ گئے تھے۔
بعد سردار بوے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ا
جھٹکے سے پہلے اٹھ کر بیٹھا اور پھر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ تم نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ سردار پر"......
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے سردار پر حملہ کرنا ناممکنات میں

"تم نے ایک آدمی کو یہاں چھپایا تا کہ وہ ہماری مخبری
تم خود یہاں سے قریب موجود تھے۔ کیوں جب کہ تم
تھا کہ تم اور تمہارے قبیلے والے ہمارے راستے میں رکا
بنیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم اس لئے یہاں موجود تھے کہ تم شازلی پٹی کی بجا
علاقے میں نہ آجاؤ"...... سردار بوے نے منہ بناتے
دیا۔

"تم نے ہمارے لئے شازلی پٹی والا راستہ انتھونی کے
سے منتخب کیا تھا"...... عمران نے کہا تو سردار بوے چونک

انتھونی وہ کون ہے"...... سردار بوے نے حیرت بھرے لہجے
ا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ اس کی حیرت فرضی
ہے۔

ں سردار گیمبو کا آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے

وہاں ایک آدمی جس کا نام انتھونی ہے سردار کے ساتھ آتا ہے
سردار کو کیسے کہہ سکتا ہے کہ سردار یہ کرے اور یہ نہ
...... سردار بوے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

پھر تم نے کیوں ہمارے لئے شازلی پٹی کا انتخاب کیا"۔
نے کہا۔

ں لئے کہ ہم ماجورا دیوتا کے اوتار سردار گیمبو کے حکم کی
رزی نہیں کر سکتے تھے۔ اس کا حکم ہے کہ کسی اجنبی کو علاقے
ل ہونے نہ دیا جائے اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کیونکہ
پٹی ہمارے علاقے میں شامل نہیں ہوتی"...... سردار بوے
ب دیا۔

ں شامل نہیں ہوتی کیا ہے وہاں"...... عمران نے کہا۔
موت کی پٹی ہے۔ وہاں درندے بھی ہیں اور زہریلی دلدلیں
ر وہاں جو داخل ہوتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے"...... سردار
نے کہا۔

نہ ہمیں معلوم ہے کہ تم سفید عورتوں کو لے کر وہاں خود

جاتے رہتے ہو"...... عمران نے کہا تو سردار بوے بے اختیار
پڑا۔

"تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے"...... سردار بوے نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"ماجورا دیوتا نے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ پھر تو تم واقعی ماجورا دیوتا کے اوتار ہو۔
غلطی پر تھا کیونکہ یہ بات صرف دیوتا ہی تمہیں بتا سکتا ہے
بوے نے کہا۔

"اب بھی وقت ہے اصل بات بتا دو ورنہ پھر ماجورا دیوتا کا
پر اور تمہارے قبیلے پر پڑ جائے گا اور تم سب تباہ و برباد ہو
گے"...... عمران نے اسے مزید ڈراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب بتایا تو جا سکتا ہے لیکن اب فیصلہ تبدیل نہیں
کیونکہ یہ فیصلہ قبیلے کے سرپنچوں نے کیا ہے اور سرپنچوں کا
دیوتا بھی تبدیل نہیں کر سکتے اس لئے اگر تم ماگورا جانا چا
تمہیں بہرحال شازلی پٹی سے ہی گزرنا ہو گا اور اصل بات
شازلی پٹی میں ماگورا کے زیر زمین رہنے والے دیوتا آرکشا
رنگ کی خوراک جمع کی جاتی ہے۔ یہ خوراک صرف
آرکشا ہی کھا سکتا ہے ورنہ اس خوراک سے نکلنے والا نیلے
دھواں انسانوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے اس پٹی میں
انسان کا جانا ماجورا دیوتا کے اوتار سردار گیمبو نے منع کر

عورتیں لے جانے کا تعلق ہے تو یہ عورتیں کالی دلدل کے
دیوتا آرکشا تک پہنچائی جاتی ہیں تاکہ دیوتا آرکشا انہیں
ا دے تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ لڑکے پیدا کر سکیں اور دنیا
ی تعداد کم نہ ہونے پائے"...... سردار بوے نے تفصیل
ے کہا۔

تم بھی تو ایک سفید فام عورت کو اپنے پاس رکھ لیتے ہو۔
ا وجہ ہے"...... عمران نے شامبو کی بتائی ہوئی بات
دے کہا۔

ورا دیوتا نے یہ بھی تمہیں بتا دیا ہے۔ ہاں یہ عورت اس
پاس رہتی ہے کہ اس کی وہاں موجودگی سے آرکشا دیوتا
یلے کی عورتوں کو بھی زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی
ہے۔ یہ عورت آرکشا دیوتا کی عورت ہوتی ہے اس لئے
قبیلے میں موجودگی کی وجہ سے آرکشا دیوتا ہم پر مہربان
...... سردار بوے نے جواب دیا۔

دیوتا کی یہ خوراک شازلی پٹی میں کون ڈالتا ہے"۔ عمران

شا دیوتا خود ڈالتا ہے۔ اس کے بڑے بڑے خوفناک ہاتھ
نکلتے ہیں ان ہاتھوں میں خوراک ہوتی ہے پھر یہ ہاتھ اس
ڈال دیتے ہیں اور پھر خود زمین میں غائب ہو جاتے
سردار بوے نے جواب دیا۔

"کہاں سے یہ ہاتھ نکلتے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے"۔
نے پوچھا۔

"ہاں شازلی پٹی میں جہاں سرخ رنگ کے درختوں
ایک اونچا ٹیلہ ہے۔ اس کے اندر سے نکلتے ہیں اور رات کو نکلتے
اس وقت تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور یہ روز
ہوتا ہے اس لئے سب کو معلوم ہو جاتا ہے سب سہم جاتے
میں ایک بار شکار کھیلتا ہوا ادھر گیا تو میں نے اچانک گڑگڑ
آوازیں سنیں تو میں خوفزدہ ہو کر جھاڑیوں میں دبک گیا پھر
زمین سے نکلی پھر بڑے بڑے خوفناک ہاتھ نکلے اور آر کشا
خوراک وہاں پھیلتی چلی گئی۔ پھر ہاتھ زمین میں غائب ہو
گڑگڑاہٹ بند ہو گئی تو پھر میں نے سردار گیمبو کو جب سلام
میں نے اسے بتایا تو اس نے مجھے یہ ساری باتیں بتائیں جو
تمہیں بتائی ہیں اور ساتھ ہی اس نے مجھ سے حلف لیا کہ میں
کسی کو نہیں بتاؤں گا اور اگر کوئی اجنبی یہاں آئے اور وہ قبیلے
سے ہلاک نہ ہو سکتا ہو تو اسے شازلی پٹی میں بھجوا دیا جائے اس
وہ ہلاک ہو جائے گا اس لئے میں نے تمہیں وہاں بھجوایا تھا
اب مجھے یقین ہے کہ تم بہرحال کسی نہ کسی دیوتا کے اوتا
لئے تمہیں بتانے میں کوئی ہرج نہیں ہے"۔۔۔۔ سردار
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ خوراک کتنے عرصے بعد پھیلائی جاتی ہے"

مجھے نہیں معلوم۔ بس اچانک گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور میں سمجھ
کہ خوراک پھیلائی جا رہی ہے"۔۔۔۔ سردار بوے نے
دیتے ہوئے کہا۔

کیا یہ خوراک یہاں سے ہٹائی بھی جاتی ہے کیونکہ اس طرح تو
خوراک کے یہاں پہاڑ بن چکے ہوتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

خوراک والا سلسلہ تھوڑا عرصہ پہلے شروع ہوا ہے تقریباً بارہ
ہے۔ اس سے پہلے تو یہ شازلی پٹی ہماری سب سے اچھی شکار
۔۔۔۔ سردار بوے نے جواب دیا۔

اس خوراک کا اثر درندوں پر نہیں ہوتا۔ وہ یہاں کیسے
ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

نے یہ بات سردار گیمبو سے پوچھی تھی اس نے بتایا تھا کہ
دیوتا کی خاص مہربانی ہے کہ اس کا اثر جانوروں پر نہیں ہوتا
مارے درندے ہلاک ہو جائیں کیونکہ انسانوں کو تو وہاں
ہ روکا جا سکتا ہے درندوں کو تو نہیں روکا جا سکتا"۔ سردار
نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو اور سنو تم نے اپنی اور میرے
ہونے والی بات کسی کو نہیں بتانی سردار گیمبو کو بھی نہیں
شاید دیوتا ناراض بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گا میں دیوتا کو ناراض نہیں کرنا

چاہتا"...... سردار بوے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم حلف دو ورنہ"...... عمران نے کہا تو سردار بوے اٹھا کر باقاعدہ حلف دیا۔

"ٹھیک ہے اب جاؤ۔ اب شانگو اور ماجورا دونوں دیوتاؤں ناراضگی تم سے دور ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا تو سردار رکوع کے بل جھکا اور پھر مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں غائب ہو گیا۔

"عمران صاحب کیا اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے کوئی لیبارٹری ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں میں نے سنا تو تھا لیکن میرا خیال ہے کہ عام سی فیکٹری ہو گی لیکن اب معاملہ بے حد اہم ہو گیا ہے۔ اب اس سے زیادہ مسئلہ اس لیبارٹری کی تباہی کا ہے"...... عمران تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں اس خیال کی وجہ"...... صدیقی نے حیران ہو کر کہا

"جو کچھ اس سردار بوے نے بتایا ہے اس سے میں اس نتیجے ہوں کہ اس لیبارٹری میں کاسمک ریز میزائلوں کی تیاری ہے اور کاسمک میزائل ایسے میزائل ہیں یہ اگر تیار ہو گئے میزائل سے ایک پورا براعظم تباہ کیا جا سکتا ہے۔ پوری دنیا پاورز کاسمک ریز پر کام کر رہی ہیں لیکن آج تک وہ ان ریز میں اصل توانائی الفا پارٹیکلز کو کور نہیں کر سکیں لیکن یہاں

کے قریب لگتا ہے اور یہ بہرحال یہودیوں کی تنظیم ہے اس حالہ اس لیبارٹری کا تباہ کرنا ضروری ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کاسمک ریز تو عمران صاحب سورج سے زمین پر آنے والی ریز کو کہتے ہیں۔ ان پر تو پوری دنیا میں ریسرچ ہو رہی ہے ائی کا انتہائی سستا متبادل سامنے آسکے اس لئے لیبارٹری میں چھ ہو رہا ہو گا پھر آپ اتنے پریشان کیوں ہو گئے ہیں"۔ اس نے کہا۔

مک ریز پر تو توانائی کے متبادل کے لئے کام ہو رہا ہے لیکن ب ریز کے اندر ایک خاص عنصر ہوتا ہے جسے سائنس دان کلز کہتے ہیں۔ یہ اس قدر خوفناک توانائی کے حامل ہوتے ج تک انہیں ماپا ہی نہیں جا سکا اور نہ کور کیا جا سکا ہے اور ندر موجود توانائی کو اگر کور کر لیا جائے تو پھر اس قدر یز ثابت ہو سکتے ہیں کہ شاید اس کی ہلاکت کے بے پناہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اس لئے اقوام متحدہ نے الفا ر ریسرچ کو باقاعدہ ممنوع قرار دے دیا ہے کیونکہ سائنس خیال ہے کہ ان کی تباہی مکمل قیامت بن سکتی ہے اور الفا پارٹیکلز پر ریسرچ ہو رہی ہے اور یقیناً ان سے تخریبی رہو رہے ہیں اس لئے میں نے اسے میزائل کہا ہے اور عرف نہیں کاسمک میزائل کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن آپ کو ان ساری باتوں کا یہاں کھڑے کھڑے کیسے
ہو گیا۔ سردار بوے تو ظاہر ہے ایسی کوئی بات نہیں کر سکتا
صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سردار بوے نے جس خوراک کے بارے میں بتایا ہے
دراصل لیبارٹری کا سائنسی فضلہ ہے۔ یہ لوگ اسے اس لئے
ڈال رہے ہیں تاکہ دنیا کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔
بوے نے اصل بات یہ بتائی ہے کہ اس فضلے کے اثرات انسانوں
ہوتے ہیں جانوروں پر نہیں اور یہی وہ بات ہے جس سے میں
نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہاں کاسمک ریز میزائل تیار کیا جا رہا ہے
عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس کی وجہ۔ جانوروں پر ان کے اثرات کیوں
ہوتے"...... نعمانی نے کہا۔

" یہ طویل سائنسی تھیوری ہے اس لئے تفصیل بتانے کا نہ
ہے اور نہ ماحول البتہ یہ بات سائنسی طور پر مسلمہ ہے کہ
پارٹیکلز کی ہلاکت خیزی کے اثرات صرف آدم زاد پر ہوتے ہیں
کے علاوہ نہ نباتات پر اور نہ جانوروں پر۔ شاید یہ انسانوں کے
میں کسی خاصیت کی وجہ سے ہے۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے
کہ عام سائنسی فضلے کے اثرات سب پر یکساں پڑتے ہیں
نے جواب دیا۔

" تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صدیقی نے کہا

ظاہر ہے پروگرام بدل گیا ہے۔ اب اس ہیڈ کوار
ارٹری اہمیت اختیار کر گئی ہے اور جہاں تک میں
فیس کے اس ہیڈ کوارٹر والوں کو جس میں یہ لارڈ پیرن
ہے اسے بھی اس لیبارٹری میں ہونے والی ریسرچ کی اصل
بارے میں باخبر نہیں رکھا گیا ورنہ یہ لوگ کبھی بھی
الت میں ہمیں یہاں داخل نہ ہونے دیتے چاہے اس کے
اس پورے علاقے کو کیوں نہ تباہ و برباد کرنا پڑتا"۔
جواب دیا۔

عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ اندازہ ہی نہ ہو کہ
اصل حقیقت سے باخبر ہو جائیں گے اور شاید انہیں
کہ آپ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں اس لیبارٹری تک
سکتے"...... صدیقی نے کہا۔

یسا بھی ہو سکتا ہے بہرحال اب یہ انسانیت کی طرف سے
عائد ہوتا ہے کہ اس خوفناک اور ہلاکت خیز کام کو ختم
...... عمران نے کہا۔

عمران صاحب اگر اس کا فارمولا ہم پاکیشیا لے جائیں تو
نیا کے لئے فائدہ مند نہ ہو گا"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قدر خوفناک اور ہلاکت خیز
ہی نہیں ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ اگر سپر پاورز کو
لگ پڑ گئی تو پھر پاکیشیا عذاب سے دوچار ہو جائے گا اس

" لیکھافیت اسی میں ہے کہ اسے خاموشی سے تباہ کر
ہو گمران نے جواب دیا۔
" پھر اب کیا کرنا چاہئے "...... صدیقی نے کہا۔
" اب ہمیں ہر صورت میں واپس جانا ہو گا کیونکہ اس
فضا میں ہم واقعی زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس کے لئے خصوصی
کے آلات ایکریمیا سے منگوانے پڑیں گے۔ اس کے ساتھ
آلات بھی جو اس فصلہ کو باہر نکلنے والی کمپیوٹرائز کریوں
حصے کو کھول سکیں تب ہی ہم اندر داخل ہو سکیں گے ورنہ
عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو صدیقی اور نعمانی نے اثبات
سر ہلا دیئے۔

کی گھنٹی بجتے ہی لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
.... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
بول رہا ہوں باس "... دوسری طرف سے انتھونی کی

لیا رپورٹ ہے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے
ہلاک ہو گئے ہیں وہ "...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔
چلے گئے ہیں "...... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا۔
چلے گئے ہیں کیوں کب "...... لارڈ نے انتہائی حیرت
میں کہا۔
ہیڈ کوارٹر کے نیچے لیبارٹری کی اصل ماہیت کا علم ہو گیا
دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی تو لارڈ بے
اپڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"شازلی پٹی میں ڈالے جانے والے فضلے کے بارے میں
سردار بوے نے بتایا تھا اور پھر یہ عمران چونکہ سائنس دان
اس لئے وہ اس کی اصل اہمیت کو سمجھ گیا اور اب وہ واپس چلا
تاکہ ایکریمیا سے خصوصی آلات منگوا کر واپس آئے۔ اب وہ
لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتا ہے پھر رپورٹ کے بارے میں
گا" ..... انتھونی نے جواب دیا۔

"تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے اس کے انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے۔ لو
تصور میں بھی نہ تھا کہ سردار بوے اس طرح عمران سے ملے
اسے تفصیل بتائے گا اور عمران صرف سردار بوے کی باتیں
اصل حقیقت تک پہنچ جائے گا لیکن میرے یہ انتظامات دہ
ہیں۔ شازلی پٹی میں داخلے کے آغاز سے لے کر آخر تک
انتہائی وسیع رینج کے خصوصی ڈکٹا فون مختلف جگہوں پر لگ
دیئے تھے اور یہ کام قبیلے میں موجود ہمارے ان افراد نے کیا
ماگورا بنے ہوئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جہاں موجود
جگہ ایک ڈکٹا فون کی رینج میں تھی اور اس خصوصی ٹیلی ڈکٹا
وجہ سے میں کنٹرول روم میں بیٹھا نہ صرف سکرین پر انہیں د

ان کی باتیں بھی سن رہا تھا۔ یہ لوگ تیزی سے شازلی پٹی
بڑھے چلے آ رہے تھے اور مجھے یقین تھا کہ جیسے ہی یہ پٹی میں
گے بہرحال ہلاک ہو جائیں گے اس لئے میں مطمئن تھا
عمران کے ایک نیگرو ساتھی جس کا نام وہ جوزف لے رہا
یے قبائلی کی بو سونگھ لی اور پھر اسے پکڑ لیا۔ اس نے سردار
نزدیک موجودگی کے بارے میں بتایا تو عمران کے دو نیگرو
ار بوے کو پکڑ کر لے آئے اور پھر عمران نے اس سے
تگو کی۔ جو میں سنتا رہا۔ پھر سردار بوے واپس چلا گیا تو
اس کے دو ساتھیوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس
علوم ہوا کہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ لیبارٹری میں کیا کام
..... انتھونی نے جواب دیا۔

م نے یہ گفتگو ٹیپ کی ہے۔ یہ تو انتہائی اہم مسئلہ ہے۔
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

۔ آپ آ جائیں یہاں کنٹرول روم میں" ..... انتھونی نے

ے۔ میں آ رہا ہوں" ..... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ
کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس
پر شدید ترین تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر
ے بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا جہاں ہر طرف جدید
ساخت کی مشینری نصب تھی۔ ایک طرف ایک کمرہ تھا

جس کی دیواریں شفاف شیشے کی تھیں۔ یہ کنٹرولنگ روم تھا۔ انتھونی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ لارڈ جیسے ہی ا میں داخل ہوا۔ انتھونی اور ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو اور مجھے وہ ٹیپ سناؤ"...... لارڈ نے انتہائی تشویش لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"رانسن ٹیپ آن کر دو"...... انتھونی نے اس ادھیڑ عمر ا مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ادھیڑ عمر آدمی رانسن نے کہا اور سامنے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ مشین پر موجود چھوٹی پر جھماکے سے روشنی ہو گئی پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ منظر تھا جہاں سات افراد موجود تھے۔ جن میں سے دو قوی تھے جب کہ پانچ افراد ایشیائی تھے۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں لارڈ۔ میں نے ٹیپ سے ریوائنڈ کیا ہے جہاں سے یہ آپس میں باتیں کرتے ہیں نے کہا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا تو رانسن نے ایک پریس کیا تو ایک آواز سنائی دی۔

"یہ عمران ہے۔ وہ درمیان میں تیسرا"...... انتھونی لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان لوگوں کے درمیان رہی۔ پھر وہ واپس مڑ گئے تو انتھونی کے اشارے پر رانسن نے آف کر دی۔

انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ یہ عجیب ذہن کا مالک ہے کہ
بات ہے کہ اس سائنسی فضلے کے زہریلے اثرات
پر نہیں ہوتے وہ فوراً اصل حقیقت تک پہنچ گیا۔ یہ تو بہت
تھونی بلیک فیس کی یہ لیبارٹری تو دنیا کی سب سے قیمتی
ے۔ اگر یہاں ہونے والی ریسرچ کے سلسلے میں سپر پاورز
بھنک بھی پڑ گئی تو اس جنگل پر قیامت ٹوٹ پڑے
...... لارڈ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
ڈ۔ ویسے عمران انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک
اس کا ذہن کس طرح کام کرتا ہے کہ معمولی باتوں سے
ے نتائج نکال لیتا ہے اور یہ نتائج درست بھی ہوتے ہیں۔

جواب دیا۔
نے اس لئے یہ فضلہ اس جنگل میں ڈلوایا تھا کہ باہر کے
دیکھ نہ سکیں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ میں اسے دور دراز
میں پھینکوا دیتا"...... لارڈ نے کہا۔
حکومت گانی چونک پڑتی کیونکہ اس فضلے کی وجہ سے وہاں
اور لاتعداد لوگ ہلاک ہونا شروع ہو جاتے۔ یہاں تو
درختوں اور ان پر سے کئے جانے والے سائنسی گیسوں کے
وجہ سے اس کے زہریلے اثرات محدود ایریئے تک ہی رہتے
تو جنگل کے جنگل لوگوں سے خالی ہو جاتے اور ظاہر ہے
یں چھپی نہیں رہ سکتیں اس لئے سپر پاورز تک یہ خبریں پہنچ

جاتیں اور اس کے بعد یقیناً یہ کھوج لگاتے یہاں پہنچ جاتے
ایسا نہیں ہے"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن اب اس عمران اور ساتھیوں کا خاتمہ انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ کہاں ہیں اس لوگ"...... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ٹاکس پہنچ چکے ہوں گے اور پھر وہاں سے بساک
اس کے بعد شاید وہ خود ایکریمیا جائیں یا وہاں سے خصوصی منگوائیں"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"کس قسم کے آلات"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے

"میرا خیال ہے کہ اس فضلے کے انتہائی زہریلے اثرات کے لئے وہ خصوصی ساخت کے گیس ماسک حاصل کریں لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی ساخت کے بم
انتھونی نے جواب دیا۔

"لیکن لیبارٹری باہر سے تو کسی طرح تباہ ہو ہی نہیں
پوری دنیا کے ایٹم بم اکٹھے ہی کیوں نہ فائر کر دیئے جائیں
نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن میرا خیال ہے کہ فضلہ باہر نکالنے والی کے سیکشن کو یہ لوگ ان بموں سے کھولنے کی کوشش کریں ظاہر ہے کہ وہ آسانی سے کھل جائے گا اس کے بعد یہ لوگ داخل ہو جائیں گے اور اس کے بعد لیبارٹری کو تباہ کرنا ان

ہو گا اور جب ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے اوپر موجود ہیڈ کوارٹر کا کیا حشر ہو گا"...... انتھونی نے تے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اب اس عمران اور اس کے کے خلاف جنرل کلنگ آرڈر جاری کرنے کے علاوہ میں کسی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

ں ہمارا سپلائی

لارڈ۔ آپ کے اس آرڈر سے ان لوگوں س طرح ہمارا یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے انہوں تا ہے اس ے میک اپ تبدیل کرنے ہیں کہ انہیں تلاش کرنا ہی جائے گا اور اس طرح کی افراتفری سے یہ فائدہ بھی اٹھائیں انہیں وہاں کوئی ایسا آدمی مل گیا جو لیبارٹری کی تعمیر میں گا تو پھر لیبارٹری کے ایسے ایسے کمزور پہلو ان کے سامنے آ جن سے ہم بھی واقف نہیں ہیں اس لئے ان کے ساتھ ان کے انداز میں لڑنی ہو گی"...... انتھونی نے کہا۔

کس طرح ختم ہوں گے۔ کیا ان کے لئے آسمان سے رش کرانی پڑے گی"...... لارڈ نے سخت غصیلے لہجے میں ئے میز پر مکے مارتے ہوئے کہا۔

آپ فکر مند نہ ہوں۔ میری موجودگی میں آپ کو فکر مند رورت نہیں ہے۔ میں نے آپ کی پریشانی کا درست حل ۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری بھی صاف بچ جائے گی اور

یہ لوگ بھی یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے ...... انتھونی نے
کون سا حل جلدی بتاؤ ...... لارڈ نے ہونٹ چباتے
کہا۔

باس اس صورت حال میں ہمیں باقاعدہ عمران اور
لوگ ... کا اس جنگل میں شکار کھیلنا پڑے گا۔ ہمارے حق
وہ ثا ... ہیں۔ مثلاً ایک تو یہ کہ عمران اور اس کے
اس کے بعد کا علم نہیں ہے کہ ہم ان کے اخذ کردہ نتائج
منگوائیں سے واقف ہو چکے ہیں۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ
کے بعد ہمارا خیال ہو گا کہ وہ لوگ ناکام ہو کر واپس چلے
ہو سکتا ہے کہ وہ بساک سے بھی چلے جائیں تاکہ ہمیں
طور پر دیا جا سکے لیکن ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ واپس
دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جنگل
اپ دیکھ چکے ہیں اور انہیں یہ بات معلوم ہے کہ ماگورا قبیلہ
براہ راست تعاون نہیں کر سکتا اس لئے انہیں لازماً شازلی پٹی
گزرنا ہو گا۔ تیسرا پوائنٹ یہ کہ انہیں یہ بات معلوم نہیں
ہمیں فصلہ خارج کرنے والے سیکشن کے بارے میں
معلومات کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔ ان پوائنٹس کو
ہوئے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا
اور جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں
آنے میں کم از کم ایک ہفتہ ضرور لگ جائے گا اور اس ایک

منصوبے کو مکمل کر سکتے ہیں ...... انتھونی نے کہا۔
بتاؤ۔ منصوبہ کیا ہے ...... لارڈ نے بے چین سے لہجے

یہ ہے لارڈ کہ کرین سیکشن کو بند کر کے باہر سے مکمل
جائے اس طرح لیبارٹری محفوظ ہو جائے گی۔ اس میں کسی
کا سکوپ ختم ہو جائے گا۔ شازلی پٹی میں ہمارا سپلائی
بھی بند کر کے اسے بھی سیلڈ کر دیا جائے اس طرح ہمارا
لے کی طرف جو راستہ ہے جسے ماگوراوے کہا جاتا ہے اس
ل طور پر سیلڈ ہو جائے گا۔ ماگورا قبیلے میں صرف تربیت
د کو یہاں رکھا جائے باقی سب کو دوسرے قبیلوں میں بھجوا
اور باقی قبیلوں میں سے تربیت یافتہ افراد کو یہاں منگوا لیا
ھرٹی ون ان معاملات میں انتہائی تربیت یافتہ ہے۔ اسے ان
تربیت یافتہ افراد کا چارج دے دیا جائے اس کا ہم سے رابطہ
ساخت کے ٹرانسمیٹر سے ہو گا۔ ان تربیت یافتہ افراد کو
جنگل میں اس طرح پھیلا دیا جائے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو
میں سے پندرہ افراد کو خصوصی ساخت کے گیس ماسک
شازلی پٹی پر محفوظ جگہوں پر چھپا دیا جائے اور انہیں انتہائی
ن میزائل گنیں دے دی جائیں۔ پوری شازلی پٹی اور
نگل میں خصوصی پوائنٹس پر انتہائی طاقتور اور وسیع رینج
ڈکٹا فون نصب کر دیئے جائیں جن کا رابطہ کنٹرول روم سے

ہو۔اس کے بعد ان لوگوں کی واپسی کا خاموشی سے انتظار کیا
ظاہر ہے یہ لوگ جنگل میں داخل ہوں گے تو شازلی پٹی کی طر
جائیں گے۔چونکہ انہیں معلوم ہے کہ وہاں ان کے لئے کوئی
نہیں ہے اس لئے وہ مطمئن ہوں گے۔یہ پندرہ افراد مناسب
دیکھتے ہی ان پر میزائل فائر کھول دیں گے اس کے بعد اگر یہ
یہاں سے بچ نکلے تو لامحالہ یہ جنگل میں جائیں گے وہاں بھی ہم
تربیت یافتہ افراد ماگورا کے روپ میں موجود ہوں گے جبکہ یہ
یہی سمجھیں گے کہ ماگورا قبیلے والے غیر جانبدار ہیں اس طر
مطمئن ہوں گے اور وہاں بھی انہیں گھیر کر آسانی سے ان کا خا
جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ یہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں یہ
ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکیں گے نہ ہی لیبارٹری میں اور نہ
تباہ کر سکیں گے جبکہ ہم کنٹرول روم میں بیٹھ کر اس پورے
کو نہ صرف چیک کریں گے بلکہ ہم یہاں بیٹھ کر ہدایات د
اپنے آدمیوں کی ان کا درست طور پر شکار کھیلنے کے لئے رہنمائی
سکیں گے"..... انتھونی نے کہا تو لارڈ کے ستے ہوئے چہرے
بار مسرت اور تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔انتھونی ویری گڈ۔تم واقعی عمران سے بھی
ذہانت کے مالک ہو۔اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم ہی اس کا
کر سکتے ہو۔اوکے میری طرف سے تمہیں مکمل اجازت ہے
چاہو اپنے منصوبے پر عمل کرو۔میری طرف سے کوئی مداخلت

مجھے ان کی لاشیں چاہئیں اور ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کا مکمل
..... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ جناب۔آپ قطعی بے فکر رہیں۔عمران سمجھتا ہے کہ
ذہین ہے جبکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ ذہانت کسی کی
میں ہوتی۔میں انہیں ایسے باندھ کر ماروں گا کہ ان کی
س جنگل سے باہر نہ نکل سکیں گی"..... انتھونی نے
لہجے میں کہا۔

آج سے تم صرف ہیڈ کوارٹر کے چیف سکیورٹی آفیسر ہی
میرے نمبر ٹو بھی ہو۔پورے بلیک فیس کے نمبر ٹو اور
کی پوری دنیا میں ہونے والی آمدنی میں تمہارا بھی چوتھائی
..... لارڈ نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت کی شدت سے
پھول کی طرح کھل اٹھا کیونکہ یہ اتنا بڑا عہدہ تھا جس کے لئے
ندگی بھر تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔بلیک فیس عمران گاڈش
ظیم تھی اور پوری دنیا میں اس کے بے
اس لئے اس پوری تنظیم کا نمبر ٹو بن جانا ہونے والے
چوتھائی حصے کا مالک بننے کا مطلب تھا بے پناہ ہوئی
لامحدود دولت۔وہ تیزی سے اٹھا اور لارڈ کے سامنے رکوع
گیا۔

زندگی کا ایک ایک سانس آپ کی اور بلیک فیس کی
لئے وقف رہے گا۔لارڈ"..... انتھونی نے انتہائی جذباتی

لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے میں نے تمہیں یہ آفر دی ہے۔ خود معلوم ہے کہ یہ کتنی بڑی آفر ہے اس لئے اب تم اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف دو اور میں تمہارے نمبر ٹو کا آرڈر بھی پوری دنیا کے سرکولیٹ کرا دیتا ہوں۔ رقم کی فکر مت کرو چاہو تو اس جنگل کو جدید ترین مشینری سے بھر دو۔ چاہو تو اس پورے تمام انسانوں کا خاتمہ کرا دو۔ اب تم اپنے فیصلے خود کرنے آزاد ہو"...... لارڈ نے کہا تو انتھونی نے ایک بار پھر شکریہ ادا لارڈ نے رسیور اٹھا کر انتھونی کے بارے میں ہدایات دینی شروع

اور اس کے ساتھی تقریباً ایک ہفتے بعد دوبارہ جیپوں پر تو انہوں نے جیپیں ناکس لینڈ ہوٹل پر ہی لے جا کر گاوش کو جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع نے خود باہر آ کر ان کا استقبال کیا اور پھر ان کے لئے روں کے فوری انتظامات کر دیئے گئے جب کہ عمران گاوش ں کے آفس میں آ گیا۔

نے تمہیں کہا تھا کہ میری غیر حاضری میں ہونے والے باخبر رہنے کی کوشش کرنا کیا کوشش کامیاب ہوئی ...... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔

نس ایک تبدیلی تو یہ آئی ہے کہ اڈے کا سیکورٹی چیف بلیک فیس کا نمبر ٹو بن گیا ہے یہاں موجود اس کے اقاعدہ اس کی اطلاع دی گئی اور دوسری اہم بات یہ ہوئی

ہے کہ ماگورا قبیلے کو جنگل سے منتقل کر دیا گیا ہے"...... گاؤش
کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثر
ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ماگورا قبیلے کو جنگل سے شفٹ کر دیا گیا۔
کیسے ممکن ہے یہ تو بہت بڑا قبیلہ ہے اور یہ صدیوں سے یہاں ر
ہے۔ وہ کیسے شفٹ ہو سکتا ہے اور کہاں ہوا ہے اور کیوں
ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سردار بوے میرے پاس آیا تھا وہ اس لئے آیا تھا کہ
ہوتے ہوئے اپنے ساتھ شراب کا بہت بڑا کوٹہ لے جا سکے اس
ساتھ چار قبائلی بھی تھے میں نے اسے اپنے پاس جو کچھ تھا وہ بھی
دیا اور بہت سی شراب بساک سے منگوا کر دے دی۔ میں نے
اس سلسلے میں پوچھ گچھ کی کہ آخر وہ یکلخت اس قدر بھاری کوٹہ
لے جا رہا ہے آج سے پہلے تو اس نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا
نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے قبیلے کے ساتھ ماجورا دیوتا کے حکم پر نئی
کے لئے منتقل ہو رہا ہے کیونکہ ماجورا دیوتا اس جنگل پر خاص
کرنا چاہتا ہے جس سے پھر یہ جنگل سب سے بڑا اور سب سے ا
ہو جائے گا لیکن اس سے زیادہ اس نے کچھ بتانے سے انکار
خود یہ خبر سن کے بے حد حیران ہوا تھا کیونکہ بظاہر ایسا نا
چنانچہ میں نے اس کی شراب کی بوتل میں خاص دوا ملا دی
اسے نشہ ہو گیا اور پھر جب میں نے اس سے مزید تفصیل

نے نیم بے ہوشی کے عالم میں سب کچھ بتا دیا کہ سردار گیمبو نے
ائب سردار انتھونی کو سب اختیار دے دیئے ہیں اور انتھونی
بے حد ہمدرد ہے اس نے ماجورا دیوتا کی خاص دعا کی اور ماجورا
منوا لیا کہ ماگورا قبیلے کو تمام دنیا کے قبیلوں سے بڑا قبیلہ بنا
ماگورا جنگل کو تمام دنیا کے جنگلوں میں سب سے بڑا جنگل
یہاں اس قدر شکار پیدا کر دے کہ کبھی ختم نہ ہو اور یہاں
ں کو اس قدر زرخیز کر دے کہ وہ ہمیشہ پھلوں سے بھرے
یہاں کے پانی کو اس قدر میٹھا کر دے کہ ماگورا جنگل کا پانی
کے پانی جیسا ہو جائے۔ ماجورا دیوتا نے اس کی بات مان لی
ہی اسے حکم دیا کہ چونکہ ایسا کرنے کے لئے پورے ماگورا
نل کرنا ہو گا اس لئے ماگورا قبیلے کو جنگل خالی کرنا ہو گا
رف دس ماگورا یہاں رہ سکتے ہیں پھر نائب سردار انتھونی
ے قبیلوں کو کہا کہ وہ ہمارے قبیلے کے لئے اپنے ہاں فوری
نپڑیاں تیار کرائیں اور ہمیں وہاں آزادی سے رہنے اور شکار
جازت دیں۔ چنانچہ اس کے حکم پر تمام قبیلوں نے اجازت
۔ اس کے علاوہ تمام قبیلوں کے دس دس قبائلی بھی یہاں
تاکہ ہمارے وہاں رہنے کے بدلے وہ یہاں شکار کر سکیں
علاوہ اس نے بتایا کہ نائب سردار اور اس کے آدمی زمین
۔ باہر آ گئے ہیں اور اب وہ پورے جنگل میں خاص خاص
چڑھ کر وہاں ماجورا دیوتا کے عمل کے لئے کالے رنگ کے

چھوٹے چھوٹے ڈبے باندھ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ دیوتا کے
شازلی پٹی میں جا کر بھی درختوں میں ایسے ڈبے باندھ رہے
گاؤش نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہے
لیبارٹری کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے اور ہم کیا کرنے لے
یقیناً ان لوگوں نے وہاں پہلے سے خصوصی ساخت کے ڈکٹا فون
رکھے ہوں گے اور اب یہ سارے انتظامات ہمارا شکار کھیلنے
کئے گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لگتا تو ایسا ہی ہے پرنس لیکن اب آپ کیا کریں ۔
خیال ہے کہ ابھی آپ وہاں نہ جائیں ورنہ آپ کی امداد
کوئی نہ ہوگا"...... گاؤش نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا
"گاؤش کسی بھی انسان کی اصل امداد کائنات کا مالک
ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے اس لئے وہاں بھی ہماری ا
کے لئے وہ موجود ہوگا اور چونکہ ہم انسانیت کو ان خونخوار ا
بچانے کے لئے کام کر رہے ہیں اس لئے یقیناً وہ ان کے مق
ہماری امداد کرے گا اس لئے تم اس بات کی فکر مت کرو ا
شکریہ کہ تم سے اس ملاقات میں مجھے بے حد قیمتی ا
معلومات ملی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میری بات تو چھوڑیں آپ چونکہ بساک جاتے
خصوصی طور پر ہدایات دے کر گئے تھے اس لئے میں نے ا

موصی دلچسپی لی اور مجھے معلومات مل گئیں ورنہ تو میں اسے
میں ہی لیتا لیکن آپ کو واقعی وہاں جنگل میں کوئی امداد نہیں
خدا بھی انسان کے ذریعے ہی امداد بھیجتا ہے"...... گاؤش
عمران مسکرا دیا۔
فکر مت کرو اب دیکھو تمہارے ذریعے یہ معلومات ہمیں ملنا
کی طرف سے ہی امداد ہے اس طرح وہاں بھی مل جائے
یمان ہے کہ خدا جب امداد کرتا ہے تو انسان کے ذہن
ل دیتا ہے دل میں خیال ڈال دیتا ہے بہت سے ذریعے
مداد کرنے کے البتہ اب ایک اور کام تمہیں کرنا ہوگا"۔

...... گاؤش نے کہا۔
اب اس انتھونی کے کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے

۔ آپ نے جس کی نشاندہی کی تھی اسی سے پتہ چلا تھا
ب چلے گئے۔ اچانک غائب ہو گئے حالانکہ میں نے انہیں
کیا تھا"...... گاؤش نے جواب دیا۔
یا تم بساک سے کوئی ہیلی کاپٹر منگوا سکتے ہو۔ رقم کی فکر
تم جس قدر چاہو مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔
، تو جائے گا لیکن کیا آپ ہیلی کاپٹر پر وہاں جانا چاہتے
انے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اب پیدل جانے کی ضرورت نہیں ہے اب میں
ہوں کہ اس انتھونی نے وہاں کس قسم کے انتظامات کر رکھے
گے اب ہیلی کاپٹر پر وہ میزائل فائر نہیں کر سکتا اس لئے اب
وہاں جانا بے کار ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ کمرے میں چلیں میں بات کر کے آپ
دیتا ہوں مجھے یہاں ٹاکس میں ایک آدمی سے خود جا کر ملنا پڑے
ہی ہیلی کاپٹر آسکے گا۔ حکومت کا ہیلی کاپٹر کیونکہ اس کے علاوہ
کوئی ہیلی کاپٹر یہاں نہیں ہے"...... گاوش نے کہا تو عمران نے
دیا اور اٹھ کر اس کے آفس سے باہر آگیا تھوڑی دیر بعد وہ اپنے
میں پہنچا تو وہاں اس کے سارے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب آپ کے چہرے پر پریشانی ہے
نے عمران کے کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔

"اچھا کمال ہے۔ تم تو قیافہ شناس بن گئے ہو"......
مسکراتے ہوئے کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"واقعی عمران صاحب آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ
الجھے ہوئے ہیں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"
اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گاوش سے
معلومات دوہرا دیں۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ پورے جنگل میں ہمارا
لئے انتظامات کر لئے گئے ہیں پھر"۔ صدیقی نے حیران ہو ا

اب اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس جنگل میں موجود تمام
کو چن چن کر ہلاک کر دیا جائے اس کے بعد انتھونی کو اس
سے باہر نکالا جائے"...... عمران نے کہا۔
لیکن یہ کیسے ہو گا۔ اتنے بڑے جنگل میں چند افراد کو کیسے
یا جا سکتا ہے جب کہ وہ چھپے ہوئے ہوں"...... صدیقی نے

ں نے اس کا انتظام پہلے کر لیا تھا تاکہ شازلی پٹی کو چیک کیا
یہ خصوصی ساخت کا آلہ ہے جسے تم وسیع رینج کا ملٹی ڈیٹکٹر
سکتے ہو۔ لازماً ان لوگوں کے پاس اسلحہ ہو گا یا اگر یہ قبائلی
نیزے ہوں گے۔ اب چاہے یہ کتنے بھی چھپے ہوئے ہوں
سے نکلنے والی ریزان کی نشاندہی کر دیں گی۔ میں نے ہیلی
ہے ہم اس ہیلی کاپٹر پر پورے جنگل کا چکر لگائیں گے اور
یہ لوگ موجود ہوں گے وہاں فائر کر دیں گے اس کے
لہ جنگل میں موجود ڈکٹا فون اور ایسی سائنسی مشینری کو
پ کر لیتا ہے۔ اس کے لئے اس میں علیحدہ نشانات موجود
ہیں اس طرح پورے جنگل میں جہاں بھی مشینری موجود ہو
ٹریس کر کے ختم کیا جا سکتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جنگل
دشمنوں سے مکمل طور پر پاک ہو جائے گا درندوں کو
کر کے بھگایا جا سکتا ہے۔ جوزف اور جوانا یہ کام آسانی سے کر
کے بعد اڈے میں موجود انتھونی اور اس کے آدمی بے

بس ہو کر رہ جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے اڈے اور لیبار
کھلوانا اور انہیں تباہ کرنے کا کام باقی رہ جائے گا وہ ہم اطمینا
کر لیں گے "۔ عمران نے کہا۔

"ویری گڈ واقعی ان حالات میں اس سے زیادہ اچھا منصوبہ
بن سکتا"..... صدیقی نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اندر سے کال کر کے اپنے لئے باہر سے بھی تو مدد منگا
ہیں"۔ چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں واقعی اس بات کا مجھے خیال نہ رہا تھا ٹھیک ہے ا
بھی خیال رکھ لیا جائے گا"..... عمران نے کہا اور سب نے ا
میں سر ہلا دیئے۔

نتھونی اپنے کمرے میں موجود ٹی وی پر ایک فلم دیکھنے میں
تھا وہ ایڈونچر فلمیں دیکھنے کا بے حد شوقین تھا اس لئے اس
یہاں دنیا کی بہترین ایڈونچر فلموں کا کافی ذخیرہ کر رکھا تھا اور جب
بھی اسے موقع ملتا تھا وہ وی سی آر پر اپنی پسند کی فلمیں لگا کر
نان سے انہیں دیکھتا رہتا تھا اس نے عمران اور اس کے
میوں کے یقینی خاتمے کے مکمل انتظامات کر لئے تھے اس لئے اب
ب صرف ان کی واپسی کا انتظار تھا اس نے ٹاکس سے بھی اپنے
ں واپس بلا لئے تھے کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں عمران ان کی
ے مشکوک ہو گیا تو پھر وہ ان کو پکڑ کر ان سے معلومات
مل کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر اسے ان نئے انتظامات کے
یں معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو پھر اس کا قابو میں آنا مشکل ہو
ئے گا البتہ اس نے سائنسی مشینری کو پورے جنگل میں اس طرح

نصب کرا دیا تھا کہ جیسے ہی یہ لوگ جنگل میں داخل ہوتے کنٹ
روم میں انہیں چیک کر لیا جاتا اس طرح ان کی آمد کی اطلاع مل
اور پھر وہ ان کے شکار کیے جانے کا منظر اطمینان سے دیکھ سکتا
اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ لوگ ان انتظامات کی وجہ سے
موت کا شکار ہو جائیں گے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ
جنگل میں داخل ہونے کے بعد زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکیں گے اس
وہ اطمینان سے بیٹھا فلم دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا
نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس انتھونی بول رہا ہوں" ...... انتھونی نے کہا۔

"رانسن بول رہا ہوں باس کنٹرولنگ سیکشن سے۔ ایک ہیلی کاپٹر جنگل کے اوپر پرواز کر رہا ہے یہ ہیلی کاپٹر ناکس کی سے داخل ہوا ہے" ...... دوسری طرف سے رانسن نے کہا۔

"حکومتی ہیلی کاپٹر۔ وہ ادھر کہاں آ گیا بہرحال کوئی سروے پھر رہے ہوں گے خود ہی گھوم پھر کر چلے جائیں گے وہ نیچے اتریں گے کیونکہ حکومت کو معلوم ہے کہ ان علاقوں میں قبائلی موجود ہیں" ...... انتھونی نے کہا۔

"یس باس میرا بھی یہی خیال ہے لیکن میں نے سوچا کہ اطلاع کر دوں" ...... دوسری طرف سے رانسن نے کہا۔

"او کے" ...... انتھونی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک بار

ـنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اب یہ رانسن ہیلی کاپٹر کے جانے کی اطلاع دے رہا ہو گا نس بھلا یہ بھی اطلاع ہے۔ خواہ مخواہ ڈسٹرب کر رہا ہے یہ"۔ نی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... انتھونی نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"باس باس جلدی آئیں ہیلی کاپٹر یہاں جنگل میں ریز فائر کر رہا چیکنگ مشینری بھی اڑائی جا رہی ہے اور ہمارے آدمی بھی جلدی ...... رانسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو انتھونی نے بجلی کی سے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر دوڑتا ہوا دروازے کی طرف اسے ٹی وی بند کرنے کا بھی خیال نہ رہا تھا۔ رانسن کی بات اس کے ذہن میں گولے سے ناچ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ روم میں داخل ہوا اور پھر سیدھا شیشے والے کمرے کی طرف یا۔

وہ وہ باس یہ تو سب کچھ تباہ کر دیں گے یہ کیا ہو رہا ہے"۔ نے چیختے ہوئے کہا۔

کیا ہو رہا ہے کون کر رہا" ...... انتھونی نے بھی اندر داخل ہوئے چیخ کر کہا۔

یہ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں باس ان کے پاس مخصوص ہیں یہ جنگل کے اوپر سے چیکنگ کر کے فائرنگ کر رہے ...... رانسن نے کہا تو انتھونی کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کی

نظریں سکرین پر جم گئیں۔ سکرین درمیان سے دو حصوں میں
نظر آ رہی تھی جن میں سے ایک میں گانی حکومت کا ہیلی کاپٹر
دکھائی دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر جنگل سے کافی بلندی پر تھا جب
دوسرے حصے میں جنگل کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا اور جیسے جیسے
کاپٹر گھوم رہا تھا ویسے ویسے دونوں منظر بھی تبدیل ہوتے چلے
تھے۔ ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے ایک آدمی باہر کو جھکا ہوا تھا اس
ہاتھوں میں ایک عجیب ساخت کی گن تھی جس پر شاید دوربین
ہوئی تھی۔ وہ اچانک فائر کرتا اور نیچے جنگل میں یا تو کوئی در
ایک دھماکے سے اڑ کر نیچے گرتا اور اس کے پرزے بکھر جاتے
جھاڑیوں میں سے کوئی انسان اچھلتا اور اس کی چیخ سنائی دیتی۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ یہ لوگ تو سب کچھ تباہ کر دیں گے۔ ا
کاپٹر کو اڑا دو"...... انتھونی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہاں سے کچھ نہیں ہو سکتا البتہ آپ تھرٹی ون کو کہیں
میزائل گن لے کر کسی اونچے درخت پر چڑھ جائے اور ہیلی کاپٹر
نشانہ بنائے"...... رانسن نے کہا۔

"اوہ اوہ کراؤ اس سے بات"...... انتھونی نے چیختے ہوئے
رانسن نے جلدی سے سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر سیٹ اٹھایا اور
بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو رانسن کالنگ اوور"...... رانسن نے چیختے ہوئے

"یس تھرٹی ون کالنگ اوور"...... تھوڑی دیر بعد تھرٹی ون

تو انتھونی نے تیزی سے رانسن کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر جھپٹ

ہیلو تھرٹی ون ٹموتھی میں انتھونی بول رہا ہوں۔ سنو۔ ایشیائی
یلی کاپٹر کی مدد سے یہاں تباہی پھیلا رہے ہیں ان کے پاس
آلات ہیں جن کی مدد سے وہ جنگل کے اوپر سے مشینری کو
کر لیتے ہیں اور انسانوں کو بھی اور دور سے ہی مشینری کو
دیتے ہیں اور انسانوں کو بھی ہلاک کر دیتے ہیں اوور"۔
نے چیختے ہوئے کہا۔

باس یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ یہ سب کیا
اوور"...... ٹموتھی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

تمہارے پاس خصوصی میزائل گن ہے کسی سب سے
رخت پر چڑھ جاؤ اور اس ہیلی کاپٹر کو نشانہ بناؤ جلدی کرو
...... انتھونی نے کہا۔

باس اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور انتھونی نے
ڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

انسن ٹموتھی کے پاس تھری ون ون موجود ہے اس لئے وہ
پر آ جائے گا اس ٹارگٹ کرو"...... انتھونی نے رانسن سے
ہو کر کہا اور رانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے
پر مختلف بٹن پریس کرنے لگا اور مختلف نابوں کو دائیں بائیں
سکرین پر اب تیزی سے منظر بدلتے جا رہے تھے اور پھر

اچانک ایک درخت پر چڑھتا ہوا ایک قبائلی نظر آیا تو رانسن
ہٹالئے اور ایک بٹن پریس کر دیا۔ اب منظر اس قبائلی کے
چڑھنے کے ساتھ ساتھ بدلتا جا رہا تھا۔ یہ قبائلی واقعی کسی بندر
سے بھی زیادہ تیزی سے اوپر چڑھ رہا تھا جب کہ سکرین کے
حصے میں ہیلی کاپٹر اس سے کافی دور تھا۔ پھر یہ قبائلی اس
درخت کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ اس نے اپنے آپ کو مضبوط شاخ
ایڈجسٹ کیا اور کاندھے پر لٹکی ہوئی میزائل گن کو اتار کر
اسے کاندھے کے ساتھ لگا کر ایڈجسٹ کیا اسی لمحہ دور جاتا
کاپٹر گھوم کر اس طرف آنے لگا جدھر یہ قبائلی جو یقیناً ٹمو
میزائل گن پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ انتھونی اور رانسن دونوں کی
سکرین پر چپک سی گئی تھیں ہیلی کاپٹر کا رخ اب ٹموتھی کی طر
تھا اور ٹموتھی گن کاندھے سے لگائے ساکت بیٹھا ہوا تھا۔

"فائر کرو احمق اب وہ گن کی رینج میں ہے".....
یکلخت چیختے ہوئے کہا اور عین اسی لمحے ٹموتھی کو جھٹکا سا لگا ا
شعلہ سا نکلا اور یہ شعلہ بجلی کی سی تیز رفتاری سے تیرتا ہوا
کاپٹر کی طرف بڑھا اسی لمحے ہیلی کاپٹر جھٹکا کھا کر نیچے ہوا شا
اسے بچانا چاہتا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے واقعی بے پنا
سے کام لیا تھا لیکن اس کے باوجود ہیلی کاپٹر نہ بچ سکا اور
کاپٹر کے پنکھے سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر
نکلنے والی گولی کی طرح نیچے گرا اور درختوں میں غائب ہو

۔ ویری گڈ"..... انتھونی نے مسرت سے بھرپور نعرہ مارا
نے تیزی سے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے لیکن وہ باوجود
اس جگہ کو سکرین پر نہ لا سکا جہاں ہیلی کاپٹر نیچے گرا تھا۔
دیر بعد وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا اور پھر گھاس پر
بکھرے ہوئے پرزے سکرین پر نظر آنے لگ گئے جو
لپیٹ میں تھے۔ یوں دکھائی دے رہا تھا جیسے سارے
دور تک چراغاں ہو رہا ہو۔ کئی درخت بھی گرے
خاصی تباہی نظر آ رہی تھی۔

گڈ یہ ہوئی بات ویری گڈ"..... انتھونی نے انتہائی
ے لہجے میں کہا کیونکہ یہ بات اب یقینی ہو چکی تھی کہ
کے ساتھی ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں لیکن
سکرین یکلخت تیز سرخ نظر آنے لگی اور پھر یکلخت سپاٹ ہو

"..... انتھونی نے کہا۔
کٹا فون آگ کی لپیٹ میں آ کر ختم ہو گیا ہے باس"۔
ا اور انتھونی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
، یہ خطرناک ترین لوگ تو ختم ہوئے اب ٹموتھی ان کی
کرے گا"..... انتھونی نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس

ہیلو انتھونی کالنگ اوور"..... اس نے بار بار کال دیتے

ہوئے کہا۔

"یس تھرٹی ون اٹنڈنگ یو اوور"...... کافی دیر بعد ٹموتھی
سنائی دی۔

"گڈ شو ٹموتھی تم نے زبردست کارنامہ سرانجام ہے۔
ہٹ ہو گیا اور اس میں موجود افراد بھی ہٹ ہو گئے ہیں
د ہیلی کاپٹر گرا ہے۔ وہاں کا ٹیلی ڈکٹا فون آگ میں جل گیا ہے
ایا اب ہم اسے سکرین پر نہیں دیکھ سکتے۔ تم فوراً وہاں بہا
لوگوں کی لاشیں اور ان کے ٹکڑوں کو اکٹھے کرو اور پھر مجھے ٹرا
کال کر کے بتاؤ۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹموتھی کی
دی۔

"میں تمہاری طرف سے کال کا شدت سے منتظر رہوں
اینڈ آل"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
آف کر دیا لیکن اس کے چہرے پر اس عظیم کامیابی کی
مسرت طوفان کی طرح دوڑتی نظر آ رہی تھی۔

لینڈ ہوٹل کے عقب میں گھنے جنگل کے اندر قدرے کھلی
بڑا سا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر پر حکومت گانی کا جھنڈا
وجود تھا۔ ہیلی کاپٹر ٹرانسپورٹ طرز کا تھا اور خاصا بڑا تھا۔
طرز کا ہونے کی وجہ سے اس کی سائیڈوں کے دروازے
جا سکتے تھے اور بوقت ضرورت بند بھی کئے جا سکتے تھے۔
مران کے کہنے پر اس ہیلی کاپٹر کا بندوبست کیا تھا۔ اس
ی رقم ادا کی گئی تھی یہ ہیلی کاپٹر سرکاری ورکشاپ میں
لئے موجود تھا۔ گاوش نے اس ورکشاپ کے چیف انجینئر
ی رقم عمران سے لے کر ادا کی تو چیف مینجر نے ہیلی کاپٹر
فیلڈ میں تبدیلی کر دی۔ اس طرح یہ ہیلی کاپٹر ٹاکس پہنچ
کاری طور پر تین روز تک اس ہیلی کاپٹر نے ٹاکس اور
ونواح پر آزمائشی پرواز کرنا تھی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ

ہیلی کاپٹر حکومت اور اس کے اداروں کے لئے ہر لحاظ سے او ک
ہے۔ سرکاری پائلٹ اسے اس جنگل میں چھوڑ کر واپس چلا گیا
اب طے شدہ معاہدے کے مطابق تین روز بعد اس نے آکر ہیلی
یہیں سے واپس لے جانا تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر کا معائنہ کر
تاکہ اس کے انجن کے بارے میں پوری طرح مطمئن ہ
پائلٹ کو انعام و اکرام دے کر واپس بھجوا دیا گیا تھا اور اب
اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر ماگورا جنگل جانے کے
چکا تھا۔ وہ اس وقت سب ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر کے
موجود تھا۔ عمران کے کہنے پر سب نے خصوصی طور
باندھ لئے تھے کیونکہ عمران کو خدشہ تھا کہ بلیک فیس
اڈے کے گرد ایسے انتظامات کر رکھے ہوں کہ وہ زمین سے
مار کرنے والے میزائل فائر کر سکیں۔ اس وقت چوہان ا
کر ہیلی کاپٹر میں وہ خصوصی آلہ فٹ کرنے میں مصروف
کے ذریعے جنگل کے اندر چھپی ہوئی مشینری اور انسان
صرف چیک ہو سکتے تھے بلکہ کمپیوٹرائز طریقے سے انہیں
جا سکتا تھا۔ جب آلہ نصب ہو گیا اور عمران نے ان کی
چیک کر لیا تو وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ عمران
سیٹ سنبھال لی جب کہ صدیقی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا
بلاسٹنگ کا کام صدیقی نے کرنا تھا اور عمران نے اس سلسلے
ہر لحاظ سے تیار کر دیا تھا۔ صدیقی کے ہاتھ میں ایک خصوص

جس پر باقاعدہ ایک چھوٹی سی سکرین نصب تھی جس پر
مخصوص نشان موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر میں نصب آلے سے
کو اس گن کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا اس طرح آلہ جیسے ہی
میں ٹارگٹ کو ٹریس کرتا وہ ٹارگٹ گن پر لگی ہوئی سکرین
تا اور پھر جیسے ہی وہ ٹارگٹ کے عین درمیان میں آتا صدیقی
تا اس طرح ٹارگٹ سو فیصد یقینی انداز میں ہٹ ہو جاتا
ین پر انسان کی نشاندہی انسان کے خاکے سے اور مشینری
ہی کراس کے نشان سے سامنے آتی تھی۔ عمران نے پائلٹ
ں لئے سنبھالی تھی کہ اگر نیچے سے اسے ہٹ کئے جانے کی
کی جائے تو حتی المقدور اسے ہٹ ہونے سے بچا سکے۔ اس
بھی عمران نے پائلٹ سیٹ کے سامنے ایک چھوٹا سا آلہ لگایا
ب نیچے سے جیسے ہی میزائل ہیلی کاپٹر کی طرف فائر کیا جاتا یہ
ہی اس کی نشاندہی اس کی سمت، سائیڈ اور فاصلہ سب کچھ
تھا۔ عقبی سیٹوں پر چوہان، خاور اور نعمانی موجود تھے اور سب
میں جوزف اور جوانا موجود تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں
گنیں موجود تھیں۔ عمران نے طیارے کی سائیڈوں کے
کھلے رکھنے کے لئے کہا تھا تاکہ ہنگامی حالات میں ان
سے نیچے کودا جا سکے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند
پھر اس کا رخ ماگورا جنگل کی طرف ہو گیا۔
ہیلی کاپٹر ہٹ ہو جائے تو سب نے فوری طور پر سائیڈوں

سے نیچے چھلانگیں لگانی ہیں اور پیراشوٹ درختوں کے قریب جا کھولنے ہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور اگر اس وقت پیراشوٹ نہ کھلے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر موت کے بازو کھل جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ عمران کی بات سو فیصد درست تھی۔ نتیجہ موت کے سوا اور کچھ نکل ہی نہ سکتا تھا۔

"عمران صاحب ہیلی کاپٹر ہٹ ہو جانے کے بعد جب ہم نیچے جائیں گے تو اس کے بعد کیا کرنا ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں ہدایات نہیں دیں"...... خاور نے کہا۔

"وہی کام کرنا ہے جو اس سے پہلے کر رہے تھے۔ اپنی حفاظت ٹارگٹ بلاسٹنگ ہم نے بہرحال اس جنگل میں موجود تمام اور قبائلیوں کا خاتمہ کرنا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ ٹارگٹ جو قبائلی اس وقت ماگورا جنگل میں موجود ہیں وہ سب تربیت لوگ ہیں اس لئے تم نے انہیں تربیت یافتہ سمجھ کر ہی ... ہے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ نے خواہ مخواہ اتنا تکلف کیا ہے باس۔ آپ مجھے اس میں بھیج دیتے میں ان سب کا خاتمہ کر دیتا"...... سب سے ... بیٹھے ہوئے جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں سب سے آخر میں بٹھایا ہے کیونکہ ...

اچھے سپاہیوں کو ہمیشہ ریزرو دستے میں رکھتا ہے"...... عمران جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ عمران نے پہلے تو ... ماگورا جنگل کا ایک راؤنڈ لگایا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کی ... قدرے کم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی سپیڈ بھی ... ستہ کر دی اور صدیقی کو آلہ آن کرنے اور ٹارگٹس بلاسٹ ... اشارہ کر دیا۔ صدیقی نے کھڑکی سے اپنا جسم باہر نکال کر گن ... رے نیچے کی طرف کیا اور اس کے بعد اس نے بلاسٹنگ ... کر دی۔ عمران بڑے ماہرانہ انداز میں ہیلی کاپٹر اڑا رہا تھا تاکہ ... زیادہ نہ ہو اور ہیلی کاپٹر کو جھٹکے بھی نہ لگیں ورنہ اسے ... تھا کہ بلاسٹنگ کا رزلٹ یقینی نہ نکل سکے گا جب کہ ساتھ ... ں کی نظریں سامنے لگے ہوئے آلے پر بھی جمی ہوئی تھیں اب ... دوسرا راؤنڈ مکمل کیا ہی تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا جب اس ... لے میں ایک میزائل کو درختوں سے نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف ... یکھا۔ اس نے ایک زوردار جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو نیچے کیا تاکہ ... ل سے بچ سکے لیکن ہیوی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اس کا پوری ... تھ نہ دے سکا اور میزائل ہیلی کاپٹر کے پنکھے سے ٹکرایا اور ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو ایک خوفناک جھٹکا لگا۔

... ہر"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ... ی تیزی سے باہر کو اچھل گیا۔ جب اس نے اپنا پیراشوٹ ... اسی لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک خوفناک دھماکے سے

درختوں پر گرتے اور آگ کے شعلے کی طرح نیچے جاتے دیکھا۔ اس
تیزی سے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے
اختیار اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس کے سارے
پیراشوٹ کھول چکے تھے۔ سب سے نیچے جوزف اور جوانا تھے۔ شا
اپنے وزن کی وجہ سے وہ پیراشوٹ کھولتے وقت کافی نیچے جا چکے تھ
عمران کو اب اپنے ساتھیوں کی طرف سے کوئی فکر نہیں تھی
اسے معلوم تھا کہ اصل خطرہ ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگاتے وقت
ہو سکتا تھا کیونکہ معمولی سی غفلت بھی جان لیوا ہو سکتی تھی
جبکہ وہ سب کامیابی سے چھلانگیں لگا چکے تھے اب وہ اپنے
آسانی سے سنبھال سکتے تھے۔ عمران آہستہ آہستہ درختوں کے
پہنچا اور پھر اس نے اپنے جسم کو اس انداز میں جھٹکا دیا کہ اس
درختوں کی شاخوں کے درمیان اترتا چلا گیا جب کہ پیراشو
شاخوں میں پھنس گیا۔ عمران کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا
اس کا جسم رک گیا۔ عمران نے تیزی سے ایک ہاتھ بڑھا کر
موٹی سی شاخ پکڑی اور پھر بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی پیراشو
بیلٹ کھول کر اس نے قلابازی کھائی اور دوسری شاخ پر اس
ایڈجسٹ ہو گیا جیسے وہ اوپر سے نیچے آنے کی بجائے نیچے سے او
رہا ہو۔ مشین گن اس کے کاندھے پر موجود تھی۔ چند لمحوں تک
آپ کو سنبھالنے کے بعد اس نے خاصی تیز رفتاری سے نیچ
شروع کر دیا۔ ابھی وہ تنے کے قریب پہنچا تھا کہ اس نے

ئلی کو ہاتھ میں میزائل گن پکڑے دوڑ کر اس طرف جاتے
ہیلی کاپٹر گرا تھا اور اس کے پرزے شعلوں میں تبدیل ہو
اور یہ شعلے دور سے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا
تیزی سے نیچے اتر کر جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے اس
اڑی کی اوٹ سے چوہان کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔
نظریں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں۔
صاحب خاور زخمی ہو گیا ہے۔ ادھر موجود ہے"۔ چوہان
کے قریب آ کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
ا ہوا ہے اسے۔ فریکچر تو نہیں ہوا"..... عمران نے بے
ں پوچھا۔
چوٹ لگی ہے۔ بے ہوش ہے۔ صدیقی بھی وہاں موجود
ہوہان نے جواب دیا۔
ے ساتھ "..... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں جھاڑیوں
ۃ ہوئے تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں بے ہوش
ریقی موجود تھے۔ خاور زمین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس
عقبی حصے سے خون رس رہا تھا۔
ف باقی ساتھیوں کا پتہ کرو۔ میں اسے ہوش میں لے آتا
عمران نے کہا اور صدیقی اور چوہان دونوں تیزی سے
ں اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ عمران نے اپنی پشت پر
میں سے پانی کی بوتل نکالی اس کا ڈھکن کھولا اور پہلے پانی

سے اس نے خاور کا زخم دھویا اور پھر سائیڈ جیب سے ایک
باکس نکال کر اس نے اس باکس میں سے ایک ٹیوب نکالی
موجود پیسٹ کو اس نے زخم پر لگایا اور پھر اس باکس میں
سیاہ رنگ کی پٹی نکال کر اس نے زخم پر اسے مخصوص ا
باندھ دیا۔ یہ فرسٹ ایڈ باکس عمران نے سب ساتھیوں
ہوئے تھے تاکہ ہنگامی طور پر ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔
انتہائی ایمرجنسی میں کام آنے والی تمام ضروری دوائیں مو
حتیٰ کہ اس میں سانپ کے کاٹنے کا مخصوص انجکشن بھی موجو
ایسا باکس خاور کے پاس بھی موجود تھا لیکن عمران نے اپنے
استعمال کیا تھا۔ ابھی عمران خاور کو انجکشن لگا ہی رہا تھا کہ
دور سے مشین گن کی تیز فائرنگ کی آوازیں سنیں اور اس
اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس فائرنگ کا مطلب تھا کہ اب
شروع ہو گیا ہے۔ عمران نے انجکشن لگا کر خالی سرنج ایک
پھینک دی۔ چند لمحوں بعد خاور نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھو
عمران نے بوتل میں موجود باقی پانی اس کے حلق میں انڈیل
پانی پینے سے خاور جلد ہی پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا اور اس
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دی تھیں۔

" اب کیسا محسوس کر رہے ہو خاور "...... عمران نے
مطمئن لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب۔ آپ "...... خاور نے اٹھنے کی

کہا تو عمران نے اسے اٹھنے میں سہارا دیا۔
درخت کے تنے سے اچانک ٹکرا گیا تھا پھر مجھے ہوش نہ
خاور نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
ے سر کے عقبی حصے میں خاصا گہرا زخم تھا میں نے بینڈیج
۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں اس زخم سے تمہاری یادداشت پر
ئے لیکن اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ تم یہیں رکو حرکت نہ
دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر حالات کو کنٹرول کرتا
عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر
کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا تھا
واپس آتا دکھائی دیا۔ اس کے کاندھے پر ایک قبائلی لدا ہوا

کون ہے "...... عمران نے پوچھا۔
وہ قبائلی ہے جس نے ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کیا تھا۔ یہ
پر کسی انتھونی سے بات کر رہا تھا کہ میں نے بات چیت سن
بات چیت ختم ہوئی تو میں نے اس پر حملہ کر کے اسے بے
ر دیا اور اب اس لئے آپ کے پاس لے کر آ رہا ہوں کہ میرا
ہے کہ یہ مین آدمی ہے "...... صدیقی نے کہا اور عمران نے
میں سر ہلا دیا۔
ٹرانسمیٹر کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا تو صدیقی نے
سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر

نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ فائرنگ کس کی طرف سے ہوئی ہے"......
ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے جوزف اور جوانا کی طرف سے ہوئی ہے
نے جواب دیا۔

"اوکے تم جاؤ اور کارروائی کرو۔ سب ساتھیوں کو ایک
کرو اور پھر خود انہیں لیڈ کرو میں اس سے بات چیت کرتا
عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا مڑا اور جھاڑیوں میں
عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر جیب
اور پھر اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے اس نے ایک چھوٹا
ساخت کا گائیگر نکالا پھر اسے آن کر کے اس نے ادھر ادھر
بڑے علاقے میں راؤنڈ لیا تاکہ اگر اس ایریئے میں کہیں
ڈکٹا فون موجود ہو تو اسے معلوم ہو سکے وہ اس آدمی سے
کرنے سے پہلے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا چاہتا تھا
انتھونی کا نام اور اس آدمی کا ٹرانسمیٹر پر اس سے بات چیت
مطلب تھا کہ یہ واقعی انتہائی اہم آدمی ہے جب اس کی تسلی ہو
اس وسیع رینج میں کوئی ڈکٹا فون نہیں ہے تو اس نے گائیگر
میں ڈالا اور واپس اس آدمی کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اس
اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہا

مائیڈ میں موجود ایک بیل کا کافی بڑا ٹکڑا توڑ کر اس نے اس کی
سے اس آدمی کو الٹا کر کے اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب
باندھ دیئے اور پھر اسے اٹھا کر ایک درخت کے تنے کے ساتھ
رح بٹھا دیا جیسے آدمی تھک کر کسی درخت کے تنے سے پشت
بیٹھ جاتا ہے۔ اس نے اس کے جسم کو اس وقت تک پکڑے
جب تک وہ خود ہی سنبھل نہ گیا۔

یہ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... اس قبائلی کے منہ سے اچانک نکلا
ان بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس قبائلی نے قبائلی زبان کی
اپنی زبان میں بات کی تھی۔

تم جنگل میں ہو"...... عمران نے بھی اس کی زبان میں جواب
وئے کہا تو اس قبائلی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور
کی آنکھوں میں پوری طرح شعور کی چمک ابھر آئی۔

تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... اس بار قبائلی نے
زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا

تم نے آرچر میزائل گن سے ہیلی کاپٹر بلاسٹ کیا تھا اور تم نے
نسمیٹر پر انتھونی کو رپورٹ بھی دی ہے۔ کیا رپورٹ دی
...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

مم۔ مم۔ میں تو ماگورا ہوں۔ میں تو"...... اس آدمی نے اب
ی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے اگر تم خود ہی چاہتے ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے تو مجھے
اعتراض ہے۔ میں تو چاہتا تھا کہ تم خود سب کچھ بتا دو۔ میں تمہار
جان بخش دوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں تو ماگورا ہوں۔ ماگورا"...... اس آدمی نے دوبارہ پاگلوں
جیسی اداکاری کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے مڑ کر جھاڑی سے لپٹی ہوئی بیل کا ایک بڑا سا ٹکڑا مخصوص
انداز میں جھٹکا دے کر توڑا اور پھر اس نے بندھے ہوئے اس آدمی
بازو پکڑ کر اسے جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
کی گردن کو درخت کے تنے کے ساتھ اس بیل کی مدد سے باند
اس آدمی نے جھٹکا دے کر اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی
بیل خاصی مضبوط تھی اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔
عمران کو اطمینان ہو گیا تو وہ مڑا اور اس بار اس نے بیل کا کا
ٹکڑا توڑا اور پھر اس بیل کی مدد سے اس نے اس کے باقی جسم
درخت سے باندھ دیا۔ اب یہ قبائلی درخت سے بندھا ہوا کھڑا
اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران نے
ادھر سے تھوڑی سی خشک جھاڑیاں اور گھاس اکٹھی کر کے اس
پیروں اور پنڈلیوں کے گرد انہیں پھیلا دیا اور پھر اپنی پشت
ہوئے تھیلے میں سے اس نے لائٹر نکال لیا۔
"اب زندہ جلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ آگ نیچے سے اوپر جا
اور آہستہ آہستہ جائے گی۔ پہلے تمہارے پیروں اور پنڈلیوں کی

پھر ٹانگوں کی، پھر پیٹ کی، پھر سینے کی اور پھر تم ہلاک ہو
نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
نے لائٹر جلا کر خشک جھاڑیوں اور گھاس کو آگ لگا دی۔
چٹخ کی آواز کے ساتھ ہی جھاڑیاں اور گھاس جلنے لگی اور
لمحے جنگل کا وہ علاقہ اس قبائلی کے حلق سے نکلنے والی
چیخوں سے گونج اٹھا۔
ہٹاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں سب کچھ بتاتا ہوں"۔ اچانک
پنی اصل زبان میں اور ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔
تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا تو عمران نے پیر
آگ ہٹا دی لیکن اس کی پتلون پنڈلیوں تک جل گئی تھی
پر جلنے کے نشانات موجود تھے لیکن آگ ہٹ جانے کی
ئلی کی چیخیں مدھم پڑ گئی تھیں۔
ے جنگل میں تمہارے آدمی ختم کر دیئے گئے ہیں اس لئے
چیخیں کوئی نہیں سنے گا اور ابھی تو صرف زخم پڑے ہیں جب
گی تب تمہیں اصل عذاب کا احساس ہو گا"...... عمران
لہجے میں کہا۔
مم۔ مجھے پانی دو۔ پانی۔ میری پنڈلیاں اب بھی جل رہی
میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ"...... اس نے رو دینے
از میں کہا تو عمران نے بیگ سے پانی کی ایک بوتل نکالی
ھکن کھول کر اس نے بوتل کا آدھا پانی اس کی پنڈلیوں پر

ڈال دیا اور پھر بوتل اس نے قبائلی کے منہ سے لگا دی۔ غٹاغٹ پانی پی گیا۔ زخموں پر پانی پڑنے اور پانی پینے کے بعد بگڑی ہوئی حالت کافی سنبھل گئی تھی۔

"ان زخموں سے تم دو چار روز تک چلنے کے قابل نہیں اور زمین پر گھسٹ کر چلو گے لیکن اگر اس سے زیادہ آگ لگی ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جاؤ گے اور اس جنگل میں ناکارہ لوگوں کا حشر ہوتا ہے وہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے اس آخری غنیمت سمجھو اور مجھے سب کچھ بتا دو۔ انتھونی تمہاری یہاں نہیں کر سکے گا جبکہ میں تمہیں صحیح سلامت ٹاکس پہنچا دوں تمہارا علاج بھی ہو جائے گا اور تمہیں رقم بھی مل جائے گی اپنی باقی زندگی کہیں چھپ کر گزار سکو۔ بولو۔ آخری موقع ہوں ورنہ پھر"...... عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"یہ واقعی خوفناک عذاب ہے۔ بہرحال اب مجھے سمجھ آ گئی میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میرا نام ٹموتھی ہے۔ تھرٹی دن ہے اور میں انتھونی کے انڈر یہاں جنگل میں ہوں"...... اس بار ٹموتھی نے اپنی اصل زبان میں بات ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اب تمہاری بچ جائے گی اور تمہیں اچھی زندگی گزارنے کا بھی موقع مل

ال تمہارے ساتھ کتنے تربیت یافتہ آدمی ہیں"...... عمران نے چھا۔

مختلف قبیلوں کے ملا کر ڈیڑھ سو ہیں"...... ٹموتھی نے جواب ر پھر عمران اس سے سوال کرتا رہا اور وہ جواب دیتا رہا۔ حتیٰ کہ نے یہاں کئے گئے تمام سائنسی انتظامات کی تفصیل بھی بتا دی۔ اب بتاؤ کہ لیبارٹری میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے"۔ عمران ہا تو ٹموتھی بے اختیار چونک پڑا۔

لیبارٹری۔ کون سی لیبارٹری"...... ٹموتھی نے حیرت بھرے یں کہا اور اس کا انداز دیکھ کر عمران خود حیران ہو گیا کیونکہ اس از بتا رہا تھا کہ اس کی حیرت درست ہے۔ وہ واقعی لیبارٹری کے ے میں کچھ نہیں جانتا۔

"وہی لیبارٹری جو بلیک فیس کے اڈے کے نیچے ہے اور جس کا ی فصلہ شازلی پٹی میں بکھیرا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ نیچے کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور جسے تم سائنسی فصلہ رہے ہو وہ سائنسی فصلہ نہیں ہے بلکہ ڈارک ڈیتھ میٹریل ہے شازلی پٹی میں اس لئے بکھیرا جاتا ہے تاکہ ماگورا قبائلیوں کو ول کیا جا سکے۔ جب ماگورا سردار گیمبو جو کہ لارڈ پیرن ہے کے ی تعمیل میں سستی دکھاتے ہیں تو ڈارک ڈیتھ میٹریل کی مقدار ادی جاتی ہے جس سے ماگورا قبیلہ کا پانی زہر آلود ہو جاتا ہے اور شمار ماگورا مرنا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے وہ فوراً ہی سردار

گیمبو کے سامنے سجدے میں گر پڑتے ہیں اور پھر ہم اس پانی میں
دوسرا کیمیکل ملا دیتے ہیں جس سے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور بال
درست ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جسے موت کی سزا دی جاتی ہے اسے
اس میٹریل میں دھکیل دیا جاتا ہے اور اس کی موت انتہائی خوفناک
ہوتی ہے"...... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے
کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال
شروع ہو گئی جو صدیقی نے اسے دیا تھا اور جو اس ٹموتھی کا
عمران نے ٹرانسمیٹر نکالا۔

"انتھونی کی کال ہے۔ تم نے اسے بتانا ہے کہ تم نے اب
ہم میں سے چار کو ہلاک کر دیا ہے اور باقی تین کی تلاش جاری
اور تمہارے بھی دس آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ سمجھے"...... عمران
کہا اور ٹموتھی کے اثبات میں سر ہلانے پر عمران نے اس کا بٹن
اور اسے ٹموتھی کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ انتھونی کالنگ۔ اوور"...... بٹن دبتے ہی ایک
سنائی دی۔

"یس۔ باس تھرٹی ون ٹموتھی اٹنڈنگ یو۔ اوور"......
نے کہا تو عمران نے بٹن پریس کر دیا۔

"تم نے کال کیوں نہیں کی۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے
ساتھ کال کرتے رہنا۔ اوور"...... انتھونی کی غصے میں بھری
آواز سنائی دی۔

باس ہم ان لوگوں کا شکار کرنے میں مصروف تھے۔ یہ سات
تھے اور ساتوں کے ساتوں پیراشوٹ کی مدد سے نیچے صحیح سلامت
میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن یہ علیحدہ علیحدہ جگہ اترے تھے۔ یہ
طرح اچانک حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اوور"...... ٹموتھی نے

چار ایشیائی مرے ہیں یا وہ نیگرو۔ اوور"...... دوسری طرف
دنی نے کہا تو عمران نے ایک ہاتھ ٹموتھی کے منہ پر رکھا اور
ہاتھ سے بٹن پریس کر دیا۔

ایشیائی باس اور ایک نیگرو۔ اوور"...... عمران کے منہ
می کی آواز نکلی تو ٹموتھی کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے
ابھر آئے۔

ی وہ عمران ہلاک نہیں ہوا ہوگا۔ اسے ہر صورت میں ہلاک
یئے۔ تم ایسا کرو باقی تین تلاش کرو۔ ہر صورت میں اوور"۔
نے کہا۔

باس۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

اس وقت کس زون میں موجود ہو۔ اوور"...... دوسری
ے کہا گیا تو عمران نے ٹموتھی کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور
اس کے قریب کر دیا۔

س زون میں باس۔ اوور"...... اس بار ٹموتھی نے جواب

" اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ تیزی اور احتیاط سے کام کرو۔ اوور
آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
گیا عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال دیا۔
" تم نے میری آواز اور لہجے کی ہو بہو نقل کیسے کر لی "۔
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" یہ میرے لئے معمولی بات ہے۔ بہرحال اب اصل بات
طرف آتے ہیں۔ اڈے کے نیچے لیبارٹری ہے اور میں نے
لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے کیونکہ اس میں دنیا کا سب سے خطر
ترین ہتھیار کا سمک میزائل تیار ہو رہا ہے۔ ایسا میزائل کہ
میزائل ایک پورے براعظم کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ اس سے
تم اس کی تباہی کا اندازہ کر سکتے ہو۔ کروڑوں نہیں بلکہ ار
کھربوں بے گناہ افراد اس میزائل سے موت کی آغوش میں جا
ہیں "...... عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا اور ٹموتھی کو بے ا
جھرجھری سی آگئی۔
" اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن مجھے واقعی نہیں معلوم کیونکہ
کبھی اڈے کے اندر ہی نہیں گیا۔ میری ڈیوٹی شروع سے ہی باہ
ہے "...... ٹموتھی نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا
" ٹھیک ہے۔ لیکن طویل عرصے سے یہاں رہنے کی وجہ
بہرحال اڈے کا راستہ تو جانتے ہو گے "...... عمران نے کہا
لمحے اسے دور سے صدیقی واپس آتا دکھائی دیا۔

ں لیکن اب انتھونی نے وہ راستہ سیلڈ کر دیا ہے۔ اب وہ کسی
نہیں کھل سکتا چاہے تم اس پر ایٹم بم کیوں نہ مار دو "۔
نے جواب دیا۔
نتھونی باہر آنا چاہے تب بھی "...... عمران نے مسکراتے

وقت تک باہر نہیں آئے گا جب تک تم سب ہلاک نہ
اور وہ تمہاری لاشیں سکرین پر چیک نہ کر لے گا "۔ ٹموتھی
یا اسی لمحے صدیقی قریب آگیا۔
زیشن ہے "...... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر

تک تو تقریباً سو سوا سو آدمی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ جوزف
واقعی شکار کھیل رہے ہیں۔ جب کہ باقی ساتھی مشینری
میں مصروف ہیں۔ خاور کی کیا پوزیشن ہے "...... صدیقی

سے تو میں بھول ہی گیا تھا البتہ وہ ہوش میں آگیا تھا اور
ں کی بینڈیج بھی کر دی تھی اور وہ وہیں ہو گا۔ جا کر تم
ہیں اس دوران ٹموتھی سے کچھ مزید مذاکرات کر لوں "۔
کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس طرف بڑھ گیا جہاں
چھوڑ گیا تھا۔
ٹموتھی اگر انتھونی کو یہ یقین دلا دیا جائے کہ ہم ساتوں

افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں تب تو وہ باہر آئے گا"
نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ٹھوتھی نے
"کیسے ممکن نہیں ہے۔ ہمارے پاس میک اپ باکس
تمہارے ہلاک ہونے والے سو ڈیڑھ سو افراد میں بہرحال
ایسے مل جائیں گے جن کے قدوقامت ہمارے جیسے ہوں گے
کے چہرے بدل دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ پھر بھی باہر نہیں آئے گا"...... ٹھوتھی نے کہا تو
چونک پڑا۔
"کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ بالکل تمہاری
تم سے بھی زیادہ۔ اس نے صرف لاشیں ہی چیک نہیں
میرے ساتھیوں کو بھی چیک کرنا ہے اور تم میرے
کہاں سے لاؤ گے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم لوگ
افراد مار ڈالو اور باقی صرف سات آٹھ ہی بچ جائیں"......
کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لی۔
"مجھ سے تو تم زیادہ عقلمند ہو ٹھوتھی۔ یہ بات تو
میں بھی نہ آئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
بے اختیار مسکرا دیا۔
"انتھونی ایسا ہی آدمی ہے اور یہ تو میری سوچ کی بات

بھی زیادہ گہرائی میں سوچ لیتا ہے"...... ٹھوتھی نے کہا۔
انتھونی لارڈ پیرن سے بڑا عہدیدار ہے"...... عمران نے

ارڈ پیرن بلیک فیس کا چیف ہے جب کہ انتھونی نمبر ٹو ہے۔
صرف ہیڈ کوارٹر کا چیف سیکورٹی آفیسر تھا لیکن اب اسے
نمبر ٹو بنا دیا گیا ہے"...... ٹھوتھی نے جواب دیا۔
رڈ بھی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے یا چلا گیا ہے"...... عمران

ہ بھی ہیڈ کوارٹر میں ہے لیکن وہ لاتعلق آدمی ہے۔ سارا کنٹرول
کے پاس ہے"...... ٹھوتھی نے جواب دیا۔
ر لارڈ پیرن کو تم نے براہ راست رپورٹ دینی ہو تو"۔ عمران:

یسا کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی رابطہ ہو سکتا ہے تو
کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے"...... ٹھوتھی نے جواب دیا۔
کے۔ ٹھیک ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا چونکہ
ستہ نہیں ہے اس لئے اب ہمیں واپس چلے جانا چاہئے۔ پھر
یکھ لیں گے۔ ہیڈ کوارٹر کہیں بھاگا تو نہیں جا رہا"۔ عمران
اس کے ساتھ ہی اس کا بازو تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی
تھ ہی ٹھوتھی کے حلق سے چیخ نکل گئی لیکن کنپٹی پر پڑنے
ہی زوردار ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ عمران نے

اس کے جسم کے گرد موجود بیلیں خنجر سے کاٹ دیں اور پھر اس
عقب میں موجود دونوں ہاتھ بھی کھول دیئے۔ اس کے بعد اس
ٹرانسمیٹر اس کی جیب میں ڈالا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف
گیا۔ ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس نے ص
اور خاور کو آتے ہوئے دیکھا۔

"خاور صاحب تو سوئے ہوئے تھے لیکن یہ آپ اکیلے۔ وہ
قبائلی کا کیا ہوا۔ کیا مر گیا ہے"...... صدیقی نے حیران ہو کر کہا

"مجھے کمزوری کی وجہ سے واقعی نیند آ گئی تھی"...... خاور
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے زخم کی نوعیت ہی ایسی تھی کہ تمہیں نیند آنی تھی
لئے تو میں نے تمہیں وہیں رہنے کی ہدایت کی تھی۔ قبائلی ٹوتھی
باہر کا انچارج۔ میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے اور اسے یہ
ہے کہ ہم مایوس ہو کر واپس چلے گئے ہیں جب کہ ہم ادھر اُدھر
جائیں گے پھر جب اس ٹوتھی کو ہوش آئے گا تو وہ خود ہی
انتھونی کو کال کرے گا اس کے بعد جیسی بھی صورت ہو گی د
کام ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں اس کی وجہ۔ کیا ویسے راستہ نہیں کھلوایا جا
صدیقی نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے ٹوتھی کے ساتھ ہونے
گفتگو کا خلاصہ انہیں بتا دیا۔

"اوہ پھر تو واقعی یہ انتھونی خاصا ذہین آدمی ہے"...... صدیقی

م ایسا کرو کہ خاور کو میرے پاس چھوڑ جاؤ اور اپنے ساتھیوں
ر اکٹھا کر کے لے آؤ لیکن پہلے دور سے چیک کر لینا۔ اگر ٹوتھی
ہوش میں نظر آئے تو پھر چھپ جانا ورنہ آ جانا"...... عمران نے
صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔

خاور ہم قریب ہی چھپ جائیں"...... عمران نے خاور سے کہا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

انتھونی کنٹرول روم میں موجود تھا کہ کنٹرول روم کا ین
کھلا اور لارڈ اندر داخل ہوا تو انتھونی اور اس کے ساتھ ہی ران
اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا ہے تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی" ...
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حالات ہی ایسے تھے لارڈ کہ صورت حال پوری طرح
نہیں ہو رہی تھی اور نہ اب تک ہو رہی ہے" ..... انتھونی نے
دیا۔

"کیا مطلب۔ کیسے حالات" ...... لارڈ نے قدرے پریشان
ہوتے کہا۔ وہ اب خود کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور اس کے
انتھونی اور رانسن بھی کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔

"یہ لوگ حکومت گانی کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر جنگل

رہے تھے۔ ان کے پاس ایسے آلات تھے جن کی مدد سے یہ
اوپر سے ہی نیچے موجود افراد اور مشینری کو تباہ کرتے چلے جا
جس پر میں نے ٹموتھی کو درخت پر چڑھ کر آرچر میزائل سے
ہٹ کرنے کا کہا۔ ٹموتھی نے ہیلی کاپٹر ہٹ کر لیا اور ہیلی
گر کر تباہ ہو گیا اور اس میں آگ لگ گئی۔ میں مطمئن ہو
لوگ ہلاک ہو گئے ہیں لیکن پھر ٹموتھی کی کال آئی کہ ہیلی
قریب سے کوئی لاش نہیں ملی بلکہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر سے نکل
ٹموتھی کو پیراشوٹ بھی نظر آئے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ بچ گئے
نے ٹموتھی کو کہا کہ وہ اپنے آدمیوں کی مدد سے ان کا شکار
ن اس کے بعد صورت حال یہ تھی کہ ایک ایک کر کے جنگل
ب مشینری تباہ ہوتی چلی گئی۔ میں نے ٹموتھی کو کال کیا تو
نے بتایا کہ اس کے آدمیوں نے ان میں سے چار کو ہلاک کر
لیکن اس کے بھی دس آدمی ہلاک ہو چکے ہیں جس پر میں اسے
ن کو بھی ہلاک کرنے کے لئے کہا لیکن مشینری اسی طرح تباہ
ئی اور پورا جنگل سکرین سے آؤٹ ہو گیا جس پر میں نے
کو دوبارہ کال کیا لیکن اب ٹموتھی کی طرف سے کال ہی انٹنڈ
جا رہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹموتھی بھی ہلاک ہو چکا
..... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اوپر جنگل پر اب ان کا قبضہ
... لارڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی

اچانک مشین میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور انتھونی کے ساتھ ساتھ لارڈ بھی چونک پڑا۔

"اوہ تھوتھی کی کال"...... رانسن نے مشین کا ڈائل دیکھتے کہا۔

"رانسن پہلے اس کال کو چیکنگ کمپیوٹر سے لنک کر دو۔ ہے کہ وہ عمران تھوتھی بن کر بات کرے اور ہمیں چکر دے۔" انتھونی نے کہا تو رانسن نے اثبات میں سرہلایا اور تیزی سے پریس کر دیئے۔

"میں نے لنک کر دیا ہے"...... رانسن نے کہا۔

"اوکے۔ اب اسے آن کرو"...... انتھونی نے کہا تو ر ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھرٹی ون تھوتھی کالنگ۔ اوور"...... ہوتے ہیں تھوتھی کی آواز سنائی دی۔

"اوریجنل آواز ہے"...... رانسن نے ایک ڈائل کو دیکھتے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے چہرے پر کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس انتھونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... انتھونی نے ایک دباتے ہوئے کہا۔

"باس وہ لوگ چلے گئے ہیں واپس۔ اوور"...... تھوتھی سنائی دی تو انتھونی اور لارڈ دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے پہلے تمہیں کال کرنے کی شش کی تھی لیکن تم نے کال ہی اٹنڈ نہیں کی تھی۔ اوور"۔ ونی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ مجھے اب ہوش آیا ہے تو میں آپ کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے تھوتھی نے کہا تو ونی بے اختیار اچھل پڑا۔ لارڈ اور رانسن کے چہرے پر بھی حیرت

"کیا مطلب۔ کس نے بے ہوش کیا تھا کیوں کیا تھا۔ پوری صیل بتاؤ۔ اوور"...... انتھونی نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس انتہائی حیرت انگیز واقعات ہیں۔ میں نے آپ کو کال کر جب ہیلی کاپٹر کے بارے میں رپورٹ دی تو اس کے بعد اچانک حملہ ہوا اور میں بے ہوش ہو گیا پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں درخت کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا تھا۔ میرے ہاتھ عقب میں ھے ہوئے تھے اور میرے سامنے ایک آدمی موجود تھا۔ پھر اس نے سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے اپنے آپ کو قبائلی ر کیا لیکن اسے آپ کے بارے میں اور میرے بارے میں سب کچھ لوم تھا شاید اس نے میری اور آپ کے درمیان ہونے والی کال لی تھی لیکن میں نے پھر بھی حامی نہ بھری تو اس نے مجھے زندہ جلانا ع کر دیا۔ میرے پیروں اور پنڈلیوں کے گرد جھاڑیوں اکٹھی کر اس نے آگ لگا دی۔ باس یہ اس قدر سخت عذاب تھا کہ میں

برداشت نہ کر سکا اور میں نے سب کچھ بتانے کی حامی بھر لی
اس نے آگ ہٹا دی اور میرے زخموں پر پانی ڈال دیا"...
نے بتایا اور پھر اس نے اپنے اور اس آدمی کے درمیان
گفتگو لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"پھر اس نے کہا کہ وہ واپس جا رہے ہیں پھر بعد میں آ جائیں
ہیڈ کوارٹر کہیں بھاگا تو نہیں جا رہا۔ اس کے بعد میری کنپٹی پر
لگی اور میں بے ہوش ہو گیا پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں زمین
تھا۔ میرے ہاتھ بھی کھول دیئے گئے تھے اور ٹرانسمیٹر بھی میری
میں تھا۔ میرے پیر زخمی ہیں اس لئے میں چل تو نہیں سکتا لیکن
کے باوجود میں نے نظروں سے ارد گرد کا سارا علاقہ چیک کیا
کوئی نظر نہ آیا تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... ٹموتھی
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ واپس چلے گئے ہیں۔ اوور"۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کہہ تو یہی رہے تھے باس۔ اوور"...... ٹموتھی نے کہا۔

"نہیں وہ تمہارے گرد پھیلے ہوئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے
تمہاری باتیں بھی سن رہے ہوں۔ وہ اتنی آسانی سے جانے
نہیں۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس لیکن اب میں کیا کروں میں تو پوری طرح
بھی نہیں سکتا اور میرا خیال ہے کہ یہاں موجود افراد بھی ختم کر

اوور"۔ ٹموتھی نے کہا۔ ۔۔۔ نے یکلخت
میں تمہیں ایک فریکونسی بتاتا ہوں اس فریکونسی پر کال کرو تو
قبیلے سے تمہاری مدد کے لئے آدمی پہنچ جائیں گے۔ اوور"......
نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ٹموتھی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو
نے اسے فریکونسی بتائی اور پھر خود ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے
ایک بٹن پریس کر دیا لیکن اس کی نظریں ایک ڈائل پر جمی
ہیں جس پر سوئی جو دس کے ہندسے پر تھی اچانک واپس زیرو
گئی تھی۔ چند لمحوں بعد سوئی دوبارہ تیزی سے دس کے ہندسے پر
اور پھر اچانک ایک زوردار جھٹکے سے وہ آگے بیس کے
پر پہنچی اور پھر ایک جھٹکے سے واپس زیرو پر پہنچ گئی اور انتھونی
ایک طویل سانس لیا اور رانسن کو مشین آف کرنے کا اشارہ کر

ہوا"...... لارڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔
ٹموتھی ہلاک ہو گیا ہے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ
...... انتھونی نے کہا۔
تم نے ٹرانسمیٹر بلاسٹ کیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔
ہاں مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ٹموتھی کے قریب ہی موجود ہوں
اور دراصل وہ ٹموتھی کو چارہ بنا کر ہمیں شکار کرنا چاہتے تھے"۔
انی نے جواب دیا۔

"لیکن اب ہم کیا کریں ہمارا تو اب باہر کی دنیا سے قطعی
رابطہ ختم ہو گیا"..... لارڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اندر خاموش
رہیں یہ لوگ خود ہی ٹکریں مار کر چلے جائیں"...... انتھونی ۔

"ایسا کیوں نہ کریں کہ میں سردار گیمبو کے طور پر کا
ماگورا دونوں قبیلوں کو حکم دے دوں کہ وہ فوری طور پر یہا
اور ان سات، آٹھ افراد کا خاتمہ کر دیں۔ یہ آخر کب تک
قبائلیوں کا مقابلہ کر سکیں گے"..... لارڈ نے کہا۔

"لیکن یہ میک اپ کے ماہر ہیں لارڈ اور ہو سکتا ہے کہ
یہ ہلاک شدہ قبائلیوں میں سے اپنے قد و قامت کے افراد کا
بھی کر چکے ہوں اس طرح تو ہم بالکل ہی خطرات کی زد میں
گے۔ ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ یہ لوگ کہاں ہیں اور کہ
ہیں"..... انتھونی نے جواب دیا۔

"نہ تم اس طرح مانتے ہو اور نہ ہی اس طرح۔ یہ
آدمی ایشیا سے یہاں افریقہ میں ہمارے سروں پر پہنچ چکے ہیں ا
نے ہمیں چوہوں کی طرح بل میں چھپنے پر مجبور کر دیا ہے۔
فیس جس کی دہشت پوری دنیا پر چھائی ہوئی ہے اور جس
پوری دنیا کے لاکھوں مجرم اور قاتل کام کر رہے ہیں اس ک
شدید خطرے میں ہے اور ہم بے بس ہو کر رہ گئے ہیں۔
تک اس طرح خوف کی فضا میں سانس لیتے رہیں گے اور

بے بس چوہوں کی طرح چھپے رہیں گے"..... لارڈ نے یکلخت
نائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس میرے ذہن میں ایک تجویز ہے"..... اچانک رانسن نے
تو انتھونی اور لارڈ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کون سی تجویز بتاؤ"..... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری کا بہت سا ویسٹ اکٹھا ہو چکا ہے اور آپ کے حکم کی
سے اسے باہر نہیں پھینکوایا جا سکا کیونکہ ویسٹ سیکشن کلوز کر دیا
ہے کیوں نہ اسے اوپن کر کے سارا ویسٹ باہر پھینکوا دیا جائے
س کے اثرات محدود کرنے کی کوشش نہ کی جائے تو لازماً اس
ہریلے اثرات پورے جنگل میں پھیل جائیں گے اس طرح یہ
لازماً ہلاک ہو جائیں گے"..... رانسن نے جواب دیا۔

"اس ویسٹ سے بچنے کے لئے وہ اپنے ساتھ خصوصی ساخت کے
ہی ماسک لے کر آئے ہوں گے اس لئے اس ویسٹ کے اثرات تو
اپر کیا اثر کریں گے۔ یہ الٹا ویسٹ سیکشن اوپن ہوتے ہی اس کے
یعے لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر
کچھ ہو جائے گا جو یہ چاہتے ہیں"..... انتھونی نے کہا تو رانسن کے
ے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر تم کوئی تجویز سوچو۔ میں بہرحال اس طرح چوہوں کی
بے بسی سے اندر بیٹھنے کا قائل نہیں ہوں۔ اگر تم سے کچھ
یں ہوتا تو میں بساک سے قاتلوں کی ٹیم منگواتا ہوں اور ان کے

مقابلے پر لے آتا ہوں۔ ایک ٹیم ختم ہو گی تو دوسری منگو
تیسری منگوا لوں گا۔ جب تک یہ ہلاک نہیں ہوں گے
جاری رہے گا۔ میں دیکھوں گا کہ یہ کب تک بچ سکتے ہیں"
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس اس طرح بھی ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ جب
بساک سے قاتل یہاں پہنچیں گے تب تک یہ لوگ کوئی
کارروائی کر ڈالیں گے اور پھر آنے والے عام سے قاتل ہوں
ان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ پھر یہ خوفناک جنگل ہے۔ یہاں
سے قاتل آزادی سے کارروائی کر ہی نہ سکیں گے"...... انتھونی
کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کیا ہونا چاہئے۔ تم خود ہی کچھ بتاؤ۔ اب سالا
میری برداشت سے باہر ہو گئے ہیں غضب خدا کا بلیک فیس
باوسائل اور بین الاقوامی تنظیم اور اس طرح بے بس ہو کر
جائے۔ نانسنس"...... لارڈ نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ میں سپیشل
کھول کر میگنا تم میزائل ساتھ لے کر باہر جاؤں اور پھر میگا
میزائل جنگل پر فائر کر دیئے جائیں اس طرح بے ہوش کر دینے وا
گیس پورے جنگل میں پھیل جائے گی اور یہ لوگ بے ہوش
جائیں گے۔ پھر انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"
نے کہا۔

اوہ کیا ایسا ممکن ہے کہ میگنا تم گیس اس قدر وسیع جنگل میں
بھی اثر دکھا سکتی ہے تو پھر سپیشل وے کی طرف سے جانے
ضرورت ہے۔ ماگوراوے کھول کر باہر جاؤ اور گیس فائر کر کے
جاؤ۔ اس طرح جلدی اور آسانی سے کام ہو سکتا ہے"۔ لارڈ

ہاں واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اب یہ لوگ ماگوراوے
نے تو موجود نہ ہوں گے اور پھر ان کی باہر موجودگی یا عدم
چیک کی جا سکتی ہے"...... انتھونی نے کہا تو لارڈ کے چہرے
کے تاثرات ابھر آئے۔

شو۔ کہاں ہیں یہ میگنا تم میزائل میں بھی تمہارے ساتھ
...... لارڈ نے کہا۔

تو لیبارٹری سے تیار کرانے ہوں گے۔ انہیں بنا کر نہیں
سکتا۔ تیاری کے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر ہی
ستعمال کرنا ہوتا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

کے۔ میں ڈاکٹر فرینکسٹائن کو حکم دے دیتا ہوں وہ ان کی
شروع کر دے گا۔ کتنے کافی رہیں گے"...... لارڈ نے کہا۔

یک ہزار میگاپاور کے صرف دو"...... انتھونی نے کہا تو لارڈ
یں سر ہلا دیا۔

عمران کے سارے ساتھی واپس آچکے تھے۔ جنگل میں اب
اس بے ہوش ٹموتھی کے اور کوئی انسان زندہ نہ بچا تھا اور تقر
مشینری بھی تباہ کر دی گئی تھی۔ وہ اس وقت بے ہوش پڑے
ٹموتھی سے کچھ فاصلے پر جھاڑیوں میں چھپے ہوئے بیٹھے تھے۔
اس قدر تھا کہ وہ نہ صرف ٹموتھی کو دیکھ سکتے تھے بلکہ اس کے
پر اس کی آواز بھی سن سکتے تھے لیکن ٹموتھی اسی طرح بے ہوش
تھا۔

"آپ کے ذہن میں آئیڈیا کیا ہے عمران صاحب"
نے کہا۔

"میں اس اڈے یا لیبارٹری کا کوئی نہ کوئی راستہ کھلا
ہوں یا اندر سے کسی کو باہر بلوانا چاہتا ہوں۔ ٹموتھی ہوش
کے بعد ظاہر ہے ٹرانسمیٹر پر انتھونی کو کال کرے گا پھر شاید

صورت حال سامنے آجائے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس
کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی اچانک انہوں نے
کی کراہ سنی اور چند لمحوں بعد ٹموتھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے
حیرت سے ادھر ادھر دیکھا پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے
دیکھا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو بے اختیار چونک
نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر نکالا اور ایک بار پھر اس
ادھر نظریں گھمائیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران اور
ساتھیوں کی موجودگی کو چیک کر رہا ہو۔ پھر اس نے
کا بٹن آن کر دیا اور اس کے بعد اس کے اور انتھونی کے
گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جھاڑیوں میں
ئے ٹموتھی اور ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی انتھونی کی آوازیں سن
ے۔ گفتگو ختم ہونے کے بعد ٹموتھی نے دوبارہ فریکونسی
ی کی اور پھر اس نے جیسے ہی بٹن دبایا ایک خوفناک اور کان
ماکہ ہوا اور جنگل اس دھماکے ساتھ ساتھ ٹموتھی کے حلق
والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم کئی ٹکڑوں میں
چکا تھا۔

بیڑ۔ مجھے یہ خیال ہی نہ تھا کہ اس چھوٹے سے ٹرانسمیٹر
قدر خوفناک بم بھی موجود ہو گا"..... عمران نے ایک
مانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے
ب ان کا چھپنا بیکار تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ انتھونی خاصا ذہین آدمی ہے"۔۔۔
نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال مجھ سے زیادہ ذہین ہے یہ بات طے ہے"۔۔
نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب میرا خیال ہے جنگل میں درندوں کا شکار کھیلا جائے تا کہ
تفریح تو رہے اور تو کوئی کام نہیں رہا"...... چوہان نے کہا تو
بے اختیار ہنس پڑے۔

"درندوں سے زیادہ دلچسپ انسانوں کا شکار ہوتا ہے چوہان
خاص طور پر ان انسانوں کا جو اپنے آپ کو ذہانت کے مرض میں
سمجھتے ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ذہین یا احمق جو بھی آپ سمجھ لیں اب اس جنگل
انسان تو ہم ہی رہ گئے ہیں"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے
دیا۔

"عمران صاحب ہمارے پاس انتہائی طاقتور بم موجود ہیں
نہ اڈے کے بند دروازے کو کھولنے کی کوشش کریں"
نے کہا۔

"مجھے اب اڈے سے زیادہ اس لیبارٹری سے دلچسپی پیدا
ہے۔ اب اس معدنیاتی رپورٹ کی اتنی اہمیت نہیں رہی
رپورٹ نہ بھی ملی تب بھی کوئی قیامت نہ ٹوٹ پڑے گی لیکن
اس لیبارٹری کو تباہ نہ کیا گیا تو پھر واقعی قیامت ٹوٹ

...... عمران نے کہا۔

ھیک ہے آپ کی بات درست ہے لیکن آپ کے ذہن میں اب
لرام ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ جنگل صاف ہو چکا ہے اس لئے اب ہم شازلی پٹی کی
ئیں گے اور جہاں سے کرین کے ذریعے سائنسی فضلہ باہر
نا ہے وہاں جا کر اس جگہ کو بم سے اڑا دیں گے اس طرح
ی میں جانے کا راستہ کھل جائے گا"...... عمران نے کہا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب شازلی پٹی کی طرف
ہو گئے۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکال کر کھول لیا تھا اور پھر
شے میں موجود مخصوص نشانات کی مدد سے وہ آگے بڑھتے چلے
پھر تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ شازلی پٹی کے قریب
. راستے میں تین چار جگہوں پر انہیں درندوں کا خاتمہ بھی کرنا
جوزف کی موجودگی کی وجہ سے انہیں کسی مسئلے کا سامنا نہ
تھا۔ ابھی عمران شازلی پٹی سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ انہیں
میں دور سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے میزائل فائر کئے جا
اں۔ یہ مخصوص قسم کی آواز تھی۔

"اوہ۔ جلدی کرو گیس ماسک نکال کر پہن لو۔ جلدی کرو"۔
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو جوزف اور جوانا نے
سی تیزی سے اپنی پشت پر لدے ہوئے بڑے بڑے تھیلے
اور انہیں کھول کر ان میں سے گیس ماسک نکالنے لگے لیکن

اس سے پہلے کہ وہ گیس ماسک پہنتے ایک ایک کر کے وہ
لرزتے ہوئے نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ عمران نے کو
ساتھیوں کو گیس ماسک کا کہہ کر خود حفظ ماتقدم کے طور پر سا
روک لیا تھا کیونکہ وہ میزائلوں کی مخصوص آوازوں سے ہی سمجھ ا
کہ یہ گیس میزائل ہیں۔ تباہ کرنے والے میزائل نہیں ہیں
گیس میزائل لامحالہ بے ہوش کر دینے والی یا ہلاک کر دینے
گیس کے ہی ہو سکتے تھے اس لئے اس نے ساتھیوں کو گیس ما
پہننے کا کہا تھا لیکن یہ گیس جو فائر کی گئی تھی وہ اس قدر زوردار
وسیع الاثر تھی کہ گیس ماسک پہننے سے پہلے ہی اس کے اثرات
تک پہنچ گئے اور عمران کے سارے ساتھی ایک ایک کر کے
ہوش ہو کر گر گئے۔ گو عمران نے سانس روکے رکھا تھا لیکن اس
باوجود اس کے ذہن پر بھی بے ہوشی کے اثرات جھپٹنے ل
عمران نے اپنے آپ کو ہوش میں رکھنے کی جدوجہد جاری رکھی۔ ا
معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس جس قدر زود اثر ہوتی
اتنی ہی جلد اس کے اثرات ہوا میں شامل ہو کر ختم ہو جاتے ہیں
پھر کھلی ہوا میں جو گیس فائر کی جاتی ہے وہ تو خاص طور پر جلد ہی
ہو جاتی ہے اس لئے عمران نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو ہوش
رکھنے کی جدوجہد جاری رکھی اور پھر چند لمحوں بعد اسے محسوس ہو
اب اس کے ذہن پر تاریکی کے جھپٹے ختم ہو گئے ہیں تو اس نے ا
سے سانس لیا اور پھر مزید زوردار سانس لینا شروع کر دیا اور اس

ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب
میں گیس کے اثرات ختم ہو گئے تھے۔ اس نے تیزی سے اپنی
سے بیگ اتارا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر
نے اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی کو چند سیکنڈز کے لئے باری باری
سب ساتھیوں کی ناک سے لگا کر اس نے شیشی بند کر کے اسے
جیب میں ڈال لیا۔ اس نے ایمرجنسی میں استعمال ہونے
تمام حربے اپنے بیگ میں رکھے ہوئے تھے اور یہ شیشی بھی
نے حفظ ماتقدم کے طور پر منگوا لی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
ٹری کی وجہ سے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی وقت
سی حربوں کا مقابلہ کرنا پڑ سکتا ہے اس لئے یہ شیشی ساتھ رکھ لی
۔ اس گیس کے ذریعے ہر قسم کی گیسوں کا توڑ کیا جا سکتا تھا اس
عمران کو معلوم تھا کہ یہ سب جلد ہی ہوش میں آ جائیں گے۔
میزائل کافی فاصلے پر فائر ہوئے تھے اس لئے عمران کو یقین تھا
اب تک گیس فائر کرنے والے یہاں تک پہنچیں گے تب تک
نبھل چکے ہوں گے اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے
ب ہوش میں آ گئے۔

اب گیس ماسک پہننے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب اسلحہ لے
نے اب انہیں گھیرنا ہے جنہوں نے یہ گیس فائر کی ہے۔
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جوزف اور جوانا
تھیلے واپس کاندھوں پر لاد لیے۔

"باس۔ آپ یہیں ٹھہریں میں جا کر معلوم کر آتا ہوں"۔ جو
نے کہا۔
"ہاں ٹھیک ہے۔ تم بغیر آہٹ پیدا کئے سارا جنگل گھوم
ہو۔ جاؤ ہم یہیں جھاڑیوں میں ہی چھپ جاتے ہیں"...... عمران
کہا تو جوزف نے کاندھے پر لدا ہوا تھیلا اتار کر جوانا کی طرف بڑھ
اور خود تیزی سے دوڑتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ عمران اور
کے ساتھی ہاتھوں میں گنیں اٹھائے بکھر کر ادھر ادھر جھاڑیوں میں
چھپ کر بیٹھ گئے لیکن وہ پوری طرح اور ہر لحاظ سے چوکنا تھے۔ پھ
تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک جوزف ایک جھاڑی کی اوٹ سے باہر
نکلا۔ وہ اس قدر غیر محسوس طریقے سے وہاں تک پہنچا تھا کہ عمران
جیسا آدمی بھی اس کے وہاں آنے کو محسوس نہ کر سکا۔
"کیا رپورٹ ہے جوزف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جوزف تیزی سے اس جھاڑی کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے
موجود تھا۔
"باس مسلح افراد عجیب ساخت کی گنیں اٹھائے جنگل میں
انداز میں گھوم رہے ہیں جیسے انہیں کسی کی تلاش ہو۔ ان میں
ایک آدمی کے ہاتھ میں بڑا سا آلہ ہے وہ آلے کو دیکھ دیکھ کر
بڑھ رہا ہے ویسے ان کا رخ ادھر ہی ہے۔ مجھے چکر کاٹ کر آنا پڑا"
جوزف نے جواب دیا۔
"تم یہاں بھی اس غیر محسوس انداز میں پہنچ گئے ہو کہ مجھے

نے کے باوجود تمہارے یہاں تک آنے کا احساس تک نہیں ہوا۔
یا وہ لوگ بھی اسی طرح آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"نہیں باس وہ تو عام انداز میں چیکنگ کر رہے ہیں جیسے انہیں
سی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو"...... جوزف نے جواب دیا۔
"ہاں۔ ان کے خیال کے مطابق تو ہم سب بے ہوش پڑے ہوں
گے۔ وہ آلہ یقیناً اس آلے کی طرز کا ہو گا جیسا میں نے ہیلی کاپٹر میں
صب کیا تھا۔ کتنی تعداد ہے ان کی"...... عمران نے پوچھا۔
"دس افراد ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔
"ان میں سے ایک کو زندہ پکڑنا ہے۔ وہی جو آلہ لئے ہوئے
ہے۔ باقی کو گولیوں سے اڑا دو۔ اپنے ساتھ جوانا کو لے جاؤ"۔ عمران
نے کہا تو جوزف تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر جوانا بھی جو عمران کی باتیں
سن رہا تھا ایک جھٹکے سے ایک جھاڑی کے پیچھے سے اٹھا اور وہ دونوں
آگے پیچھے دوڑتے ہوئے جھاڑیوں میں غائب ہو گئے۔ اسی لمحے صدیقی
ایک جھاڑی کے پیچھے سے نکل کر عمران کے قریب آ گیا۔
"ان آدمیوں کے باہر آنے کا مطلب ہے کہ کوئی راستہ کھولا گیا
ہے"۔ صدیقی نے کہا۔
"ہاں وہ یقیناً یہاں سے قریب ہو گا"...... عمران نے جواب دیا
اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے فائرنگ
اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو
گیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوزف اور جوانا دونوں نے شکار کھیلنا

شروع کر دیا ہے اس لئے اب مزید چھپنے کی ضرورت نہ رہی تھی
پھر تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا واپس آتے ہوئے دکھائی دیے۔
جوانا نے اپنے کاندھے پر ایک آدمی کو اٹھایا ہوا تھا جو بے ہوش
جبکہ جوزف نے ہاتھ میں ایک آلہ پکڑا ہوا تھا۔ قریب آکر جوانا
اس آدمی کو زمین پر لٹا دیا۔

"یہ آلہ ہے باس"...... جوزف نے ہاتھ میں پکڑا ہوا آلہ عمران کی
طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر آلے کو دیکھا پھر صدیقی کی طرف
بڑھا دیا۔

"یہ وہی ہے بہرحال اسے رکھ لو کام آئے گا اور جوانا اس آدمی کی
تلاشی لو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے جھک کر اس کی جیبوں کی
تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد ہی اس کی جیب سے ایک
جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اور مشین پسٹل برآمد کر لیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ٹرانسمیٹر لے
اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہیں اس میں بھی بم نہ ہو عمران صاحب"...... چوہان نے
کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے
عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ جوانا نے اس آدمی
کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب
اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا لے

یدھا کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے
کھول دیں۔

ے اٹھا کر کھڑا کر دو۔ عمران نے کہا تو جوانا نے جھک کر اسے
ے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

تم۔ تم بے ہوش نہیں ہوئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... اس
نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

میرا نام سمتھ ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم اور تمہارے ساتھی کس وے سے باہر آئے ہیں"۔ عمران
کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... اچانک سمتھ نے کہا۔

جوانا اسے بتاؤ کہ جواب نہ دینے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے"۔
نے غراتے ہوئے کہا تو جوانا نے جھپٹ کر ایک ہاتھ سے سمتھ
ردن پکڑی اور اسے ہوا میں اس طرح اٹھا لیا جیسے بچے کسی
نے کو اٹھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور
کا وہ حصہ سمتھ کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج
اس کا گال جس پر جوانا کا تھپڑ پڑا تھا پھٹ گیا تھا۔ منہ سے کئی
ت باہر نکل کر گھاس پر گر گئے تھے۔ اس کے منہ اور ناک سے
ن کی دھاریں بہہ نکلی تھیں اور اس کا جسم اس بری طرح پھڑکنے لگا

تھا جیسے اس کے جسم سے روح جھٹکے لے لے کر باہر نکل رہی ہو۔
"یہ صرف نمونہ ہے۔ سمجھے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا
اس کے اشارے پر جوانا نے سمتھ کو واپس زمین پر کھڑا کر دیا اور
کی گردن سے ہاتھ ہٹا لیا۔ سمتھ اب بری طرح کراہ رہا تھا اور
ساتھ وہ خون بھی تھوک رہا تھا۔ اس کی حالت واقعی ایک ہی تھ
خاصی خستہ ہو گئی تھی۔
"بولو تم کس وے سے آئے ہو"...... عمران نے سرد لہجے
کہا۔
"ماگورا۔ ہم ماگوراوے سے باہر آئے ہیں"...... سمتھ نے
رک کر جواب دیا۔
"تم کہاں رہتے ہو۔ ہیڈ کوارٹر میں یا لیبارٹری میں"......
نے پوچھا۔
"ہم ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہیں وہاں کی سیکورٹی سے
ہیں"...... سمتھ نے جواب دیا۔
"لیبارٹری کا راستہ کہاں سے جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا
"ہیڈ کوارٹر کے اندر سے"...... سمتھ نے جواب دیا اور پھ
مسلسل اس سے سوال کرتا رہا اور ایک ہی تھپڑ کھا کر سمتھ ا
سیدھا ہو گیا تھا کہ وہ اس طرح رپورٹ بتا رہا تھا جیسے اپنے
رپورٹ دے رہا ہو۔
"جوانا اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا تو جوانا کا ہاتھ گھو

ی کھڑی ہتھیلی کا وار سمتھ کی گردن پر پڑا اور سمتھ چیختا ہوا اچھل
ئی فٹ دور جا گرا اور اس کا جسم چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر
ت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ اسی لمحے عمران کی جیب میں موجود
میٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر
اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو۔ انتھونی کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی
ونی کی آواز سنائی دی چونکہ عمران پہلے ٹموتھی کے ساتھ اس کی
سن بھی چکا تھا اور اس سے خود بھی ٹموتھی کے لہجے میں بات کر
تھا اس لئے نہ صرف وہ اس کی آواز بھی پہچانتا تھا بلکہ اسے یہ بھی
ہو گیا تھا کہ بلیک فیس کے ہیڈ کوارٹر میں آواز کو چیک
نے والا کمپیوٹر بھی موجود نہیں ہے ورنہ پہلے بھی انتھونی اس کی
پہچان لیتا۔
"یس۔ سمتھ بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... عمران نے سمتھ کی
اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ تم سمتھ نہیں ہو۔ کون ہو تم۔ کیا تم عمران بول رہے
اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انتھونی نے کہا تو عمران
اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے

"نہیں باس میں سمتھ بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"غلط بیانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کمپیوٹر کے ساتھ ٹرانسمیٹر

کال منسلک ہے اور کمپیوٹر کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اوور"
انتھونی نے غراتے ہوئے کہا۔
"اوکے مسٹر انتھونی میں واقعی علی عمران بول رہا ہوں اوور"
اس بار عمران نے اصل آواز اور لہجے میں کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تم نے سمتھ اور اس کے ساتھیوں
خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
"ظاہر ہے ان حالات میں یہ بات پوچھنے کی کیا ضرورت ہے
انتھونی۔ میں تو یہاں اپنے ساتھیوں کے سامنے تمہاری ذہانت
قصیدے پڑھتا رہا ہوں لیکن تم نے اب احمقانہ باتیں شروع کر
ہیں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس حسن ظن کا شکریہ علی عمران لیکن کیا تم بتا سکو گے کہ
بے ہوش کیوں نہیں ہوئے۔ کیا تم نے پہلے سے گیس ماسک
رکھے تھے۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
"نہیں۔ ہم میزائل فائر ہونے والے سپاٹ سے کافی دور تھے
میزائلوں کی مخصوص آواز سنتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ کس ٹائپ
میزائل ہیں اور کس مقصد کے لئے فائر کئے جا رہے ہیں اس لئے
نے سانس روک لئے تھے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات میں تمہیں بہرحال بتا دوں
بلیک فیس سے نہ ٹکرا سکتے ہو نہ اس سے بچ کر واپس جا سکتے
تمہاری موت بہرحال اس جنگل میں ہی آئے گی۔ تم کب

حربوں سے بچتے رہو گے۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
اطلاع کا بے حد شکریہ۔ یہ جنگل واقعی بے حد خوبصورت
مرنے کے لئے واقعی آئیڈیل جگہ ہے اس لئے مجھے اور میرے
کو یہاں مرنے پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اوور"۔
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
ٹھیک ہے پھر تیار ہو جاؤ۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
تو ہم تیار ہیں مسٹر انتھونی لیکن شاید پھر یہ موقع نہ مل سکے
میرا خیال ہے کہ تم سے چند باتیں ہو جائیں۔ میں یہاں آیا
معدنی رپورٹ کی وجہ سے تھا جو تم نے ایکریمیا سے چرائی تھی
ان آکر جب مجھے معلوم ہوا کہ بلیک فیس کی لیبارٹری میں
ریز میزائل تیار ہو رہا ہے تو اب میرا پہلا ٹارگٹ لیبارٹری بن
مجھے معلوم ہے کہ تم نمبر ٹو ہو اور بلیک فیس کا چیف لارڈ
سیڈ کوارٹر میں موجود ہے اس لئے میں تمہیں ایک آفر کرتا
تم چاہو تو اس پر غور کر سکتے ہو۔ اوور"...... عمران نے

ہی آفر۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
فدنیاتی رپورٹ کا تعلق براہ راست پاکیشیا سے ہے جبکہ
میزائل لیبارٹری سے خطرہ پوری دنیا کو ہے صرف پاکیشیا کو
اس لئے اگر تم چاہو تو معدنیاتی رپورٹ میرے حوالے کر
پس چلا جاؤں گا البتہ میں اقوام متحدہ کو اس لیبارٹری کے

بارے میں اطلاع ضرور دے دوں گا اب یہ ذمہ داری اقوام متح
ہے کہ وہ پوری دنیا کے تحفظ کے لئے اس لیبارٹری کے خلاف
کرے لیکن اگر تم نے یہ آفر قبول نہ کی تو پھر میں براہ
لیبارٹری کے خلاف کام کروں گا اور لیبارٹری کے ساتھ ساتھ
ہیڈ کوارٹر بھی ختم ہو جائے گا۔ باقی رہی رپورٹ تو ہمارے
معدنیات خود ہی اس سلسلے میں کام کر لیں گے اور یہ بھی بتا
میں نے ایکریمیا سے ایسے آلات منگوا لئے ہیں جن سے نہ
ہیڈ کوارٹر بچ سکے گا اور نہ لیبارٹری۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ میں نے پہلے بھی تمہیں کہا
تم زندہ بچ کر واپس نہیں جا سکو گے اس لئے کسی سودے
ضرورت ہی نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"...... انتھونی نے جواب
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف
اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یہ آدمی آسانی سے ہاتھ آنے والا دکھائی نہیں دیتا"
نے کہا۔

"ہاں۔ خاصا تیز آدمی ہے۔ میں نے دانہ ڈالنے کی کو
تھی لیکن اس نے دانہ چگا نہیں ہے۔ بہرحال کوئی بات
اس سمت کے ذریعے مجھے ماگورادے کے تمام حفاظتی انتظا
علم ہو گیا ہے۔ اب اس وے پر کارروائی کی جا سکتی ہے"
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈ صاحب یہ عمران ہمیں چکر دے رہا ہے۔ وہ اس طرح
حاصل کرنا چاہتا ہے"...... انتھونی نے کہا۔ وہ اس وقت
سیکشن میں موجود تھے۔ رانسن بھی وہیں موجود تھا اور عمران
نی کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو لارڈ نے بھی ساتھ ہی
۔ جب کال ختم ہوئی تو لارڈ نے یہ عندیہ ظاہر کیا کہ کیوں نہ
لو معدنیاتی رپورٹ دے کر واپس بھجوا دیا جائے جس کے
یں انتھونی نے یہ بات کی تھی کہ عمران چکر دے کر صرف
حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یکھو انتھونی تمہاری ذہانت اور ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے
انتظامات اپنی جگہ بجا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ ہم اس
مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ شخص حد درجہ تیز ہے۔ اب دیکھو وہ
میزائل فائر ہونے کے باوجود بے ہوش نہیں ہوا اور اس نے

الٹا تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور اگر تم ٹرانسمیٹر کال
لنک کمپیوٹر سے نہ ملاتے تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا
بولنے والا سمتھ ہے یا عمران۔ اس ٹائپ کے آدمی سے ہمیں
چھڑانا چاہئے"...... لارڈ نے کہا۔
"لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ رپورٹ لے کر
چلا جائے گا اور اگر واپس چلا جائے گا تو پھر دوبارہ نہیں آئے گا۔
ایسا نہ بھی ہو تب بھی اگر اس نے اس لیبارٹری کے بارے
تفصیلات سپر پاورز تک پہنچا دیں تو پھر کیا ہو گا"...... انتھونی
قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔
"اقوام متحدہ یا سپر پاورز کی فکر مت کرو۔ مجھے بس موقع
میں یہ پوری لیبارٹری ہی یہاں سے نامعلوم جگہ پر شفٹ کر
بلکہ اب تو اس ہیڈ کوارٹر کو بھی شفٹ کر دوں گا۔ بلیک فیس
لئے یہ کوئی پرابلم نہیں ہے لیکن اس عمران کو بہرحال واپس
چاہئے"...... لارڈ نے جواب دیا۔
"باس یہ بھوت اس انداز میں واپس نہیں جائے گا جس انداز
آپ سمجھ رہے ہیں۔ میں اس کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا ہوں ا
لئے ہمیں اس کی موت کے بارے میں ہی سوچنا چاہئے اور بس
انتھونی نے کہا۔
"نجانے کیا بات ہے۔ مجھے یقین سا ہو گیا ہے کہ یہ شخص
نہیں سکتا۔ ہم چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں یہ نہیں مر سکتا بلکہ

اس کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے"...... لارڈ نے ہونٹ
ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک مشین میں سے سیٹی کی آواز نکلنے
وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔
ٹرانسمیٹر کال۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران اب اس سمتھ
ٹرانسمیٹر سے ہمیں کال کر رہا ہے"...... انتھونی نے کہا۔
میری بات کراؤ اس سے رانسن"...... یکلخت لارڈ نے فیصلہ کن
میں کہا۔
یس چیف"...... رانسن نے کہا اور انتھونی نے بے اختیار
بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ لارڈ ذہنی طور پر عمران سے
ب ہو گیا ہے اس لئے اب وہ اسے معدنیاتی رپورٹ دے دے
یک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ لارڈ کو گولی مار کر خود بلیک فیس
بن جائے لیکن پھر اس نے خیال ترک کر دیا کیونکہ بلیک
باقاعدہ دنیا بھر کے مالدار یہودیوں کی طرف سے قائم کردہ تھی
س کا باقاعدہ بورڈ آف گورنر تھا جس کا چیئرمین لارڈ تھا اس لئے
کو ہلاک کرنے کے بعد بھی یہ ضروری نہ تھا کہ انتھونی کو ہی
بنایا جائے بلکہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ بورڈ آف گورنر الٹا اس کی
قی جو لارڈ نے دی تھی وہ بھی اس سے واپس لے لے اس لئے وہ
ش ہو گیا تھا۔
"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے عمران کی
سنائی دی۔

"لارڈ پیرن بول رہا ہوں۔ اوور"...... لارڈ پیرن نے مائیک
رانسن سے لے کر اس کی سائیڈ پر موجود بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ لارڈ صاحب۔ آپ بنفس نفیس میرا مطلب بنفس
بول رہے ہیں۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے براہ را
بات ہو گئی ہے۔ آپ کا نمبر تو انتہائی واقعی بے حد ذہین آدمی
لیکن ذہین آدمیوں کے ساتھ ایک مجبوری ہوتی ہے کہ وہ بہت دو
باتیں بھی پیشگی سوچ لیتے ہیں۔ اب دیکھئے میں نے انتہائی
معقول آفر کی۔ اگر اس معدنیاتی رپورٹ سے آپ کا ہیڈ کوارٹر اور
آپ کی لیبارٹری بچ سکتی ہے تو یہ سودا میرے خیال کے مطابق برا
نہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میرا تو مشن ہی یہ رپورٹ حاصل
کرنا تھا۔ اگر میرا مشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہوتا یا لیبارٹری کی تباہ
ہوتا تو پھر ظاہر ہے میں صرف معدنیاتی رپورٹ لے کر واپس نہ جاتا
پھر میں لازماً ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیتا اور لیبارٹری بھی لیکن ا
چونکہ میرا مشن ہی یہ معدنیاتی رپورٹ حاصل کرنا ہے اس لئے م
رپورٹ لے کر واپس جا سکتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ بلیک فیس
پوری دنیا کے مالدار یہودیوں کی انتہائی باوسائل تنظیم ہے اس ۔
یہ تنظیم ہیڈ کوارٹر یہاں سے کہیں اور شفٹ کر سکتی ہے اور لیبارٹر
بھی لیکن مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر بلیک فیس نے
پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو میں خود ہی اس کا ہیڈ کوار
تلاش کر لوں گا اور لیبارٹری بھی۔ اوور"۔ عمران نے انتہائی

ے کہا۔
"کیا تم حلف دیتے ہو کہ اگر میں تمہیں معدنیاتی رپورٹ دے
تم واقعی واپس چلے جاؤ گے اور ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے
کوئی کارروائی نہیں کرو گے۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔
"ایک شرط کے ساتھ کہ آپ بھی اس معدنیاتی رپورٹ کی کوئی
پنے پاس نہیں رکھیں گے اور نہ پاکیشیا کی اس دولت کے لئے
کام کریں گے اور نہ ایکریمیا کو اس رپورٹ کے بارے میں
دیں گے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ آفر قبول ہے۔ اوور"۔ لارڈ نے کہا۔
"اوکے پھر آپ یہ معدنیاتی فائل بھجوا دیں۔ اوور"...... عمران

"یہ فائل یہاں نہیں بلکہ تمہیں بساک میں مل جائے گی۔ تم
ہوٹل پیراڈائز میں ٹھہرو فائل تم تک پہنچ جائے گی میرا وعدہ رہا۔
...... لارڈ نے کہا تو انتہائی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ لارڈ نے
واقعی عقلمندانہ کی تھی۔
"ساک نہیں ٹاکس بھجوا دیں۔ اس ٹاکس لینڈ ہوٹل میں
۔ عمران نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم واپس جاؤ میں حلف دیتا ہوں کہ فائل تمہیں
ائے گی اور یہ کہ بلیک فیس آئندہ نہ اس معدنیات کے پیچھے
گی اور نہ ایکریمیا کو اطلاع دی جائے گی۔ اوور"۔ لارڈ نے کہا۔

"اوکے میں بھی آپ کو حلف دیتا ہوں کہ اگر آپ نے حلف پاسداری کی تو پھر میں نہ ہی آپ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کروں گا اور لیبارٹری کو البتہ اس لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کی اطلاع اقوام متحدہ کو ضرور دوں گا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اقوام متحدہ سے نمٹ لیں گے تو پھر معاہدہ ڈن ہو گیا۔ اب تم واپس جاؤ فائل پہنچ جائے گی۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے ہم واپس جا رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور لارڈ نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"ٹاکس سے یہ جلد واپس آ سکتا ہے لارڈ"...... انتھونی نے کہا۔

"نہیں میں جانتا ہوں یہ اپنے حلف کی پاسداری کرے گا۔ معدنیات کی وجہ سے میں بلیک فیس جیسی تنظیم تباہ نہیں کر سکتا۔ تم ایسا کرو کہ بساک سے اپنے کسی آدمی کو کہہ دو کہ وہ ٹا لینڈ پہنچ جائے اور پھر وہاں سے ٹرانسمیٹر پر مجھے عمران اور اس ساتھیوں کے وہاں پہنچنے کی اطلاع دے تاکہ فائل اسے بھجوائی جا اس کے بعد میں اس ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی تیزی سے یہاں منتقلی کی کارروائی کر کے سارا سیٹ اپ ہی بدل دوں گا" نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لس کے ہوٹل ٹاکس لینڈ کے ایک بڑے سے کمرے میں
اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ انہیں واپس آئے ہوئے ابھی
ہی دیر گزری تھی۔ گاڈش بساک گیا ہوا تھا اس لئے اس سے
نہ ہو سکی تھی البتہ اس کے ملازم چونکہ انہیں جانتے تھے اس
یں وہی عزت واحترام دیا گیا۔ عمران نے کاؤنٹر پر بتا دیا تھا کہ
ئی شخص ان سے ملنے کے لئے آئے تو اسے ان کے کمرے میں
اجائے۔

مران صاحب مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ آپ صرف
لے کر واپس چلے جائیں گے اور لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کو
یں کریں گے۔ یہ بات آپ کے مزاج کے خلاف ہے"۔ صدیقی
تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

عض اوقات آدمی مزاج کے خلاف کام کرنے پر بھی مجبور ہو جاتا

ہے صدیقی۔ یہ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری واقعی ناقابل تسخیر ہیں اس
یہ غنیمت ہے کہ ہم نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ ویسے بھی با
فیس کی کوئی سرگرمی سوائے اس معدنیاتی رپورٹ کے پاکیشیا
خلاف نہیں ہوئی اور ہم بہرحال خدائی فوجدار تو نہیں ہیں۔
تک لیبارٹری کا تعلق ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ میرا اندازہ
کہ یہاں کاسمک میزائل تیار ہو رہے ہیں اور اگر میرا اندازہ د
بھی ہو تب بھی کیا ان میزائلوں کو روکنا صرف ہمارا کام ہے۔
دنیا کا کام نہیں ہے۔ اطلاع بہرحال میں دے دوں گا"......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کہیں میں آپ کی بات نہیں مان
اس لئے جو کچھ آپ کے دل میں ہے وہ بتائیں"...... صدیقی نے
اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی صدیقی کی بات کی تائید کر دی۔

"مطلب ہے کہ تم سب سٹارز اپنے چیف سٹار کی بات
سمجھتے ہو اور مجھ جیسے ٹوسٹکل سٹار کی بات پر یقین بھی نہیں کر رہے"
عمران نے کہا۔

"ہم آپ کی فطرت سے واقف ہیں عمران صاحب۔ آپ دنیا
چکر دے سکتے ہیں ہمیں نہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"ارے یہی ایک کام تو مجھ سے آج تک نہیں ہو سکا۔
ہو جاتا تو پھر مجھے کیا ضرورت تھی یہاں جنگلوں میں مارے
پھرنے کی۔ کسی پرفضا مقام پر ہنی مون نہ منا رہا ہوتا"

کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جوزف اور جوانا چونکہ اپنے
کمروں میں تھے اس لئے یہاں صرف عمران اور دوسرے ساتھی

بہرحال آپ بتائیں اصل سلسلہ کیا ہے۔ کیا فائل حاصل
نے کے بعد آپ دوبارہ واپس جائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں یہ حلف کی خلاف ورزی ہو گی اور میں یہ کام نہیں کر
تا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔

"تو پھر"...... صدیقی نے زچ ہونے کے سے انداز میں کہا۔

"پہلے فائل تو آ لینے دو۔ میرے حلف کا انحصار لارڈ پیرن کے
حلف پر ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ آپ یہ کہہ کر دوبارہ کام شروع کر دیں گے
کہ فائل نامکمل یا غلط ہے اور لارڈ نے حلف کی پاسداری نہیں
کی"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ اگر فائل درست ہوئی تو میں جھوٹ کیوں بولوں گا"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں بتاتا ہوں صدیقی۔ عمران صاحب کو اس ہیڈ کوارٹر کی
فریکونسی کا پتہ چل گیا ہے اور وہاں کمپیوٹر بھی ہے جس سے انہوں
نے آواز چیک کی ہے اور عمران صاحب پہلے بھی کئی بار صرف
ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے بڑی بڑی لیبارٹریاں تباہ کر چکے ہیں اس لئے

فائل ملنے کے بعد وہ ایسی ہی کوئی سائنسی کارروائی کریں گے اور لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیں گے"...... اس بار نعمانی نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ واقعی۔ اب سمجھ گئے۔ یہی بات ہو گی کیوں عمران صاحب یہی بات ہے ناں"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یس کم ان"...... عمران نے کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور گاؤش اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ابھی واپس آیا ہوں بساک سے تو مجھے آپ کی واپسی کی اطلاع ملی ہے لیکن وہ ہیلی کاپٹر تو نظر نہیں آیا"...... گاؤش نے سلام دعا اور رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا گیا ہے اور وہ جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا"...... عمران نے کہا تو گاؤش بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ یکلخت تاریک سا پڑ گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ وہ تو سرکاری ہیلی کاپٹر تھا"...... گاؤش نے رک رک کر کہا۔

"تو کیا ہوا۔ کیا سرکاری ہیلی کاپٹر گر کر تباہ نہیں ہو سکتے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو تو سکتے ہیں پرنس مگر"...... گاؤش نے ہونٹ چباتے ہوئے

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہیلی کاپٹر کی رقم سے دوگنی تمہیں مل جائے گی۔ ہیلی کاپٹر کی قیمت انہیں دے دینا وہ خود ہی ئلہ سنبھال لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ سرکاری ہیلی کاپٹر کا یہاں جنگل میں گر کر تباہ ہونا بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا"...... گاؤش نے کہا۔

"تم نے بتایا تھا کہ یہ ہیلی کاپٹر تم نے وزارت ٹرانسپورٹ کی ورکشاپ سے منگوایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... گاؤش نے کہا۔

"کون ہے وہاں کا انچارج۔ میرا مطلب ہے ورکشاپ کا انچارج"...... عمران نے کہا۔

"انچارج سے ہی تو سودا ہوا تھا۔ میرے تو ذہن میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ میں پہلے اس سے طے کر لیتا۔ اس کا نام لو بلے ہے۔ چیف انجینئر شو بلے"...... گاؤش نے جواب دیا۔

"گانی کا چیف سیکرٹری کرنل سواگ ہی ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کبھی ایسے لوگوں کے ساتھ راہ رسم نہیں رکھی کیونکہ میں تو ایک عام سا آدمی ہوں"...... گاؤش نے کہا۔

"اس چیف انجینئر کا نمبر کیا ہے۔ فون نمبر بتا دو۔ میں ابھی بات

طے کرا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ اسے کیا کہیں گے۔ نہیں پرنس یہ مسئلہ انتہائی خراب گیا ہے۔یہاں ایسے معاملات پر انتہائی سخت نوٹس لیا جاتا ہے۔ ا مجھے یہاں سے فرار ہونا پڑے گا اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں گاوش۔ تم مجھے رابطہ نمبر فون نمبر بتا دو میں تمہارے ہی لہجے میں بات کر لوں گا پھر تم کہ بات طے ہو جائے گی"...... عمران نے اسے تسلی دیتے کہا۔

"میں نے خود براہ راست اس سے بات نہیں کی تھی۔ میرا تو اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں نے تو بساک کے مشہور آدمی کرنل کرستان کو درمیان میں ڈالا تھا"...... گاوش نے کہا تو عمران اختیار چونک پڑا۔

"کرنل کرستان۔ کیا وہ فوجی ہے"...... عمران نے حیران پوچھا۔

"نہیں کرستان ہوٹل کا مالک ہے۔ پہلے فوج میں رہا تھا سے ریٹائر ہو کر ایکریمیا چلا گیا۔ ابھی چار پانچ سال پہلے واپس ہے۔یہاں بساک میں اس نے کرستان ہوٹل بنایا ہے اور یہاں زمین دنیا میں بھی اس کا بڑا نام ہو گیا ہے۔ اس کے تعلقات بڑے لوگوں سے ہیں۔ میرا بھی دوست ہے"...... گاوش نے کہا۔

"کرنل کرستان کی دائیں آنکھ بائیں آنکھ سے کافی چھوٹی ہے اس لئے وہ ہر وقت گاگل پہنے رہتا ہے۔ رات کو بھی اور دن کو بھی۔ اس گاگل کے شیشے رات کو ہلکے کلر کے ہو جاتے ہیں اور دن کو تیز کلر کے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں"...... گاوش نے چونک کر پوچھا۔

"اگر میں اس سے ہیلی کاپٹر کا مسئلہ طے کرا دوں تو کیا تمہاری پریشانی ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں پرنس۔ ظاہر ہے میں اسی کی وجہ سے پریشان ہوں وہ اس قدر طاقتور ہے کہ مجھ جیسے آدمی کو تو مکھی کی طرح مسل سکتا ہے"...... گاوش نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کا نمبر کیا ہے"۔ عمران نے کہا تو گاوش نے بساک کا رابطہ نمبر اور کرنل کرستان کا فون نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر پہلے رابطہ نمبر اور پھر وہ نمبر پریس کر دیئے جو گاوش نے بتائے تھے۔

"کرنل کرستان"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید یہ نمبر کرنل کرستان کا براہ راست نمبر تھا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ارے ارے تمہاری آواز وہی ہے کوے یعنی کرو جیسی۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک کرنل کرو ہی ہو۔ کرنل کرستان نہیں بن سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی البتہ گاؤش کا چہرہ یکلخت تاریک سا پڑ گیا تھا۔

"کون ہو تم۔ کس میں یہ جرأت ہے کہ ایسی بکواس کر سکے"۔ دوسری طرف سے پہلے کی طرح چیختے ہوئے کہا گیا۔

"وہی جو تمہیں ایکریمیا میں کرنل کرو کہتا تھا اور کون ایسا خوبصورت القاب تمہیں دے سکتا ہے۔ ایسا خوش ذوق آدمی تو ظاہر ہے صرف ایک ہی ہو سکتا ہے دنیا میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ کہیں تم۔ تم۔ پپ۔ پپ۔ پرنس آف ڈھمپ تو نہیں ہو"...... اچانک کرنل کرستان کی گڑبڑائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شکر ہے تمہاری یادداشت قائم ہے۔ پرندوں کے ماہرین کے مطابق کوے یعنی کرو کی یادداشت بہت تیز ہوتی ہے۔ میں وہی پرنس آف ڈھمپ ہوں اور اس بات پر سخت شرمندہ ہوں کہ جیسے تم کرنل کرو سے کرنل کرستان نہیں بن سکے اسی طرح میں بھی پرنس آف ڈھمپ سے کنگ آف ڈھمپ نہیں بن سکا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے زوردار قہقہہ

یا اور گاؤش کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ وہ شاید تصور ی نہ کر سکتا تھا کہ کرنل کرستان جیسا خشک مزاج آدمی بھی اس لرح قہقہہ لگا سکتا ہے۔

"اوہ۔ اوہ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ تمہیں میرے فون نمبر کا لیسے علم ہو گیا"...... کرنل کرستان نے کہا۔

"پورا ملک گانی گھوم گیا ہوں حتیٰ کہ اس کے خوفناک جنگلات ں سر کر ڈالی۔ باقی دنیا کے سب پرندوں کی آوازیں تو سنائی دیں یکن کہیں بھی کرو کی مخصوص آواز سنائی نہ دے رہی تھی اس لئے بوراً ایک صاحب گاؤش کی خدمات حاصل کیں ان سے تمہارا فون نبر ملا اور اب تمہاری آواز سن کر دل کو چین اور کانوں کو سکون ملا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گاؤش۔ کون گاؤش۔ اوہ اوہ کہیں تم ٹاکس لینڈ ہوٹل والے اؤش کی بات تو نہیں کر رہے۔ کیا تم وہاں سے بول رہے ہو"۔ رنل کرستان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ گاؤش صاحب میرے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ ہاں ایک مشن کے سلسلے میں انہوں نے مجھ سے بھرپور تعاون کیا ر میری فرمائش پر انہوں نے ایک سرکاری ہیلی کاپٹر بھی مہیا کر دیا۔ ب بدقسمتی یہ کہ سرکاری ہیلی کاپٹر جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا۔ میں نے واپسی پر جب گاؤش کو بتایا تو گاؤش خوف سے کانپنے لگ گیا۔ یں نے اسے کہا کہ میں اس ہیلی کاپٹر کی قیمت سے دوگنا رقم ادا

کرنے کو تیار ہوں لیکن ان صاحب کی کپکپی ہی دور نہ ہو رہی تھی آخر پوچھنے پر اس نے انکشاف کیا کہ اس نے یہ ہیلی کاپٹر بساک سے کرنل کرسٹان کی معرفت حاصل کیا تھا اور کرنل کرسٹان کو جیسے ہی یہ بتایا گیا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے کرنل کرسٹان نے گاوش صاحب کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے ہیں جس پر میں نے انہیں یقین دلایا کہ میں کرنل کرسٹان صاحب کو فون کر کے ان کی منت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم پر، مجھ پر اور کرنل کرسٹان پر رحم کرے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" اوہ۔ اوہ میں سمجھ گیا۔ تو یہ ہیلی کاپٹر اس نے تمہارے منگوایا تھا۔ میں تو خود حیران ہوا تھا کہ ہیلی کاپٹر کی اسے کیا ضرورت پڑ گئی تھی"...... کرنل کرسٹان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تو پھر بولو کیا پاکیشیا سے ہیلی کاپٹر منگوا کر دوں یا"......

نے کہا۔

" ارے ارے نہیں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم اس جیسے ایک ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم گاوش دو کہ وہ ہیلی کاپٹر کو بھول جائے میں خود سب کچھ سنبھال لوں کون سا مسئلہ ہے لیکن پرنس اگر تم گانی میں ہو تو پھر میرے کیوں نہیں آئے۔ اب تم لازماً ٹاکس سے بساک آؤ گے۔ پاس ضرور آنا۔ پہلے وعدہ کرو"...... کرنل کرسٹان نے کہا۔

" وعدہ تو نہیں کر سکتا کوشش ضرور کروں گا کیونکہ یہ

لات پر منحصر ہے۔ بہرحال اس ہیلی کاپٹر کی قیمت میں پہنچوا دوں "...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ کسی قیمت کی ضرورت نہیں ہے۔ سرکاری ہیلی کاپٹر تباہ تے رہتے ہیں۔ کرنل کرسٹان اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں کہ اس ے ایک پرانے سے ہیلی کاپٹر کی قیمت کوئی وصول کر سکے"۔ کرنل سٹان نے کہا۔

" اوکے پھر گاوش سے تم خود بات کر لو تاکہ اس کی تسلی ہو ئے"...... عمران نے کہا اور رسیور اس نے گاوش کی طرف بڑھا

" ہیلو جناب میں آپ کا خادم گاوش بول رہا ہوں"...... گاوش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران نے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن لیں کر دیا۔

" گاوش یہ تو مجھے اب پتہ چلا کہ تم میرے محسن پرنس آف مپ کے خاص آدمی ہو اس ہیلی کاپٹر پر لعنت بھیجو اور اسے بھول ؤ۔ پرنس پر میں اس جیسے ایک ہزار ہیلی کاپٹر قربان کر سکتا ہوں بتہ آج کے بعد تم میرے لئے خاص حیثیت رکھتے ہو۔ اب تم قطعی فکر رہو۔ تمہاری طرف اب کوئی ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھنے کی اُت نہ کرے گا"...... کرنل کرسٹان نے کہا۔

" بہت بہت شکریہ جناب۔ یہ آپ کا احسان ہو گا"...... گاوش انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رسیور پرنس کو دو"...... کرنل کرستان نے کہا تو گاوش نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"بہت شکریہ کرنل تم نے یہ بات کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اب تم واقعی کرنل کرستان بن چکے ہو۔ انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تم مطمئن ہو گاوش"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تو سارا مسئلہ ہی ختم ہو گیا۔ ویسے پرنس آپ واقعی عظیم آدمی ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ مجھے آپ کی خدمت کا موقع ملا ہے"۔ گاوش نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کاؤنٹر سے بول رہا ہوں جناب ایک صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انہیں لارڈ نے بھیجا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے بھجوا دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لارڈ"...... گاوش نے چونک کر پوچھا۔

"بلیک فیس کا چیف ہے لارڈ پیرن"...... عمران نے سرسری سے لہجے میں کہا اور گاوش کا چہرہ حیرت کی شدت سے ایک بار پھر بگڑنے

"لیکن آپ تو اس کا اڈا تباہ کرنے گئے تھے پھر"...... گاوش نے بھرے لہجے میں کہا۔

ں سے معاہدہ ہو گیا ہے۔ میری مطلوبہ فائل اس نے مجھے دینی اور میں نے اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے مشن سے ہاتھ اٹھا لیا ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گاوش کے چہرے پر ود حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا لیکن وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ۔ نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ ایکریمی نژاد تھا۔ اس کے جسم پر زین تراش کا سوٹ موجود تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک جدید خت کا بریف کیس تھا۔

"میرا نام ٹونی ہے جناب اور مجھے لارڈ صاحب نے بھیجا ہے"۔ نے والے نے غور سے کمرے میں موجود سب افراد کو باری باری ھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں مسٹر ٹونی میرا نام علی عمران ہے"...... عمران مسکراتے ہوئے کہا تو ٹونی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بریف کیس کرسی کی سائیڈ پر رکھ ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"پہلے اس پر لارڈ صاحب سے بات کر لیجئے جناب اس کے بعد میں فائل آپ کو دے دوں گا"...... ٹونی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر پہلے اسے غور سے دیکھا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ پیرن اٹنڈنگ یو۔ ٹونی تمہارے پاس پہنچ گیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں اور اس کے دیئے ہوئے ٹرانسمیٹر پر آپ سے بات ہو رہی ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹونی فائل تمہیں دے گا تم اسے اچھی طرح چیک کر لو۔ میں نے اپنا حلف پورا کر دیا ہے۔ اب تم نے اپنا حلف پورا کرنا ہے۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

"یہ تو فائل چیک کرنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے کہ تم نے حلف مکمل کیا ہے یا نہیں لیکن یہ بات بھی تمہیں یاد ہو گی کہ اس معدنیات کے پیچھے تم یا تمہاری تنظیم کی کوئی شاخ نہیں آئے گی اور نہ ہی اس فائل کی کاپی تم نے اپنے پاس رکھنی ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں نے جو حلف دیا ہے اسے ہر صورت میں پورا کروں گا۔ گو معدنیات انتہائی قیمتی ہے لیکن یہ بہرحال بنیاد

کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری سے زیادہ قیمتی نہیں ہے۔ اوور"۔ نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر ڈ ٹونی نے کرسی کی سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک فائل نکال کر عمران کی بڑھا دی۔ عمران نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنا ع کر دیا۔ فائل میں بیس کے قریب کاغذات تھے اور یہ سب ص کمپیوٹرائزنگ کوڈ میں تھے لیکن عمران انہیں اس انداز میں رہا تھا جیسے وہ کسی تحریر کو پڑھ رہا ہو پھر اس نے اطمینان بھرا ں لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

ٹھیک ہے مسٹر ٹونی اب آپ جا سکتے ہیں"...... عمران نے تے ہوئے کہا۔

شکریہ"...... ٹونی نے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے جیب میں ڈالا خالی بریف کیس اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور خاموشی سے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

صدیقی تم خاور کو ساتھ لو اور بساک فوراً پہنچو۔ گاوش تمہارے جائے گا۔ اس فائل کو اپنے چیف کو بھجوا دو۔ طریقہ کار کا تمہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

آپ ساتھ نہیں جائیں گے"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

نہیں۔ یہ علاقہ خاصا خوبصورت ہے میں فی الحال یہاں کی سیر

کروں گا۔ تم نے واپس آنا ہے پھر اکٹھے سیر کریں گے لیکن فور
ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو صدیقی اٹھ کھڑا ہوا۔ خاور بھی کھڑا
گیا اور پھر کاوش کے ساتھ وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ فائل
نے تہہ کر کے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لی تھی۔
"کیا آپ کو خطرہ ہے کہ فائل آپ سے واپس حاصل کر لی جا
گی"...... ان کے باہر جانے کے بعد چوہان نے کہا۔
"کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ انتہائی اہم ترین فائل ہے۔ لارڈ
آخری چارہ کار کے طور پر اسے واپس کیا ہے مجھے اصل خطرہ
انتھونی سے ہے وہ واقعی عقلمند آدمی ہے"...... عمران نے
چوہان اور نعمانی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھونی اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر
گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ سامنے میز پر ایک فون اور
ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس کی نظریں ان دونوں پر اس طرح جمی
تھیں جیسے وہ کسی کال کا شدت سے منتظر ہو۔ اچانک فون کی
بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔
یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"...... انتھونی نے سپاٹ اور انتہائی
لہجے میں کہا۔
رڈ بول رہا ہوں انتھونی۔ عمران کی کال آ گئی ہے۔ ٹونی اس
گیا ہے"...... دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی۔
اس کا مطلب ہے لارڈ کہ فائل اس عمران تک پہنچ گئی
...... انتھونی نے کہا۔
ہاں اور میں نے اس لئے تمہیں اطلاع دی ہے کہ تم نے اب

اپنے آدمیوں کے ذریعے یہ کنفرم کرنا ہے کہ عمران اور اس ساتھی واپس چلے گئے ہیں یا نہیں۔ جب وہ بساک سے چلے جائیں مجھے اطلاع دینا تاکہ میں ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی شفٹنگ سے میں ایکریمیا چلا جاؤں"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ٹاکس اور بساک میں الرٹ کیا ہوا ہے جیسے ہی رپورٹ ملی میں آپ کو اطلاع کر گا"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"سنو انتھونی اس فائل کو حاصل کرنے یا عمران اور اس ساتھیوں پر کسی قسم کا حملہ کرنے کی حماقت نہ کرنا ورنہ فائل ہاتھ سے جائے گی اور وہ قیامت بن کر ہیڈ کوارٹر پر بھی ٹوٹ پڑ گا"...... لارڈ نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس۔ ویسے بھی آپ چیف ہیں۔ آپ پوری تنظیم کا فیصلہ ہے اور آپ نے بھی تنظیم کے مفاد میں ہی فیصلہ کیا ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"گڈ"...... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو انتھونی نے مسکراتے ہوئے رسیور دیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ پھر ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو انتھونی نے کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹونی کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

ں۔ انتھونی اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... انتھونی
لہجے میں کہا۔
باس عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ابھی ٹاکس میں موجود
بتہ اس کے دو ساتھی ہوٹل کے مالک گاوش کے ساتھ بساک
ں۔ میرا خیال ہے کہ یہ فائل وہ ساتھ لے گئے ہیں۔ میں نے
میں راڈنی کو کال کر کے صورت حال بتا دی تھی وہ وہاں ان
رانی کرائے گا اور آپ کو براہ راست رپورٹ دے گا۔ اوور"۔
نے جواب دیا۔
رپورٹ کی فکر مت کرو وہ اب میرے لئے کوئی اہمیت نہیں
۔ میں اس عمران کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں ہر قیمت پر اور ہر
ت میں۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔
یس باس۔ میں نے تمام انتظامات آپ کے حکم کے مطابق مکمل
ئے ہیں مجھے ابھی رپورٹ مل چکی ہے۔ اب آپ جب حکم کریں
س پر عمل کر دیا جائے گا۔ اوور"...... ٹونی نے کہا۔
"کیا انتظامات کئے ہیں مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ میں مطمئن ہو
ں اوور"...... انتھونی نے کہا۔
"آپ کے حکم کے مطابق ٹاکس سے بساک کے درمیان ویران
ے جوزو میں جہاں سڑک تنگ موڑ کاٹ کر ایک چھوٹے سے
ں کے درمیان سے گزرتی ہے وہاں سڑک کے نیچے پورے روڈ پر
نے ٹراکسی مائنز نصب کر دی ہیں اور وہاں سے چار میل دور فارم

میں ہم نے کنٹرولنگ سیکشن بنالیا ہے۔آپ کے حکم کے مطابق
کے پورے علاقے میں کوئی آدمی تعینات نہیں کیا گیا اور نہ ہی
جنگل میں کوئی آدمی ان کی نگرانی کرے گا البتہ ٹاکس میں دو
ہمارے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی وہاں سے روانگی
کنٹرولنگ سیکشن کو اطلاع دیں گے اور تفصیلات بتائیں گے۔
جب عمران اور اس کے ساتھی جوزو کے اس موڑ پر پہنچیں گے
ٹراکسی مائنز فائر کر دی جائیں گی اور سڑک کا یہ پورا حصہ جو کہ تقریباً
چار سو میٹر طویل ہو گا خوفناک دھماکے سے اڑ جائے گا اس
عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ جانے کا ایک فیصد سکوپ
باقی نہیں رہے گا۔اوور۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"کنٹرولنگ سیکشن میں کون انچارج ہو گا۔ اوور۔۔۔۔
نے کہا۔

"میں خود کنٹرول کروں گا۔اوور۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"ٹاکس سے جوزو کا فاصلہ کتنا ہے۔ اوور۔۔۔۔ انتھونی
پوچھا۔

"تقریباً دس میل کے قریب ہے باس۔ اوور۔۔۔۔ ٹونی
جواب دیا۔

"اس کے علاوہ اور بھی کوئی راستہ ہے۔اوور۔۔۔۔ انتھونی
پوچھا۔

"نہیں باس۔ سڑک کے ذریعے یہی واحد راستہ ہے۔

نی نے جواب دیا۔

"یہاں ٹریفک کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور۔۔۔۔ انتھونی نے
چھا۔

"ٹاکس اور بساک کے درمیان خاصی ٹریفک چلتی رہتی ہے۔
میں اور جیپیں کافی تعداد میں ہوتی ہیں۔ اوور۔۔۔۔ ٹونی نے
اب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا روانگی کا کیا موڈ ہے۔ اوور۔
تھونی نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے باس کہ وہ کل ہی روانہ ہو گا۔ اوور۔۔۔۔ ٹونی
واب دیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میں خود اس اہم مشن کو کنٹرول کروں لیکن
اں ہیڈ کوارٹر میں ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے اور جیپ پر مجھے آٹھ
گھنٹے لگ جائیں گے۔ اوور۔۔۔۔ انتھونی نے چند لمحے خاموش
ہنے کے بعد کہا۔

"آپ آ جائیں باس آپ مجھ سے بہتر اس مشن کو کنٹرول کر سکتے
عمران کا آج رات روانگی کا بہرحال کوئی موڈ نہیں ہے اور ابھی
پڑنے میں بھی کافی وقت پڑا ہے۔اوور۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

اوکے ٹھیک ہے تم مجھے سرحد پر ملو میں جیپ پر وہاں پہنچ رہا
ں۔اوور۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔اوور۔۔۔۔ ٹونی نے کہا تو انتھونی نے ٹرانسمیٹر آف

کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے لارڈ پیرن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں باس۔ عمران کے دو ساتھی ناکس لینڈ ہوٹل کے مالک گاوش کے ساتھ جیپ کے ذریعے بساک روانہ ہو گئے ہیں جبکہ عمران ابھی باقی ساتھیوں کے ساتھ ناکس میں ہی موجود ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"کیوں جب اسے فائل مل گئی ہے تو وہ کیوں نہیں گیا"۔ لارڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس نے فائل اپنے ساتھیوں کے ذریعے بساک بھجوائی ہے تاکہ اس کے ساتھی وہاں سے فائل سمیت پاکیشیا چلے جائیں اور جب وہ وہاں سے روانہ ہو جائیں گے تب عمران یہاں سے روانہ ہو گا۔ اسے شاید ہم پر یقین نہیں ہے اس لئے فائل کو فوری نکالنے کے لئے یہ کارروائی کی ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اگر اسے کوئی وہم ہے تو وہ خود ہی دور ہو جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں خود ناکس چلا جاؤں تاکہ اس عمران کی درست طور پر نگرانی ہو سکے مجھے یہ شک ہے کہ عمران فائل نکالنے کے بعد دوبارہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرے گا اس صورت میں چونکہ میں

موجود رہوں گا اس لئے میں آسانی سے اسے عقب سے گھیر سکتا

...... انتھونی نے کہا۔

"اگر عمران ہماری طرف سے مشکوک ہے تو تمہیں بھی اس کی

سے مشکوک ہونے کا حق بنتا ہے۔ ٹھیک ہے یہ مناسب

گا لیکن تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کسی صورت بھی نہیں

..... لارڈ نے کہا۔

یس باس۔ میں سمجھتا ہوں باس۔ میں نے تو حفظ ماتقدم کے

یہ بات سوچی ہے"...... انتھونی نے کہا۔

اوکے ٹھیک ہے۔ تمہیں حفاظتی انتظامات کرنے کی اجازت

.. لارڈ نے کہا تو انتھونی نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھا اور

سکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

جوزف اور جوانا ہوٹل ناکس لینڈ کے چھوٹے سے ہال میں ہوئے تھے۔

"اب مشن تو ختم ہو گیا ہے پر ماسٹر نجانے کیوں یہاں ہوئے ہیں" ...... جوانا نے قدرے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"مشن ختم ہو گیا ہے۔ وہ کیسے" ..... جوزف نے چونک پوچھا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ ایک آدمی کاؤنٹر پر موجود تھا۔ وہ لارڈ کے حوالے سے ماسٹر سے ملنے آیا تھا اور پھر ماسٹر کے کمرے میں گیا اور واپس آ کر باہر چلا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ نے وعدے کے مطابق فائل بھجوا دی ہے اس طرح مشن ختم نہیں ہو گیا" ..... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے اس نے سیڑھیوں سے صدیقی، خاور اور گاؤش کو اتر کر ہال میں آتے دیکھا۔ گاؤش کے

کاؤنٹر پر کھڑے آدمی کو کچھ کہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔

"یہ دونوں کہاں جا رہے ہیں" ...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ بساک جا رہے ہیں" ..... جوزف نے جواب دیا۔

"بساک۔ لیکن بساک تو ہم سب نے جانا ہے یہ اکیلے کیوں جائیں گے" ...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تمہارے اس پہلے سوال کا جواب ہے جوانا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہیں باس کے ساتھ رہتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہے لیکن جو کچھ میں باس کے بارے میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے"۔ جوزف نے قدرے طنزیہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو مجھے بھی تسلیم ہے کہ تم ماسٹر کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو لیکن تم نے جو بات کی ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آئی" ...... جوانا نے کہا۔

"باس اس لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کو تباہ کئے بغیر واپس نہیں جائے گا" ...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ پہلے میرا بھی یہی خیال تھا لیکن ماسٹر نے حلف دیا ہے اور ماسٹر حلف دینے کے بعد اسے توڑے گا نہیں اس لئے میں نے اپنا خیال تبدیل کر لیا تھا" ...... جوانا نے کہا۔

"باس واقعی حلف نہیں توڑے گا لیکن باس کا حلف اس لارڈ کے حلف سے مشروط ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ لارڈ یا اس کا اسسٹنٹ انتھونی ان میں سے کوئی نہ کوئی حلف ضرور توڑے گا اور اس کے بعد باس کو مشن فائنل کرنے کا چانس مل جائے گا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم یہ بات اس حد تک یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو"...... جوانا نے کہا۔

"باس نے اس آدمی انتھونی کی ذہانت کی بار بار تعریف کی ہے۔ یاد ہے ناں تمہیں"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور واقعی وہ خاصا ذہین آدمی ثابت ہوا ہے۔ لیکن"۔ جوانا نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ چونکہ وہ ذہین آدمی ہے اس لئے باس اس کی تعریف کر رہا ہے"...... جوزف نے پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ تم کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔ جوانا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ جتنا میں باس کو جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ باس نے فائل حاصل کرنے کے لئے حلف دیا ہے اور تم نے دیکھا کہ باس نے یہ فائل حاصل کر لی اور اب یقیناً صدیقی اور نعمانی اس فائل کو پاکیشیا بھجوانے جا رہے ہیں۔ یہ کام باس نے کیوں کیا

ہے اس لئے کہ باس جانتا ہے کہ اگر اس نے ہیڈ کوارٹر کو اس وت میں تباہ کر دیا کہ فائل اندر موجود ہوئی تو فائل بھی ساتھ ہی تم ہو جائے گی اور اس طرح پاکیشیا کی انتہائی قیمتی معدنیات کیشیا کے عوام کے کام نہ آسکے گی اس لئے باس نے پہلے یہ فائل یڈ کوارٹر سے نکلوائی ہے تاکہ پاکیشیا کے عوام کی یہ امانت محفوظ ہو لے۔ اب جب باس ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تباہ کرے گا تو اسے فائل فکر نہ ہو گی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ماسٹر ہر صورت میں حلف کی خلاف ورزی ے گا جبکہ مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا"...... جوانا نے منہ تے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ باس حلف کی از خود خلاف زی نہیں کرے گا لیکن اس کا حلف مشروط ہے اس لئے خلاف زی دوسری سائیڈ سے ہو گی اور یقیناً اس انتھونی کی طرف سے ہو اس لئے تو باس اس کی ذہانت کی بار بار تعریف کر رہا تھا"۔ زف نے کہا۔

"تم تو مجھے ماسٹر کے بھی ماسٹر لگ رہے ہو۔ اس طرح پیش گوئی رہے ہو جیسے ماسٹر کی بجائے ساری کارروائی تم نے کرنی ہو"۔ انا نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں باس کا غلام ہوں جوانا اور اچھے غلام بہرحال اپنے آقا کی زت کو سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں طویل عرصے سے باس

"یہاں ٹونی کے آدمی موجود ہیں اور اگر یہ خود رابطہ کرتا تو نظروں میں آجاتا"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی تم تو ماسٹر سے بھی بڑے ایجنٹ نظر آتے ہو۔ حیرت ہے۔ تم میں نجانے کیسی کیسی صلاحیتیں ہیں"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو بس باس کا غلام ہوں"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اب جا کر پیغام تو دو ماسٹر کو"...... جوانا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ اس پیغام میں ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور جوانا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ وہ اس طرح جوزف کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"ماسٹر ٹھیک کہتا ہے۔ افریقہ پہنچ کر تم واقعی پراسرار ہو جاتے ہو"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"آؤ اب وقت ہو گیا ہے کہ ہم یہ شکار کھیلیں"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا خاموشی سے اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ چونکہ وہ ہوٹل میں گاوش کے مہمانوں کے طور پر رہ رہے تھے اس لئے ظاہر ہے کسی نے ان سے بل کے متعلق نہ پوچھا تھا۔ وہ دونوں ہوٹل کے ہال سے باہر نکلے اور پھر گھومتے ہوئے ہوٹل کے عقب میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک دروازہ تھا

تھا۔ جوزف نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو دروازہ تھوڑا سا کھل گیا اس کے ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز ایسا جیسے وہ ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہو۔ جوزف نے مڑ کر جوانا کو دیکھتے ئے ہونٹوں پر انگلی رکھی اور پھر دروازے کو کھول کر وہ بلی کی ح دبے پاؤں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ جو کھلا ہوا تھا۔ بولنے والے کی آواز اس میں سے سنائی دے رہی ۔ جوزف دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ جوانا بھی اس کے ہی تھا۔ اس آدمی نے جیسے ہی گفتگو ختم کی جوزف تیزی سے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ جوانا کے پیچھے تھا اسی لمحے کمرہ انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف نے ے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا تھا۔ یہ آدمی تھا جو اوپر جا کر عمران سے ملا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی تو جوزف نے جھک کر اسے گردن پکڑا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر وہ چیختا ہوا ہوا میں اچھل کر دھماکے سے نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"باہر کا دروازہ بند کر کے لاک کر دو"...... جوزف نے جوانا سے ر جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ جوزف نے اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر کے ایک ہاتھ سے اس کا ناک نہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے ر نمودار ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹائے۔ اسی لمحے جوانا

بھی واپس آگیا۔
"تمہیں کیسے معلوم ہوا جوزف کہ یہ یہاں موجود ہے" ۔۔۔
نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جو پیغام ملا تھا وہ یہی تھا" ۔۔۔۔ جوزف نے مختصر سا جواب دیا
جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے اس آدمی
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی
کوشش کی لیکن جوزف نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچے
پر مجبور کر دیا۔
"تم۔ تم کون ہو اور یہ تم نے مجھے کیوں بے بس کر رکھا ہے"
اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارا نام کیا ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے سرد لہجے میں پوچھا۔
"میرا نام ٹونی ہے مگر تم کون ہو" ۔۔۔۔ ٹونی نے کہا وہ اب خاصا
سنبھل گیا تھا۔
"تم ٹرانسمیٹر پر انتھونی سے بات کر رہے تھے ناں" ۔۔۔۔ جوزف
نے کہا۔
"ہاں وہ میرا باس ہے۔ مگر تم کون ہو۔ مجھے یہ تو بتاؤ" ۔۔۔
نے کہا۔
"کیا پروگرام طے ہوا ہے تمہارا اس کے ساتھ" ۔۔۔۔ جوزف
کہا۔
"پروگرام کیسا پروگرام۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔۔ ٹونی

ت بھرے لہجے میں کہا۔
"علی عمران کے خاتمے کے لئے" ۔۔۔۔ جوزف نے سپاٹ لہجے میں
تو ٹونی بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کے خاتمے کا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میرا
ں پروگرام سے کیا تعلق" ۔۔۔۔ ٹونی نے اس بار قدرے گڑبڑائے
ئے لہجے میں کہا تو جوزف نے یکلخت اس کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا اور
سرے لمحے ٹونی کی حالت انتہائی تیزی سے بگڑتی چلی گئی۔ جوزف کا
وٹھا اس کی شہ رگ پر تھا اور ٹونی کی حالت بتا رہی تھی کہ اگر
زف نے چند لمحوں کے اندر شہ رگ پر موجود انگوٹھا نہ ہٹایا تو ٹونی
گھٹنے سے ہلاک ہو جائے گا۔ جوزف نے اچانک انگوٹھے کا دباؤ ہلکا
دیا اور ٹونی کا انتہائی بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگا۔ وہ بے
تیار لمبے لمبے سانس لینے لگ گیا تھا۔ اس کے دم گھٹنے کی وجہ سے
ہر کو نکل آنے والی آنکھیں دوبارہ اپنے حلقوں میں واپس جانے لگ
تھیں۔
"یہ آخری چانس ہے ٹونی تمہارے لئے۔ اس لئے جو گفتگو ہوئی
ہے وہ سب بتا دو لفظ بلفظ ورنہ" ۔۔۔۔ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔
"میں نے کوئی گفتگو نہیں کی" ۔۔۔۔ ٹونی نے کہا تو جوزف نے
لخت دو انگلیاں اس کے نتھنوں میں پوری قوت سے گھسیڑ دیں ٹونی
کے دونوں نتھنے پھٹ گئے اور اس کے حلق سے نہ صرف چیخ نکلی بلکہ
س کا جسم پھڑکنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف نے ہاتھ واپس کھینچا

اور اس کی پیشانی پر ضرب لگا دی تو ٹونی واقعی اس طرح پھڑکے جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی پھڑکتی ہے۔

"بولو ورنہ اس بار تمہارا ذہن ختم ہو جائے گا۔ بولو"۔ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ۔ پانی دو۔ بتاتا ہوں پانی دو"...... ٹونی نے رک رک کر کہا۔

"بولو۔ جلدی کرو پانی بھی مل جائے گا اور تمہاری جان بھی بچ جائے گی ورنہ"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس ٹرانسمیٹر میں کال ٹیپ ہو جاتی ہے تم خود سن لو مجھ سے بولا نہیں جا رہا مجھے پانی دو"...... ٹونی نے کہا تو جوزف کا بازو گھوما اور کرسی پر موجود ٹونی تقریباً اڑتا ہوا کرسی سے نیچے جا گرا۔ اس کے جسم نے دو چار جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔ آؤ اب باس کے پاس چلیں"...... جوزف نے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

عمران اپنے کمرے میں چوہان اور نعمانی سے گپ شپ میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ تینوں چونک پڑے۔ کمرے میں جوزف اور جوانا داخل ہو رہے تھے۔

"تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم کامیاب لوٹے ہو"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یس باس۔ یہ لیجئے ٹرانسمیٹر۔ اس میں کال ٹیپ شدہ موجود ہے آپ خود ہی سن لیجئے"...... جوزف نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جو ٹونی نے فائل دینے سے قبل عمران کو دیا تھا۔

"پہلے تفصیل بتاؤ کیا ہوا اور کیسے ہوا"...... عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس میں اور جوانا پروگرام کے مطابق ہال میں موجود تھے۔ آپ

کے مقرر کردہ آدمی نے آکر مجھے کوڈ میں اطلاع دی کہ آپ سے ملنے والا آدمی عقبی طرف کمرے میں موجود ہے اور اس کی حرکتیں پراسرار ہیں۔ چنانچہ میں اور جوانا وہاں گئے تو وہ آدمی جس نے اپنا نام ٹونی بتایا ہے انتھونی سے ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ گفتگو کے اختتام پر میں نے اس سے بات چیت کی تفصیل پوچھی تو اس نے انکار کر دیا۔ لیکن معمولی سے تشدد کے بعد اس نے بتایا کہ کال اس ٹرانسمیٹر میں ٹیپ شدہ ہے۔ چنانچہ میں اسے ختم کر کے ٹرانسمیٹر لے کر یہاں آیا ہوں"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کے عقبی حصے میں ایک جگہ کو دبایا تو ٹرانسمیٹر کا اوپر کا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ اندر باقاعدہ چند بٹن موجود تھے عمران نے یکے بعد دیگرے بٹن پریس کئے تو اس میں سے آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ٹونی کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

"یس انتھونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک دوسری آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو عمران نے ٹیپ الگ کر کے اس کا ڈھکن بند کر دیا۔ اب وہ پہلے کی طرح ٹرانسمیٹر تھا۔

"گڈ شو۔ جلدی کرو ہم نے اس انتھونی کو پکڑنا ہے۔ چلو"

عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی چوہان اور نعمانی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"باہر ان کے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے ہم نے عقبی راستے سے باہر جانا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی جیپ میں سوار تیزی سے دوبارہ اس جنگل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں سے ماگورا جنگل کی سرحد شروع ہوتی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر جوانا، چوہان اور نعمانی موجود تھے۔

"عمران صاحب یہ سب کیا ہوا ہے۔ آپ نے ہمیں تو کسی بات کی ہوا بھی لگنے نہیں دی اور جوزف سے سارا کام کرا لیا"۔ چوہان نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ افریقہ کی ہوا گرم ہوتی ہے اور ہمارے ملک میں مائیں اپنے بچوں کو یہ دعا دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں گرم ہوا سے بچائے جب کہ جوزف کو دعا اس سے الٹ دی جاتی ہو گی کہ اللہ تمہیں ٹھنڈی ہوا سے بچائے۔ چنانچہ میں نے تمہیں گرم ہوا سے اور جوزف اور جوانا کو ٹھنڈی ہوا سے بچانے کی کوشش کی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔ کیا آپ کو پہلے سے یہ معلوم تھا کہ ایسی سازش ہو گی"...... چوہان نے کہا۔

معلوم نہیں تھا لیکن اندازہ تھا کیونکہ انتھونی بہرحال ذہین آدمی ہے اور ذہین آدمی کی یہ نفسیات ہوتی ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ سب سے ذہین ہے اور اس کی ذہانت ایک ایسا جال ہے جس سے کوئی بچ کر نہیں جا سکتا اس لئے انتھونی جیسا ذہین آدمی یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ ہم اس کی ذہانت کے جال سے بچ کر بخیروعافیت واپس چلے جائیں اور پھر ٹونی نے جس انداز میں ٹرانسمیٹر مجھے دے کر میری لارڈ سے بات کرائی تھی اس سے میں سمجھ گیا کہ ذہانت کا کھیل شروع ہو گیا ہے۔ انتھونی میری اور لارڈ کے درمیان ہونے والی گفتگو سے آگاہ رہنا چاہتا تھا ورنہ لارڈ مجھ سے فون پر بھی بات کر سکتا تھا۔ باہر انتھونی کے آدمی نگرانی پر موجود تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ انتھونی جیسے ذہین آدمی کو یہ رپورٹ ملے کہ ہم پراسرار سرگرمیوں میں مصروف ہیں اس لئے میں نے جوزف کو یہاں آتے ہی ہدایات دے دی تھیں اور جوزف کی صلاحیتوں کو میں جانتا ہوں۔ خاص طور پر افریقہ میں آکر تو جوزف کی ساری معلوم اور نامعلوم حسیّں اس طرح جاگ اٹھتی ہیں کہ مجھے بھی اس کی صلاحیتوں سے خوف آنے لگتا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ جوزف حالات کو صحیح انداز میں کنٹرول کر لے گا اور نگرانی کرنے والوں کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا۔ وہ ہماری نگرانی ہی کرتے رہ جائیں گے۔ یہاں گاؤں کے دو آدمیوں کو میں نے ان نگرانی کرنے والوں کی نگرانی کا کام بھی سونپ رکھا تھا اور انہیں مقامی قبائلی کوڈ میں

زف کو رپورٹ دینے کا کہا گیا تھا اس طرح کسی کو علم ہی نہ ہو سکا ر بالا بالا سارا کام ہو گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر یہ جوزف تو آپ سے بھی بڑا سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس نے میں جس طرح باتیں کی ہیں اور جس پراسرار انداز میں ساری رروائی کی ہے میں تو ابھی تک حیران ہوں"...... جوانا نے کہا تو ہران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ افریقہ پہنچ کر مجھے جوزف سے خود خوف نے لگ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار نس پڑے۔

"تو آپ نے یہ سارا چکر بالا بالا اس لئے چلایا کہ آپ انتھونی تک وئی مشکوک بات نہ پہنچنے دینا چاہتے تھے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں یہ ضروری تھا ورنہ وہ واقعی باہر نہ آتا اور جب تک وہ باہر نہ تا ہم اندر داخل نہ ہو سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو یقین تھا کہ انتھونی باہر آئے گا وہ اس ٹونی کے یعے بھی تو ساری کارروائی کرا سکتا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں بس یہ آخری بات تھی اور اس بات کے لئے میں نے جوزف ی ڈیوٹی لگائی تھی ورنہ واقعی ہمیں واپس جانا پڑتا اور پھر لیبارٹری اور س ہیڈ کوارٹر کو نئے سرے سے ٹریس کرنا پڑتا"...... عمران نے کہا ور چوہان اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ س جگہ پہنچ گئی جہاں حکومت گانی کی طرف سے خطرے کے بورڈ

نصیب تھے۔

"جوزف جیپ کو کچھ دور لے جا کر چھپا دو"...... عمران جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور عمران باقی ساتھیوں کو نیچے آنے کا اشارہ کر کے جیپ سے نیچے اتر آیا۔ جوزف جیپ کو موڑ ایک سائیڈ پر لے گیا۔

"کیا وہ انتھونی ادھر سے ہی آئے گا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں ماگورا سے ادھر ہی راستہ آتا ہے۔ اب سنو ہم نے اسے بے ہوش کرنا ہے۔ میرے پاس بے ہوش کر دینے والی گن موجود ہے لیکن اگر اسے چلتی جیپ پر بے ہوش کیا تو یہاں جنگل میں جیپ کسی درخت سے ٹکرا بھی سکتی ہے اس طرح وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے اس لئے تم سب سائیڈوں میں بکھر جاؤ۔ پھر یہ جیپ جس طرف سے بھی نمودار ہو اس کے ٹائر کو برسٹ کر دینا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف بھی واپس آ گیا اور پھر عمران نے اسے بھی ہدایات دے دیں۔ وہ سب بکھر کر درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ اچانک عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو انتھونی کالنگ۔ اوور"...... انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ ٹونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے ٹونی

واز میں کہا۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"...... انتھونی نے پوچھا۔

"ٹاکس لینڈ ہوٹل میں باس آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"عمران اپنے دو ساتھیوں سمیت کمرے میں ہے جب کہ اس کے دو ساتھی گاوش کے ساتھ بساک گئے ہیں۔ میں نے آپ کو پہلے رپورٹ دی تھی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کے جو دو نیگرو ساتھی تھے وہ کہاں ہیں۔ اوور"...... انتھونی نے پوچھا۔

"وہ تو شروع سے ہی اپنے کمرے میں تھے۔ پھر وہ ہال میں بیٹھے رہے اور پھر واپس اپنے کمروں میں چلے گئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں تم مجھے کرمائی موڑ پر ملو۔ اوور"۔ انتھونی نے کہا۔

"کرمائی موڑ وہ کہاں ہے باس۔ اوور"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹاکس لینڈ ہوٹل سے پہلے جو موڑ آتا ہے اسے کیا کہتے ہیں۔ اوور"...... انتھونی نے کہا۔

"لاگوئی موڑ باس۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے وہیں۔ اوور"...... انتھونی نے اس بار انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ آف کر دیا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ انتھونی اسے ان ساری باتوں سے باقاعدہ چیک کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے بڑی طویل جرح کی تھی۔ وہ اطمینان کرنا چاہتا تھا کہ اس دوران کہیں ٹونی مشکوک ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے قبضے میں تو نہیں آگیا۔ اگر عمران، ٹونی اور اس کے درمیان ہونے والی ٹیپ نہ سن چکا ہوتا تو لامحالہ وہ انتھونی کو اس طرح مطمئن نہ کر سکتا تھا جس طرح اب اس نے کر دیا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے چوہان قریب ہی درخت کی اوٹ سے نکل کر عمران کے قریب آگیا۔

"عمران صاحب کیا یہ انتھونی ابھی تک ہیڈ کوارٹر سے نہیں نکلا ہو گا جو اس نے کال کی ہے"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں وہ قریب ہی ہے۔ دراصل وہ ناگورا جنگل سے نکلنے سے پہلے چیکنگ کر لینا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں دور درختوں سے بڑی سی جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی اس طرف آتی دکھائی دی تو

وہ سب چوکنا ہو گئے۔ جیپ کا رخ اس طرف تھا جدھر نعمانی اور جوانا تھے۔ ابھی جیپ قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک ایک پٹاخہ سا چلا اور اس کے ساتھ ہی جیپ لڑکھڑانے لگی لیکن پھر اسے روک لیا گیا۔ لیکن جیپ رک جانے کے باوجود کچھ دیر تک کوئی آدمی باہر نہ آیا۔ یہ بند جیپ تھی اور باقاعدہ اسے بلٹ پروف انداز میں بنایا گیا تھا۔ لیکن کچھ دیر بعد جیپ کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اچھل کر باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ بے حد چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے جیپ کا راؤنڈ اس انداز میں لیا جیسے وہ اچانک کسی طرف سے ہونے والے حملے سے بچنا چاہتا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھتے رہے۔ جب نیچے اترنے والے آدمی کو اطمینان ہو گیا کہ اردگرد کوئی دشمن نہیں ہے تو اس کے انداز میں بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جیپ کا دروازہ کھول کر گن اندر رکھی اور پھر مڑ کر واپس اس ٹائر کی طرف آیا جو فلیٹ ہو چکا تھا کہ عمران نے جیب سے بے ہوش کر دینے والا گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ اس آدمی کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ یہ آدمی جھک کر ٹائر کو چیک کر رہا تھا کہ پسٹل سے نکلنے والا کیپسول اس کے قریب جا کر گرا اور دوسرے لمحے وہ آدمی تیزی سے اٹھا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پشت کے بل دھڑام سے نیچے گرا اور چند لمحے حرکت کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"خاصا تیز آدمی ہے۔ آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ درخت کی اوٹ سے نکل کر اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی ادھر ادھر سے نکل آئے۔

"جوزف تم جوانا کے ساتھ مل کر اسے سامنے درخت کے ساتھ اچھی طرح باندھ دو اور اس کی جیبوں کی تلاشی لے لینا۔ میں اس دوران اس کی جیپ کی تلاشی لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور جیپ کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ پھر جیپ کی ڈیش بورڈ میں موجود ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے وہ آلہ اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ ہوئی ناں بات وری گڈ۔ یہ وے اوپنر ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس آلے کو جیب میں ڈال کر وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔ جوزف اور جوانا اس بے ہوش آدمی کو درخت سے باندھ چکے تھے۔ جوزف نے اسے باندھنے کے لئے مضبوط بیلوں کو استعمال کیا تھا۔ جو جنگل میں عام ملتی تھیں۔ عمران نے جیب میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے شیشی اس نے جیب میں ڈال لی۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"تم واقعی ذہین ہو انتھونی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس آدمی سے کہا تو اس آدمی کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔

"یہ کیا ہے۔ کون ہو تم۔ یہ"...... انتھونی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ مم۔ مگر تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ تم واپس چلے جاؤ گے پھر"...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تم نے ٹونی کے ساتھ مل کر جوزو کے موڑ میں جو کارروائی کی ہے۔ اس کا حساب برابر کئے بغیر میں واپس کیسے جا سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کارروائی کیسی کارروائی۔ میں نے تو کوئی کارروائی نہیں۔ لارڈ نے تو فائل تمہیں بھجوا دی تھی اور تم نے حلف دیا تھا کہ تم ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرو گے"...... انتھونی نے کہا۔

"میرے پاس وہ ٹرانسمیٹر موجود ہے جس کے ذریعے تمہاری اور ٹونی کی گفتگو ہوئی اور اس ٹرانسمیٹر میں یہ پوری کال ٹیپ ہے۔ مسٹر انتھونی۔ تم نے ابھی جو کال ٹونی کو کی تھی وہ میں نے ہی اٹنڈ کی تھی۔ ٹونی تو عالم بالا میں فرشتوں کو اپنا حساب کتاب دینے میں مصروف ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو انتھونی کا چہرہ یکلخت سیاہ

پڑ گیا۔

"نہیں نہیں تم غلط کہہ رہے ہو"...... انتھونی نے کہا۔

"مسٹر انتھونی انتہائی ذہانت کی حدیں حماقت سے ملتی ہیں اس لئے تو میں اپنے آپ کو عقلمند کہتے ہوئے ڈرتا ہوں بلکہ احمق کہنا اور کہلوانا زیادہ پسند کرتا ہوں تاکہ حماقت سے جب آگے بڑھوں تو عقلمندی کی سرحد میں داخل ہو جاؤں جب کہ تم اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہو۔ اس لئے ظاہر ہے تم جب مزید آگے بڑھو گے تو حماقت کی سرحد میں داخل ہو گے اور اس وقت تم اس سرحد میں داخل ہو چکے ہو۔ میں واقعی فائل لے کر واپس چلا جاتا لیکن مجھے معلوم تھا کہ تم عقلمندی کے زعم میں لازماً حماقت کی وادی میں داخل ہو گے اس سے مجھے چوکنا رہنا پڑا۔ اب تمہارا اوے اوپنر میری جیب میں ہے اور میں آسانی سے اس کی مدد سے ماگوراوے کھول کر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاؤں گا اور پھر لارڈ کو جب میں یہ ٹیپ سناؤں گا تو لارڈ کو بھی یقین آ جائے گا کہ میں نے اپنے حلف کی خلاف ورزی نہیں کی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو تم واپس چلے جاؤ ورنہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاؤ گے"...... انتھونی نے کہا۔

"میری فکر مت کرو۔ ہم تو بڑے طویل عرصے سے یہ موت زندگی کا کھیل کھیلتے چلے آرہے ہیں لیکن تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"سنو سنو مجھے مت مارو پلیز۔ تم جو کہو گے میں کرنے کو تیار ہوں مجھے مت مارو"...... انتھونی نے کہا۔

"مجھے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں رہی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گولی انتھونی کے جسم کی سائیڈ سے ہو کر درخت کے چوڑے تنے میں گھس گئی۔ انتھونی کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"اوہ اس ریوالور کی نال میں شاید فرق ہے بہرحال اگر تم بچ گئے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ قدرت کو ابھی تمہاری زندگی مقصود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو"...... انتھونی کی حالت واقعی اب حد سے زیادہ خستہ ہو چکی تھی۔

"ایک شرط پر تمہیں معافی مل سکتی ہے کہ تم مجھے ہیڈ کوارٹر سے لیبارٹری میں جانے کا راستہ بتا دو اور لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"میں بتا دوں گا لیکن پہلے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ انتھونی نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح چونکا جیسے اس کے ذہن میں کوئی خاص خیال آگیا ہو۔

"تم چونکے کیوں ہو۔ عمران نے پوچھا تو انتھونی مسکرا دیا۔

"دیکھو عمران تم اور تمہارے ساتھی زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر سکتے ہیں اس لئے کہ میں درخت سے بندھا ہوا اور بے بس ہوں

اور بقول تمہارے تم نے دے اوپنر بھی جیپ کے ڈیش بورڈ سے اٹھا لیا ہے لیکن اس کے باوجود یقین کرو کہ تم اور تمہارے ساتھی ہیڈ کوارٹر کے اندر داخل ہونا تو ایک طرف قریب بھی نہیں جا سکتے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے جاؤ۔ میں بھی اس بات کو بھول جاؤں گا اور لارڈ صاحب کو بھی رپورٹ پہنچا دوں گا"...... انتھونی نے کہا۔

"یہ اچانک تمہارا لہجہ تبدیل کیوں ہو گیا ہے۔ چوہان اس کی تلاشی لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اس وقت اس کی جیب میں کچھ نہیں ہے"...... چوہان نے جواب دیا۔

"لیکن اس کا چونکنا اور پھر اس بدلے ہوئے لہجے میں یہ ساری بات کرنے سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ جیسے یہ کسی کو یہاں کی مکمل رپورٹ دے رہا ہو۔ اب یہ خود بتائے گا کہ اصل حقیقت کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یقین کرو میں نے تمہاری بھلائی کی بات کی ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"جوانا اس سے سچ اگلواؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک عمران کے ساتھ موجود جوزف نے اس طرح چونک کر زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے کسی خاص چیز کو

رہا ہو۔

"باس باس ہمیں گھیرا جا رہا ہے"...... جوزف نے کہا اور تیزی ایک درخت کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ریٹ ریٹ کی وازوں کے ساتھ ہی درخت سے بندھے ہوئے انتھونی کے حلق بے اختیار قہقہہ سا نکلا لیکن ابھی قہقہے کی بازگشت فضا میں ود تھی کہ یکلخت جیسے جنگل انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ارد گرد سے بھی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی سوائے جوزف کے یکلخت ڑیوں میں گرے تھے لیکن چاروں طرف سے ان پر ہونے والی ین گن کی فائرنگ نے عمران سمیت جوانا، چوہان اور نعمانی ں کو بے اختیار چیخنے پر مجبور کر دیا تھا۔ عمران کو پہلی بار فائرنگ تے ہی یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے پہلو میں بیک وقت کئی م سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا سانس حلق میں ہی رک گیا تھا۔ اس نے سانس باہر نکالنے کی کوشش لیکن سانس حلق سے نکلنے کی بجائے اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔

لارڈ حسب معمول اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا ا
اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پھر مسلسل بجنے
لگی تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ گھنٹی کے اس انداز میں بجنے
مطلب تھا کہ یہ سپیشل اور ہنگامی کال ہے۔ لارڈ نے جھپٹ کر رسیور
اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"رانسن بول رہا ہوں لارڈ کنٹرولنگ سیکشن سے فوراً یہاں
باس انتھونی کو دشمنوں نے پکڑ لیا ہے اور وہ اسے ہلاک کرنے والے
ہیں جلد آئیے"۔ دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو لارڈ
کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔ اس نے رسیور
کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر وہ بھاگنے کے سے انداز میں بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ باہر راہداری میں بھی بھاگتا ہوا وہ جب کنٹرولنگ

ن میں داخل ہوا تو اس کا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ انتھونی کو کس نے پکڑا ہے۔ کیا ہوا"۔ لارڈ
، اندھے شیشے کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھئے"۔ رانسن نے بوکھلائے ہوئے انداز میں مشین پر
جود ایک سکرین کی طرف اشارہ کیا تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔
رین پر ایک درخت کے ساتھ انتھونی بیلوں کی مدد سے جکڑا ہوا
ا تھا اور اس کے سامنے تین ایشیائی اور دو قوی ہیکل نیگرو کھڑے
ے تھے۔ منظر میں ایک طرف ایک جیپ بھی کھڑی نظر آ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ یہ ایشیائی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ
ران اور اس کے ساتھی ہیں ویری بیڈ انہوں نے حلف کی خلاف
زی کی ہے۔ تم نے کیا کیا ہے"...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے
ں کہا۔

"میں روٹین کے مطابق جنرل چیکنگ کر رہا تھا کہ میں نے یہ
منظر دیکھا تو میں نے فوری طور پر تھرڈ سیکشن کو وہاں پہنچنے اور انہیں
ھیر کر مارنے اور باس انتھونی کو ان سے چھڑوانے کا حکم دے دیا۔
ھرڈ سیکشن وہاں پہنچنے ہی والا ہوگا"...... رانسن نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ تو یہ دھوکے باز ہیں انہوں نے مجھ سے فائل بھی
لے لی اور دھوکہ بھی کیا۔ انتھونی درست کہہ رہا تھا۔ اب میں انہیں
ایسی موت ماروں گا کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں
گی"۔ لارڈ نے کہا اسی لمحے مشین سے ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی

دی تو رانسن نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ایک حصے پر تو انتھونی اسی طرح درخت سے بندھا ہوا نظر آرہا تھا جبکہ تین ایشیائی اور دو نیگرو اس کے سامنے موجود تھے جبکہ سکرین کے دوسرے حصے پر چار آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ان کی رفتار خاصی تیز تھی۔ان میں سے ایک نے مشین گن کاندھے سے لٹکا رکھی تھی جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا تھا۔

"یہ سچوئیشن چیکر ہے شاید"...... لارڈ نے رانسن سے کہا۔

"جی ہاں۔یہ باس انتھونی کو ہٹ کرے گا تو باس انتھونی فوراً سمجھ جائیں گے کہ مدد آپہنچی ہے اور پھر وہ بول کر اپنی اور دشمنوں کی سچوئیشن بتائیں گے اس طرح سیکشن تھرڈ سچوئیشن کو کنٹرول کرے گا"...... رانسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ڈبے والا آدمی اچانک ٹھٹھک کر رک گیا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو روک دیا اور پھر ڈبے پر موجود بٹن پریس کرنے لگا۔اس کے بعد وہ اس انداز میں کھڑا جیسے ڈبے میں سے نکلنے والی آواز سن رہا ہو۔چند لمحوں بعد اس نے ڈبے کے مختلف بٹن آف کئے اور اسے درخت کی سائیڈ پر رکھ کر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا اور چند لمحوں بعد وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔اب وہ بکھر گئے تھے اور رانسن نے اس کے ساتھ ہی

مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سکرین جھماکے سے صاف ہو گئی لیکن دوسرے لمحے وہاں دوبارہ منظر ابھر آیا۔اب وہ چاروں اس درخت جس کے ساتھ انتھونی بندھا ہوا تھا سائیڈوں پر جھاڑیوں کے پیچھے موجود تھے اس کے ساتھ ہی سکرین پر یکلخت جھاڑیوں میں سے شعلے نکلتے دکھائی دیئے اور اس کے ساتھ ہی تینوں ایشیائی اور ایک نیگرو اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ ایک نیگرو جو سائیڈ کے درخت کی طرف بڑھ رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے درخت کے تنے کے پیچھے ہوا اور پھر اس درخت کے پیچھے سے بھی شعلے نکلے اور سیکشن تھرڈ کے دو آدمی چیختے ہوئے ہٹ ہو گئے۔باقی دو نے اس نیگرو پر فائر کھول دیا لیکن دوسرے لمحے اس نیگرو کی طرف سے ایک بار پھر شعلے چمکے اور سیکشن تھرڈ کے باقی دو آدمی بھی ہٹ ہو گئے۔

"اوہ اوہ۔ویری بیڈ۔یہ تو سیکشن تھرڈ ختم ہو گیا"...... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن اس نیگرو کے علاوہ باقی سب دشمن بھی ختم ہو گئے ہیں"...... رانسن نے کہا اور لارڈ نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ اچانک اس نیگرو نے درخت سے بندھے ہوئے انتھونی پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھماکے سے سکرین صاف ہو گئی۔

"اوہ اوہ اس درخت پر باس انتھونی کے سر کے اوپر سپیشل ٹیلی ڈکٹا فون موجود تھا وہ بھی فائرنگ کی زد میں آگیا اب ہم باہر کا منظر نہیں دیکھ سکتے"...... رانسن نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے بٹن یکے بعد دیگرے آف کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بھی ختم ہو گیا اور یہ پاکیشیائی بھی لیکن ان کی تعداد کم ہے۔اس کا مطلب ہے کہ باقی ساتھی کہیں اور تھے ویری بیڈ"۔لارڈ نے کہا۔

"باس۔جو باس انتھونی کے سامنے کھڑا تھا وہ عمران تھا۔میں نے اس کی باتیں سنی ہیں اور ٹیپ بھی کی ہیں"...... رانسن نے کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا واقعی"...... لارڈ نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس باس یہ تو سچوئیشن چیکر آن ہونے کی وجہ سے ساؤنڈ بند ہو گیا تھا ورنہ پہلے تو میں آوازیں بھی سن رہا تھا اور میں نے انہیں ٹیپ بھی کیا تھا"...... رانسن نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔اگر یہ عمران تھا تو پھر تو یہ ہمارے لئے، پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے انتہائی بڑی خوشخبری ہے کہ وہ ہٹ ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر واقعی اس کے باقی ساتھیوں کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔سنواؤ ٹیپ جلدی کرو"...... لارڈ نے کہا تو رانسن نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"تم واقعی ذہین ہو انتھونی"۔اچانک ایک آواز مشین سے نکلی۔

"یہ کیا ہے۔کون ہو تم۔یہ"...... انتھونی کی انتہائی گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ سب میرے ساتھی ہیں"...... پہلی آواز نے کہا اور لارڈ کا چہرہ یکلخت مسرت کی شدت سے جگمگا اٹھا لیکن وہ خاموش بیٹھا ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو لارڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ عمران ہٹ ہو چکا ہے۔ویری گڈ۔ رانسن تم ایسا کرو کہ اب سپیشل سیکشن کھول کر چار آدمی بھیجو اور نیگرو کو ہلاک کر کے ان ایشیائیوں کی لاشیں اٹھوا کر اندر لے میں اس عمران کی لاش اسرائیل بھجواؤں گا"...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... رانسن نے کہا۔

"تم نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے رانسن اور تمہیں اس کا انعام ملے گا۔انتھونی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب اس ہیڈ کوارٹر کے انچارج تم ہو"۔لارڈ نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا

"شکریہ لارڈ میں آپ کا احسان تازندگی یاد رکھوں گا"...... رانسن نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔جب یہ لاشیں پہنچ جائیں گی تو مجھے اطلاع کر دینا میں اپنے کمرے میں ہوں"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر اب مسرت اور گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کے تاریک ذہن پر اچانک روشنی کی لکیریں سی پھیلنے لگیں اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ تیز ہوتی چلی گئی۔

"باس باس میں آپ کا غلام جوزف ہوں۔ باس مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جانا باس"...... اچانک عمران کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے جوزف کہیں دور سے اسے آوازیں دے رہا ہو لیکن اس کی آوازوں سے عمران کے ذہن پر پھیلتی ہوئی روشنی کی رفتار پہلے سے کہیں تیز ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر فوراً ہی وہ منظر ابھر آیا جب اچانک ریٹ ریٹ آوازوں کے ساتھ ہی کئی گرم سلاخیں اس کے جسم میں اتر گئی تھیں اور اس کا سانس حلق میں اٹک گیا تھا اور اس کے کانوں میں انتھونی کا قہقہہ پڑا تھا۔

"باس باس۔ آپ کو ہوش آگیا باس"...... جوزف کی آواز اس

بار قریب سے سنائی دی تو عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن ایسا کرتے ہی اس کے جسم میں درد کی انتہائی تیز لہریں سی دوڑ گئیں۔ یہ لہریں اس قدر تیز تھیں کہ اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔

"اوہ اوہ۔ باس لیٹ جائیں آپ کو ہوش آگیا۔ یہ جوزف کے لئے سب سے بڑی خوشخبری ہے"...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار تڑپ کر اٹھنے لگا کیونکہ اس نے اپنے قریب ہی جوانا، چوہان اور نعمانی کو بھی لاشوں کے سے انداز میں پڑے ہوئے دیکھا تھا لیکن جوزف نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا۔

"اوہ۔ اوہ جوانا۔ چوہان اور نعمانی۔ یہ۔ یہ"...... عمران نے تڑپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس آپ بے فکر رہیں یہ زندہ ہیں۔ ابھی ہوش میں آ جائیں گے۔ سب سے زیادہ گولیاں آپ کو لگی تھیں۔ آپ کے پہلو میں چار گولیاں موجود تھیں۔ میں نے یہ گولیاں نکال دی ہیں اور زخموں میں ٹرپکا بوٹی کا رس بھر دیا ہے اس سے درد تو ہو گا لیکن زخم جلدی بھر جائیں گے۔ ان سب کو ایک ایک گولی لگی تھی وہ گولیاں بھی میں نے نکال دی ہیں اور ان کے زخموں میں بھی ٹرپکا بوٹی کا رس بھر دیا ہے لیکن مجھے تمہاری فکر تھی باس کیونکہ تمہارے زخم انتہائی

خطرناک تھے"...... جوزف نے کہا۔
" انہیں ہوش میں لے آؤ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو جوزف سرہلاتا ہوا تیزی سے ان کی طرف مڑا اور پھر اس نے باری باری سب کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ جب ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے تو وہ ہاتھ ہٹا کر دوسرے ساتھی کی طرف بڑھ جاتا اور چند لمحوں بعد وہ سب کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔ جب عمران کو یقین ہو گیا کہ وہ سب اوکے ہیں تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" یہ ہم ہیں کہاں۔ وہ انتھونی اس کا کیا ہوا اور وہ دشمن کون تھے جنہوں نے اچانک فائر کر دیا تھا"...... عمران نے جوزف سے کہا۔
" باس ہم ایک چشمے کے قریب موجود ہیں۔ وہاں پانی نہیں تھا اور تم سب کی حالت بے حد خراب تھی اس لئے میں نے پہلے یہ چشمہ تلاش کیا اور پھر باری باری تم سب کو اٹھا کر یہاں لے آیا۔ پھر میں نے باری باری تم سب کے زخم دھوئے۔ انگلیوں سے دبا کر گولیاں باہر نکالیں یہاں قریب ہی ٹرپکا بوٹی مجھے نظر آ گئی تھی اس لئے میں نے تم سب کے زخموں میں ٹرپکا بوٹی کا رس بھر دیا اور پھر تمہیں ہوش میں لے آنے کی کوشش شروع کر دی"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" تم کیسے بچ گئے اور ان کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔
" میں فائر ہوتے ہی درخت کی اوٹ میں ہو گیا لیکن تم اس

دوران ہٹ ہو چکے تھے پھر میں نے مشین پسٹل سے دو آدمیوں کو ہٹ کر دیا۔ یہ چار تھے پھر میں نے باقی دو کو بھی ہٹ کر دیا۔ اس کے بعد میں نے انتھونی کو بھی ہلاک کر دیا کیونکہ اس نے تمہارے گرنے پر فاتحانہ قہقہہ لگایا تھا اور یہ ناقابل برداشت تھا۔ پھر میں نے چشمہ تلاش کیا اور پھر تمہیں یہاں لے آیا"...... جوزف نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر عمران نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کوشش سے اس کے جسم میں ایک بار پھر تیز درد کی لہریں دوڑنے لگیں لیکن اب عمران نے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا تھا۔ جوزف نے اس کی مدد کی اور پھر عمران کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔
" اوہ اوہ۔ باس پھر آدمیوں کی بو مجھے آ رہی ہے۔ تم یہاں رہو میں آ رہا ہوں"...... اچانک جوزف نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ کسی تیز رفتار چیتے کی طرح دوڑتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔
" اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگیاں بچانے کے لئے جوزف کو وسیلہ بنا دیا ورنہ شاید جنگل ہمارا مدفن بنتا"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے وہ سب بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران بھی جوزف کے جاتے ہی دوبارہ بیٹھ گیا تھا۔
" ویسے عمران صاحب اس قدر اچانک حملہ ہوا ہے کہ ہمیں احساس تک نہیں ہو سکا"...... چوہان نے کہا۔
" ہاں یہ جنگل ہے اور ہم اپنے طور پر یہی سمجھ رہے تھے کہ یہاں

اور کوئی موجود نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی مشین کے ذریعے ہیڈ کوارٹر میں چیک کر لیا گیا ہے اور انتھونی کو کوئی خاص کاشن ملا تھا جس کے بعد اس کا لہجہ بدلا اور اس نے سچویشن بتانی شروع کر دی۔ میں کھٹک تو گیا تھا لیکن سنبھلنے سے پہلے ہی ہم پر فائر ہو گیا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"چوہان تمہاری ران میں گولی لگی ہے اس لئے تم اپنے بازو استعمال کر سکتے ہو۔ اپنی قمیض پھاڑ کر میرے اور باقی ساتھیوں کے زخموں پر پٹی باندھ دو"...... عمران نے چوہان سے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے واقعی بڑی مہارت سے پٹیاں باندھنی شروع کر دیں۔ عمران نے اس کی ران پر موجود زخم پر پٹی باندھی۔ اسی لمحے انہیں دور سے جوزف آتا دکھائی دیا۔ اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔ اس نے قریب آ کر اسے زمین پر پٹخ دیا۔

"یہ چھ آدمی تھے اور باس ان کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا۔ یہ وہیں پہنچے تھے جہاں ہم پر حملہ ہوا تھا۔ یہ ہمیں تلاش کرتے پھر رہے تھے کہ میں نے باقی کا خاتمہ کر دیا اور اسے بے ہوش کر کے لے آیا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف نے

اتھ ہٹا لئے اور چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر ہ کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیسے ہی عمران ور اس کے ساتھیوں کو دیکھا وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم تم زندہ ہو۔ مم مم مگر باس نے تو کہا تھا کہ تم ہلاک ہو گئے ۔ ہم تو تمہاری لاشیں اٹھانے آئے تھے"...... اس آدمی نے کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام آرتھر ہے میں سپیشل سیکشن کا چیف ہوں"...... اس ی نے جواب دیا۔

"سپیشل سیکشن کیا ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کا سپیشل سیکشن ہمارا کام مشینری کی دیکھ بھال ہوتا ہے لیکن ہمیں باس رانسن نے کہا کہ ہم باہر جائیں اور لاشیں اٹھا کر لے آئیں لیکن صرف ایشیائیوں کی۔ چنانچہ ہم آ گئے لیکن پھر اچانک ہم حملہ ہو گیا"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"ماگورا سے باہر آئے ہو تم"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"اب واپسی پر تم اسے کیسے کھولو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"میری جیب میں ٹرانسمیٹر ہے اس پر باس رانسن کو کال کروں گا وہ کھول دے گا"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس وے اوپنر نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ وہ تو صرف لارڈ اور باس انتھونی کے پاس ہوتے ہیں"...... آرتھر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے آرتھر سے ہیڈ کوارٹر کے اندرونی سیکشن اور لیبارٹری کے راستے کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ آرتھر چونکہ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اور پھر شاید انہیں زندہ اور اپنے آپ کو ان کے گھیرے میں دیکھ کر وہ ذہنی طور پر بھی مزاحمت نہ کر سکا تھا اس لئے عمران کے سوالوں کے جواب میں سب کچھ بتاتا چلا گیا۔

"اسے آف کر دو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف اس طرح آرتھر پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور جنگل کا وہ حصہ آرتھر کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔

لارڈ اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے ایک پریس کر دیا۔

"کون ہے باہر"...... لارڈ نے تیز اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"رانسن ہوں لارڈ"...... میز کی سائیڈ سے رانسن کی آواز سنائی دی تو لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیوں آئے ہو۔ فون پر کال کیوں نہیں کی"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتہائی ضروری بات ہے لارڈ فون پر بات نہیں ہو سکتی"۔ رانسن کی تشویش بھری آواز سنائی دی تو لارڈ نے جلدی سے دو تین بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور رانسن اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے اس عمران کی لاش منگوائی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ منگوالی ہے اور اس سلسلے میں ہی ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔ رانسن نے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لارڈ کچھ سمجھتا اچانک رانسن کا ہاتھ حرکت میں آیا اور لارڈ کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی گردن کو لوہے کے شکنجے میں جکڑ دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ایک جھٹکے سے اونچا ہوا اور پھر وہ جیسے ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر آگرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی۔ پھر اس تاریکی میں روشنی کے نقطے تیزی سے پھیلتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کو جیسے ہوش آگیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اس کا جسم کرسی کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور بندشیں ایسی تھیں کہ وہ اٹھنا تو ایک طرف حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ رانسن نے کیا کیا ہے۔ کیوں کیا ہے"۔۔۔۔ لارڈ کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے ہی خاص کمرے میں موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا لیکن وہ کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں علیحدہ بندھے ہوئے تھے اور پھر اس کے جسم کو نائیلون کی رسی

باندھا گیا تھا۔

"یہ۔ کیا مطلب ہے۔ یہ آخر کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ لارڈ نے ایک
پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن اور
نی کی تاثرات تھے۔ لیکن ظاہر ہے کمرے میں کوئی آدمی ہی موجود
تھا جو اس کے سوالوں کے جواب دیتا۔ کافی دیر بعد اچانک دروازہ
ا اور لارڈ نے چونک کر دیکھا تو دروازے سے رانسن اندر داخل ہو
تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا ہے لارڈ گڈ"۔۔۔ آنے والے نے کہا تو لارڈ
سانی طور پر تو نہیں البتہ ذہنی طور پر ضرور اچھل پڑا کیونکہ یہ آواز
سن کی نہیں تھی۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ یہ تم نے مجھے کیوں
رھا ہے"۔۔۔۔ لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے لارڈ"۔۔۔ رانسن نے اس کے سامنے
ی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو لارڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ
ت کسی خوفناک زلزلے کی زد میں آگیا ہو۔ اس کی آنکھیں دھندلا
گئی اور کانوں میں بے اختیار سیٹیاں سی بجنے لگیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا وہ۔ وہ تو ہٹ ہو گیا تھا۔ وہ۔ وہ"۔
کے منہ سے لاشعوری طور پر الفاظ نکلنے لگے جبکہ اس کا ذہن ان
کا ساتھ نہ دے رہا تھا۔

تم نے تو اپنی طرف سے ہٹ کر دیا تھا لیکن مارنے والے سے

بچانے والا زیادہ طاقتور ہے اس لئے نہ صرف میں بچ گیا بلکہ میرے سب ساتھی بھی بچ گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو حلف دیا تھا اور میں نے اپنا حلف پورا کر دیا تھا۔ میں نے تو تمہیں فائل دے دی تھی پھر تم نے یہ سب کیوں کیا"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے آدمی انتھونی نے ہمیں ٹاکس سے بساک کے درمیان ایک علاقے میں ہلاک کرنے کی سازش کی۔ اس جگہ سڑک ایک چھوٹے سے جنگل سے موڑ کاٹتی ہوئی گزرتی ہے۔ اس نے اس جگہ سڑک کے نیچے انتہائی خوفناک وائرلیس کنٹرول بارودی سرنگیں دیں اور وہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک عمارت میں کنٹرولنگ سیکشن بنا لیا۔ وہ ہمیں ہلاک کرنا چاہتا تھا اس لئے مجبوراً مجھے ایکشن میں آنا پڑا۔ پھر میں نے انتھونی کو صرف باندھا تھا اسے ہلاک نہ کیا تھا کہ اچانک تمہارے آدمیوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کو مقصود تھی اس لئے ہم بچ گئے۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے حلف کی خلاف ورزی نہیں کی"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم غلط کہہ رہے ہو"...... لارڈ نے کہا۔ اسے واقعی یقین تھا کہ عمران صرف بہانہ بنا رہا ہے ورنہ انتھونی اس سے کچھ نہ چھپا سکتا تھا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تمہیں واقعی انتھونی کی اس حرکت کا علم

نہیں ہے اس لئے تمہیں اس کا باقاعدہ ثبوت پیش کیا جائے گا"۔ عمران نے کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اندر موجود بٹن پریس کر دیئے۔

"تم انتھونی کی آواز پہچانتے ہو۔ اسے سنو وہ اپنی آدمی ٹونی سے بات کر رہا ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے انتھونی کی آواز سنائی دی اور لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جیسے جیسے یہ گفتگو آگے بڑھتی رہی لارڈ کے ذہن میں دھواں سا ابھرتا گیا کیونکہ انتھونی واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی سازش کر رہا تھا۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو عمران نے بٹن آف کر دیئے۔

"اب بولو تمہیں میری بات پر یقین آیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہ انتھونی کی ذاتی سازش تھی مجھے اس کا علم نہیں تھا میں نے اپنے حلف کی پاسداری کی ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"ہاں تم نے واقعی ایسا کیا ہے اس لئے تم ابھی تک زندہ ہو ورنہ اب تک فرشتوں کو حساب کتاب بھی دے چکے ہوتے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر لارڈ کی طرف بڑھا۔ لارڈ کے دل میں خوشی کی لہر سی اٹھی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اسے کھولنے آ رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اس نے عمران کے بازو کو گھومتے ہوئے

دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ٹاکس لینڈ ہوٹل کی چھت پر موجود تھا۔ صدیقی اور خاور بھی گاوش کے ساتھ بساک سے واپس آ چکے تھے۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک طرف ایک کرسی پر لارڈ بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

"عمران صاحب اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ چوہان نے بتایا ہے کہ آپ نے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری میں بم نصب کر دیئے ہیں لیکن آپ نے انہیں آپریٹ نہیں کیا"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں اس لئے کہ لیبارٹری میں کاسمک ریز کے ایلفا پارٹیکلز پر کام ہو رہا تھا اور یہ انتہائی خوفناک توانائی کے حامل ہوتے ہیں اگر لیبارٹری کو فوری طور پر تباہ کر دیا جاتا تو پھر ہم تو کیا ماگورا جنگل، ٹاکس۔ بساک بلکہ شاید پورا ملک گانی بھی خوفناک تباہی کی زد میں آ جاتا اور لاکھوں بے گناہ انسان۔ کروڑوں درخت اور لاکھوں جانور اور

نجانے کیا کیا ختم ہو جاتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صدیقی کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بے اختیار سکڑتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوفناک تباہی۔ تو پھر آپ نے وہاں بم کیوں نصب کئے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"میں نے اس مواد کو خصوصی ساخت کے ڈبوں میں بند کرا کر ان پر مخصوص کوٹنگ کر دی ہیں۔ بہتر گھنٹے گزرنے کے بعد یہ مواد بے ضرر ہو جائے گا اور پھر یہ تباہی نہیں ہو گی بلکہ صرف لیبارٹری ہی تباہ ہو گی اور بہتر گھنٹے گزرنے والے ہیں اس لئے ہم اس وقت یہاں چھت پر موجود ہیں تاکہ اس تباہی کا نظارہ کر سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی سے کیا یہ بلیک فیس تنظیم ختم ہو جائے گی۔ یہ لوگ پھر کسی جگہ ایسی ہی لیبارٹری بنالیں گے"...... اس بار چوہان نے کہا۔

"اس مخصوص نظریئے پر کام کرنے والے سائنس دان ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اس کا فارمولا اور اب تک جو کام اس پر ہوا ہے اس سب کو میں نے جلا کر راکھ کر دیا ہے اس لئے اب اس پر تو دوبارہ کام نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک بلیک فیس کا تعلق ہے وہ واقعی بین الاقوامی تنظیم ہے لیکن اس لارڈ کے خصوصی آفس سے اس تنظیم کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے خفیہ سنٹرز اور ان کے آدمیوں کے بارے

میں تفصیلات مل چکی ہیں۔ یہ تفصیلات ہر ملک کی انتظامیہ کو بھجوا دی جائیں گی اور پھر جہاں جہاں یہ لوگ موجود ہوں گے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس طرح بین الاقوامی سطح پر بھی اس تنظیم کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے بارے میں فائل میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ اسرائیل میں رہتے ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلات فلسطینی ایکشن گروپ کو بھجوا دی جائیں گی اور وہ لوگ ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ نے اس لارڈ کو اس کے کمرے میں رانسن کے روپ میں بے ہوش کر دیا تھا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی۔ میں نے آپ سے وہاں بھی پوچھا تھا لیکن آپ نے ٹال دیا تھا"...... نعمانی نے کہا۔

"رانسن سے معلوم ہوا تھا کہ لارڈ نے اپنے آفس میں خصوصی حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں اور پھر لیبارٹری کا راستہ بھی اس کے آفس سے ہی کھلتا ہے اور وہاں ایسا سسٹم تھا کہ اگر لارڈ ذرا بھی ہوشیار ہو جاتا تو اسے سیلڈ کر سکتا تھا اور پھر اسے کسی صورت بھی نہ کھولا جا سکتا تھا۔ رانسن کا قدوقامت میرے جیسا تھا اس لئے مجھے رانسن کے میک اپ میں لارڈ کے پاس جانا پڑا اور پھر رانسن کی آواز سن کر ہی اس نے اپنا آفس کھول دیا تھا۔ میں نے اسے فوری طور پر بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے لیبارٹری کا راستہ کھولا اور وہاں موجود سائنس دانوں کا خاتمہ کر کے لیبارٹری کو کنٹرول کیا۔ اس کے

بعد چونکہ اس تنظیم کی تفصیلات حاصل کرنا تھیں اس لئے میں نے اسے بے ہوش رکھا کہ اگر تفصیلات نہ مل سکیں تو اسے ہوش میں لے آکر پوچھ گچھ کی جا سکے لیکن اس کی ضرورت نہ پڑی اور تفصیلات مل گئیں۔ پھر میں نے اسے ہوش دلایا تاکہ اسے بتایا جا سکے کہ میں نے حلف کی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ اس نے کی ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے بے ہوش کر دیا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ اسے اس کی لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کے خاتمے کا نظارہ دکھا سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ابھی بہتر گھنٹے نہیں گزرے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گزر گئے ہیں۔ ہمیں گاوش کا انتظار ہے وہ آجائے تو پھر اس بلیک فیس کو بلینک فیس کر دیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا اس کی کوئی خاص اہمیت ہے"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ گاوش نے دراصل ہماری بے پناہ مدد کی ہے حالانکہ وہ اس بلیک فیس اور خاص طور پر لارڈ اور اس انتھونی سے بے حد خوفزدہ تھا لیکن اس کے باوجود اس نے حقیقتاً ہماری مدد کر کے خود اپنی ذات کو رسک میں ڈال لیا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کے ہاتھوں اس بلیک فیس کو انجام تک پہنچاؤں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے سیڑھیوں کا دروازہ کھلا اور گاوش آتا دکھائی دیا۔

"آؤ گاوش ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیکنگ کرا لی ہے پرنس۔ ماگورا جنگل میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں ہے وہ ماگورا قبائلی واپس نہیں آئے"۔ گاوش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ مجھے یہی خطرہ تھا کہ کہیں وہ بے گناہ قبائلی آگئے تو لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ وہ سب بھی ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر میں جدید اور خوفناک اسلحے کا کافی بڑا سٹور ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی لارڈ ہے بلیک فیس کا چیف"...... گاوش نے بے ہوش پڑے ہوئے لارڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور گاوش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ شخص انتہائی ظالم آدمی ہے۔ اس کے آدمی انسانوں کو اس طرح مار دیتے ہیں کہ حشرات الارض کو بھی اس طرح نہیں مارا جاتا اور آج یہ شخص بے بس پڑا ہوا ہے۔ واقعی ظالم کا انجام یہی ہوتا ہے"...... گاوش نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ مکافات عمل ہے گاوش"...... عمران نے کہا اور پھر وہ جوانا

کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا لارڈ پیرن کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے جیب سے ایک انجکشن نکالا اور اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر اس نے سوئی بے ہوش لارڈ کے بازو میں گھونپ دی اور محلول انجیکٹ کر دیا۔ پھر اس نے سوئی واپس کھینچی اور سرنج کو ایک طرف پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد لارڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ اس کا ڈھلکا ہوا جسم سیدھا ہونے لگ گیا اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ۔ یہ"...... لارڈ نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت ٹاکس کے ٹاکس لینڈ ہوٹل کی چھت پر موجود ہو چیف آف بلیک فیس لارڈ پیرن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ لیکن یہ۔ یہ۔ تم کیا کر رہے ہو۔ میں نے تو تمہیں بتایا ہے کہ میں نے حلف کی پاسداری کی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"ہاں تم نے بتایا تھا لیکن اب پانی سر سے گزر چکا ہے لارڈ۔ میں نے تمہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ تم اپنی آنکھوں سے بلیک فیس کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی دیکھ سکو۔ میں نے وہاں

وائرلیس کنٹرول بم نصب کر دیئے ہیں اور اب یہاں گاڈش میرا دوست بٹن دبائے گا تو تمہاری لیبارٹری اور تمہارا ہیڈ کوارٹر سب ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم نے بتایا کہ میں ٹاکس میں ہوں"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو لارڈ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور پھر اس طرح مسلسل ہنستا چلا گیا جیسے اس کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہو۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص آئیڈیا تمہارے ذہن میں آگیا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ تمہاری تنظیم کے بارے میں تمام تفصیلات جو تم نے چیف کے طور پر مائیکرو فلم میں بند کر کے رکھی ہوئی تھیں وہ میرے پاس موجود ہیں اور لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد پوری دنیا میں بلیک فیس کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم یہ سب کرنے کے لئے زندہ نہ رہو گے سمجھے۔ تم زندہ نہیں رہو گے اور لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے مقابل پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے تمہاری موت زیادہ قیمتی ہو گی۔ پوری دنیا کے یہودی تمہاری موت پر جشن منائیں گے۔ لیبارٹریاں تو بنتی رہتی ہیں اور ہیڈ کوارٹر بھی بنتے رہتے ہیں۔ میری موت کے بعد کوئی دوسرا چیف بن جائے گا لیکن تمہاری موت کے بعد کوئی دوسرا علی عمران یہودیوں کے مقابل نہ ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تم کیوں یہ سب کچھ کہہ رہے ہو۔ اس لئے کہ لیبارٹری تباہ ہوتے ہی کاسمک ریز کے ایلفا بار ٹیکلز کی تباہی سے نہ صرف یہ سارا علاقہ بلکہ پورا ملک گانی تباہ ہو جائے گا اور اس طرح ہم سب بھی ختم ہو جائیں گے۔ یہی سوچ کر قہقہہ لگا رہے ہو ناں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ درست ہے"..... لارڈ نے کہا۔

"تم تو بے ہوش تھے اس لئے تمہیں معلوم نہیں کہ لیبارٹری انچارج سائنس دان ڈاکٹر فرینکسٹائن سے میں نے اس بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں اور اس مواد کو بے ضرر کرنے کا طریقہ بھی سمجھ لیا تھا اور اس طریقے کو مکمل کرنے کے لئے بہتر گھنٹے کا وقت چاہئے تھا اور تم بہتر گھنٹوں کے بعد ہوش میں آئے ہو۔ تمہیں میں نے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر مسلسل بے ہوش رکھا ہے اس لئے تم فکر نہ کرو اب ایسا نہیں ہو گا۔ اب صرف لیبارٹری کی مشینری تباہ ہو گی اور ہیڈ کوارٹر میں اسلحے کا سٹور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا"۔ لارڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا ابھی تمہارے سامنے ہی ممکن ہو گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈی چارجر جیب سے نکالا اور گاڈش کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ۔ یہ۔ میں"..... گاڈش نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ شیطانی کارخانہ تمہارے ہاتھوں تباہ ہو گا۔ تم نے بلیک فیس کی طرف سے اپنی جان کے خوف کے باوجود ہماری مدد کی ہے اس لئے یہ اعزاز میں تمہیں دینا چاہتا ہوں۔ اس کا زرد بٹن دباؤ اگر زرد بلب جل اٹھے گا تو اس کا مطلب ہو گا کہ ہم کام کر رہے ہیں پھر سرخ بٹن دبا دینا اور بلیک فیس کی یہ خوفناک لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"مت کرو۔ ایسا مت کرو۔ مجھ سے دولت لے لو۔ بے پناہ دولت۔ مت کرو۔ ایسا مت کرو"..... یکلخت لارڈ نے چیختے ہوئے کہا لیکن گاڈش نے زرد بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تو گاڈش نے ایک نظر لارڈ کی طرف دیکھا اور پھر سرخ بٹن پریس کر دیا۔ سرخ رنگ کا بٹن پریس ہوتے ہی زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دور سے خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پھر انتہائی خوفناک دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور چند لمحوں بعد دور جنگل میں سے اس طرح آگ کے شعلے اور دھواں اس طرح آسمان کی طرف بلند ہوا جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں پہاڑ اچانک پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ سب تباہ ہو گیا۔ اوہ اوہ"..... لارڈ نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور اس کا جسم ڈھلک گیا اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"یہ تو مر گیا ہے عمران صاحب"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں جو لوگ نعوذ باللہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہیں وہ اس طرح بے بسی کی موت مرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور گاؤش سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد